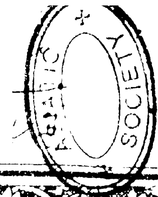


من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حصول و بقا مرض اور اس کے زوال کے اسباب کے بیان کا

رشک ہزار رشک گلدستہ طب کی بے نظیر کتاب

انتخاب الالباب کافۃ الاطبا

اور اس کا مبتذل

ترجمہ اردو مسمی بدر الدجی

جو رئیس الرؤسای حکمای حذاق اقالیم و بلدان ... الباس ... از زبان حافظ

حکیم بفضل حضرت جناب حکیم محمد بدر الدین خاں صاحب بہادر مدظلہ السامی

علی رؤس الاشہاد کیا ہے ۔ باہتمام خواجہ مصلح الدین احمد خاں ...

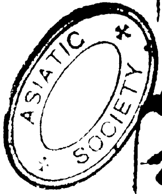
مطبع مصلح المطابع دہلی میں بحسن سعید الدین و زیب چھپا

ماہ جمادی ۱۳۲۱ھ زیر اہتمام بیرم خان ۔ ماہ مئی ۱۹۰۳ء

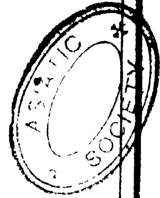
Cal. c. 1786

pine apples - 4. 0 -
60 Oranges - 1 - 0 -
6 Ananas - [illegible]
3 Caps - 4 - 0 -
15 Lait - 1 - 4 -
Agris Lamp - [illegible]
Bittle Stad - 1 - 0 -
[illegible] - [illegible]
Pfiffer - 0 -
Zapanau - 1 - 0 -
[illegible] -
Thelle - 4 - 0 -
[illegible] Druck - 0 - 14 -
[illegible] - 0 - 7 -
[illegible] - 0 - 6
2 Cäse
Cheese - 1 - 8
Angüsdat - 3 - 6
[illegible] - 0 - 16
[illegible] - 6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



گزارش مترجم



نحمدہ ونستعینہ ونصلّی علی رسولہ الکریم.

کتاب امتحان الالباء لکافۃ الاطباء ایسی عزیز الوجود چیز ہے جسکو مَیں نعمت غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کا ہاتھ آنا اپنے لیے عطائے ایزدی خیال کرتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہرگز غلط نہیں یا مبالغہ پر مشتمل ہونے کی گنجایش نہیں رکھتا کہ فی زمانا ہندوستان کے تمام کتبخانے یا دار العلوم کے کتابی ذخیرے اِس صحیفۂ نایاب سے خالی ہیں

قضا و قدر نے یہ فخر میرے لیے ودیعت رکھا تھا کہ یہ بیمثل کتاب مجھے میسر آئے اور اسکی ترجمہ نگاری میرے لیے سرمایۂ یادگار اور مفاخرت کے تذکار ہو۔

یہ گوہر گراں بہا مجھے خزینۂ کتب حضرت اُستاذی ملاذی احتشام الدولہ عمدۃ الملک حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب بہادر ثابت جنگ مرحوم سے دستیاب ہوا۔ اور مَیں اس کے مطالعہ سے خوشہ چین ہوتا رہا۔ اِسکے فضائل کی عمومیت اور فوائد کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اِس امر پر آمادہ کیا کہ مَیں اس کا ترجمہ اپنے ملک کی زبان میں کرکے ہموطنوں اور ابنائے جنس کی خدمت میں ہدیۂ پیش کروں جس سے اُسکے فیض افادہ کی عمومیت جو فی الحقیقت عربیت کے پیرایہ میں ہونیکی وجہ سے ہمارے اہل ملک کے لیے خصوصیت کے دائرے میں محدود ہوگئی ہے آزاد ہوکر

عام نفع رساں ہو جاوے۔ علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ ہماری علم دوست گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت
وقدردانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات وتالیفات پر قادر ہوتی جاتی ہے۔ طبِ[ف] قدیم کے ایسے
مفید سرکلر کا جسکی کوئی دفعہ باوجود امتداد مدت تبدیل کے قابل نہیں اور جو بجاے خود عمدہ ممتحن الاطبا اور
دستور العمل معالجین ہے اُردو زبان میں ترجمہ کر کے اہلِ ملک کی خدمت میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا
یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طبیہ ودار العلوم اور شائق رؤسا عرصے سے ایسی مفید
تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنمنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہی ہے کہ معالجۂ مریضوں
کے لیئے کامل ولایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھے حتیٰ کہ اُس نے طبِ جدید[ف] کے رواج کے ساتھ اور علوم
کی تعلیم کی سند اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی ہیں جنکے حاصل کیئے بغیر کسی ڈاکٹر پر ڈاکٹری کے معزز خطاب کا
اطلاق نہیں ہو سکتا اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اُسکے قبضے میں نہیں دے سکتا طبِ قدیم ایسے ہی
بعض وجوہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جراحوں کو بوجہ اُنکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی
واقفیت یا تجربہ کی قلیل بضاعت کے سبب سے نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں طبِ انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب
یونانی پر عام طور سے باوصف اُنکی ذی علمی اور کمالِ فن کے نظرِ وقعت نہیں ڈالتے اسکا باعث وہی "بدنام
کنندۂ نکونامی چند" لوگوں کا گروہ ہے جو فنِ طب اور ماہرین فن کے دامنِ قابلیت کا بدنما داغ بنے ہوئے ہیں
یہ کتاب جامع التحصیل طلبہ علمِ طب کے لیئے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال وجواب کی
عمدہ نظیریں واقفِ فن انسان کے لیئے دیگر مطالبِ فروعی کے اخذ اکتساب میں زبردست رہنما کا کام دے سکتی
ہیں۔ طبِ قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصولِ عام ہو میری نظر سے
نہیں گزری۔ علاوہ سوالات وجوابات علمیہ کے۔ کحالی۔ جراحی۔ شکستہ بندی وغیرہ کے متعلق اس میں

[ف] یونانی طب [ف] ڈاکٹری طب ۱۲

ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد طب قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج انکے سقوط سے نفس علم و فن کی کمالیت میں فقدان کا بٹہ لگایا جانے لگا

اس کتاب سے وہ دقت بھی بآسانی رفع ہو جاویگی جو طالب علموں کو مدارس طبیہ میں اپنے ممتحنوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیہ کے پرچہائے امتحان بلاد دور و دراز میں ممتحنوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جنکی جانچ و تمیز میں طلبہ کو شکوہ مربیان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطبائے یونانی اپنے مقابل یہاں دوسرے کو بہتری سے یاد کریں اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بسہولت انسداد ہونا ممکن ہے جو تعلیمی صیغہ نکتہ چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و ایکٹ ہماری حکمران گورنمنٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اس وقت جبکہ طب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی نزد یاں کے کاملین کی تحریک سے عبدالعزیز بن علی متطبب نے بعہد معدلت گستری ستید الوزرا **صفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتۂ تحریر میں منسلک کرکے دش ابواب پر شیرازہ بند کیا ہر باب میں بیش بیش سوال جواب کتب قدیمہ فیہ بسائط سے استنباط کرکے درج کیئے۔ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لاجواب دستاویز ہے ۵۰۸ھ ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل عرب کا قدیمی نسخ خط ہے سرخیاں خط ثلث میں ہیں۔ جو اُس دور میں کتابت کیلیے مرسوم تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شاہان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفۂ ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہریں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں ہونیکا ثبوت باقی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ۔ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی مواہیر اس پر ثبت ہیں غالباً گردشِ فلک کجرفتار نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ میں سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیروزبر کیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور کتاب اُس محفوظ مقام سے نکلی۔ اِس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیرازے سے جدا کرکے اُس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا۔

مَیں عرصے سے اِس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اُس سے مقابلہ کرکے اسکی تکمیل کرلوں اور ترجمہ کردوں۔ لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعت اہلِ علم وفضل سے رجوع شائقین کی تلاش حتی کہ غیر ملکی اخبارات تک میں مشتہر کرانے سے کام نہ نکلا۔ اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے لیئے موجود ہے آخر مجبور ہو کر ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ، کے موجب کمرِ ہمت باندھکر ترجمہ شروع کر دیا۔

مَیں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ اوّل میری کم مائگی علم۔ دوسرے عربی جیسی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اُردو جیسی مفلس زبان میں تیسرے لغات و اصطلاحات طبیہ یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہوجاویں۔ چوتھے۔ کتاب کی کہنگی سے اکثر الفاظ کا مشکوک ہوجانا۔ پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی۔ چھٹے حوالوں میں ایسی کتابوں کا حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان ناآشنا ہیں۔ ساتویں عبارت کتاب کا بعض مقامات سے کٹا اور مٹا ہونا۔ غرض کہ کن کن باتوں کی تصریح کیجاوے جو میرے لیئے دشواریاں بنکر کامیابی ارادے میں سنگ راہ ہوتی رہیں اور انکی تکلیف "دل من داند و من دانم و داند دل من"، مگر الحمدللہ کہ اُن تمام لغزشوں سے میرا قدم جادۂ استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم خرام رہا۔

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب قدیم کے حاوی مطالب کل ہونیکے اظہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی۔ فارسی۔ اُردو۔ تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اپنے فوائد کی کثرت کے ساتھ سب کے لیئے
یکساں کارآمد ہوا اور اس طرح قالب طبع میں آوے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں۔ اول عربی دوسرا فارسی۔
دوسرے صفحے میں بھی دو کالم کیئے جاویں پہلا اردو دوسرا انگریزی مگر جب زبانِ اردو ہی کے ترجمے میں مجھے
بہت کچھ دقتوں کو برداشت کرنا پڑا تو لاعلمیٔ زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدید اور غیر موجودگی
ایسے لائق ڈاکٹر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اس ارادے کے فسخ کرانیکی او معین ہوئیں۔
ترجمہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہو گیا تھا اِلّا اوراق کی کمی نے اُسکی اشاعت سے باز رکھا تھا۔ اس عرصے میں اکثر
میرے فاضل و لائق احباب برابر ساعی رہے کہ مَیں اُس نقصان کو نظر انداز کرکے موجودہ ترجمے کو ہی خالصًا
لنفع الخلائق شائع کردوں مگر مجھے اللہ جلشانہ سے اُمید تھی کہ من جد و جد کے موجب "مشکلے نیست کہ آسان
نشود مرد باید کہ ہراساں نشود" کا مشہور مقولہ میری محنت تلاش ضائع نہونے دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میری
تجسس جویائی کا نخل بارآور ہوا اتفاقًا جناب شمس العلما مولوی **محمد شبلی** صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی
محمدن کالج علیگڈھ کسی تقریب سے دہلی میں آئے۔ مَیں نے اُن سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولوی صاحب معصوف
نے باوجود اپنی وسعتِ نظر اور غیر محدود واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی۔ ہاں اُسکے ساتھ
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی تو ضرور اطلاع دونگا۔ اسکے چند دن بعد مولوی صاحب کو سفر بیروت و مصر و قسطنطنیہ
درپیش ہوا اور وہاں اُنکے علم و فضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتبخانے میں
اُنھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لیئے (بنا بر ایفاے وعدہ میرے) کتبخانے کے نمبر اور الماری اور
کتاب کے نمبر اس طرح پاکٹ بک میں نوٹ کر لیئے۔ نمبر خصوصی ۳۲ نمبر عمومی ۴۳۰۰ صفحہ ۲۳۲ جلد سادس فہرست
الکتب خدیویہ جس فہرست کا صفحہ مولٰنا شبلی نے لکھا ہے اُسکی لوح پر یہ لکھا ہے "الجزء السادس من فہرس الکتب

العربیۃ المحفوظۃ بالکتبخانۃ الخدیویۃ الکائنۃ بسراے درب الجمامیز بمصر المحروسۃ المغربیۃ طبقہ اول بمصر ۱۳۰۸ھ جب وہ مع الخیر ہندوستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور نمبر مجھے بھیجدیئے میں نے اُن نمبروں کے ذریعے سے مہتمم کتبخانہ سے تحریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ اعلم بُعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری یہ سعی بھی مشکور نہوئی۔ میں نے مکرر ملتمس لعلمای موصوف کو تکلیف دی اُنھوں نے اپنی علم دوستی و اخلاق عمیم سے مزید تکلیف گوارا کر کے اپنے توسط سے میری کتاب مصر بھجوادی اور مسمی **جارج زیدان** کسی اپنے دوست فاضل یوروپین کی معرفت کتبخانہ خدیویہ کے نسخہ سے اُسکے گم شدہ اوراق کو باحتیاط نقل و مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم کرا کے مجھے چند روز میں واپس منگا دی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلاب کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمتِ مرضیٰ کی وجہ سے ضایع ہوا خاصکر برادر والا قدر حکیم محمد **نعمت اللہ** خانصاحب دہلوی و برخوردار حکیم **مرزا محمد بیگ** سلمہما اللہ تعالیٰ کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرنی پڑی اُن سب کی شکرگزاری محبت میں میرا ساغر دل لبریز ہے۔ بعد تکملہ اسکی نظر ثانی کیوقت میرے مہربان حکیم محمد **غیاث الدین** خانصاحب سلمہ اللہ المنان نے جو اُسکی صحت و مقابلے میں جانستاں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید **زکریا خاں** صاحب سابق ڈپٹی انسپکٹر سررشتہ تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی ہمواری میں توجہ بلیغ فرمائی۔ ماورا اس کے اُصول طب کے شفا کے جوابات میں جو دقت واقع ہوئی اُسکی سند تحقیق بوساطت کتاب رئیس لوہارو سلمہ اللہ تعالیٰ و بہ تصحیح حضرت مولوی محمد **عبد الحق** صاحب خیرآبادی خلف حضرت مولنا محمد **فضل حق** صاحب غفور ہوئی یا رفع شکوک جناب مولوی ابو محمد **عبد الحق** صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی نے فرمائی اور نواب **وجیہ الدین احمد** خانصاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شبلی صاحب نے

اس کتاب کو مصر بھجوایا۔ ان تمام حضرات کی سپاس گزاری معاونت کے لیے میری زبان اور قلم کی بسلط میں

الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے ان بزرگواروں کو جزاءِ جمیل عطا فرماوے۔

اگرچہ فن طب چند پشت سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی اسی میں

صرف ہوا ہے اِلّا الانسان مرکب من الخطار والنسیان کے عام کلیہ یا خود میرے نقص علم کی

خاص جزئیہ کے باعث سے مجکو اعتراف ہے کہ باوصف حزم و احتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں۔ ناظرین

اولالابصار سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اغلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی اولو العزمی سے اُسکی

اصلاح کریں اس لیئے کہ میرا مقصود اس ترجمے سے محض نفع رسانی عامہ خلائق ہے اور اس ضمن میں اپنے

واسطے اجرِ اخروی کا حصول جو رفاہ کے کاموں کے لیئے منجانب اللہ موعود ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کاملین اسکو ہدف سہام مطاعن نہ بنائیں بلکہ چشم قبولیت سے دیکھیں

اور بندگان خدا اُن معالجین کی ناقص العلمی کے مظالم کے دائرے سے نکلیں جنکی بدولت ہماری طب قدیم بدنام ہو رہی

ہے اور چالیس دن کی ایک چلہ کشی سے ولی اور ایک میزان الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو اُن پر

صادق آتی ہے اُس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محک امتحان ہو جاوے

اسکی ترتیب و تدوین میں مصارف کثیر کا مجھے بار اُٹھانا پڑا ہے اس لیئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری

اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے

تو قدردانی علم و فن کے منافی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو رجسٹرڈ کرا دیا ہے کہ بجائے نفع کے

نقصان حاصل نہ ہو۔

اِس زمانے میں زیادہ قدردانی و سرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ عالیہ سے ہے کیا عجب ہے

کہ انگلنڈ و ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں۔ میری یہ بھی آرزو ہے کہ اگر حیات مستعار نے
وفا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا بار عظیم میرے سر و دوش
کے تحمل سے بدرجہا زائد ہے۔ ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند،، کے فحوے سے گورنمنٹ عالیہ
توجہ و امداد فرماوے تو میں اپنے روحانی و جسمانی قویٰ کو پھر اس فیضرساں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔
آخر میں میرا عاجزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اُٹھاویں اُن سے
استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اُس کے اصل مصنف مغفور کے اور حضرت اُستاذی احترام الدولہ
بہادر مبرور اور جن جن بزرگواروں کے علمی قدر حال مددد ہی سے یہ ناظورۂ دلفریب کرسی نشین شہود ہوا۔
اُن کے لیئے دعاے مغفرت فرماویں +

"بر کریماں کارہا دشوار نیست"

{خادم الاطبا و المعالجین محمد بدر الدین دہلوی احراری عفا اللہ عنہ}

من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حدوث و بقا مرض اور اس کے زوال کے اسباب کے خالق کا

ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الالباء لکافۃ الاطباء

اور اس کا بیمثل

ترجمہ اردو مسمی بہ بدر الدجی

جو رئیس رؤسای حکمای حذاق افالیم و بلدان، امثل اماثل اطبای امکنہ و ازمان حاجی حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد بدر الدین خان صاحب دہلوی مد ظلہ السامی علی رؤس

نے کیا ہے۔ باہتمام خواجہ مصلح الدین احمد خان

مصلح المطابع واقع دہلی میں بعہد ... طبع ہوا ۱۳۱۷ھ

ترا ہتہ بیرم خاں



الحمد لله الذی امد بفوائد الحکم واسبغ فواضل النعم وخلق الانسان
وعلمه ما لم یعلم وجعل له من الحیوان والنبات والمعادن ما یحفظ الصحة
باذنه ویزیل السقم وصلی الله علی سیدنا محمد خاتم الرسل وعلی آله وسلم
اما بعد فان العلوم قد اشرقت نیرانها وظهرت بعد الخمول
آیاتها وقویت انفس اربابها وعلت همم طلابها وقام سوق الفضائل و
تلاده والمعارف فی هذه الدولة الکریمة وقد جاء الحق وزهق الباطل فاما علم الادیان
فقد قام مجد لا زال قائما وعرصاته لا برح عزه ملازما وتشیدت ارکانه



جمیع حمد ہے اُس خدا کو جس نے مدد کی فوائد حکمت سے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان کو
اور تعلیم کیا اُس نادان کو اور مقرر کیں اُس کے لیے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کانوں سے وہ
چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی صحت کو اور دُور کریں ہر طرح کے سقم اور علت کو اور
رحمت کرے خدا ہمارے سردار جناب ختم الرسل محمد مصطفٰے اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن
برگزیدگان بارگاہ عزو جلال پر لبعد حمد خداے معبود اور درود نامعدود صاحب مقام محمود کے
واضح ہوا ور قدردانان علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیاں اُسکی بعد پوشیدہ
ہوجانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ ارباب علوم کے نفس قوی ہیں اور ہمتیں طالبان علوم کی بڑھ گئی ہیں
اور بازار فضائل کا قائم ہوا ہے۔ اصحاب معارف نے اِس آیت کو اِس عہد میں پڑھا ہے "وہ کہہ تو کہ حق آیا
اور باطل مٹ گیا" پس علم ادیان یعنی فقہ اور شرع کا تو یہ حال ہے کہ اُسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خدا ہمیشہ
اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبگار کی اُمید اس عہد میں دائم رکھے کہ مضبوط ہوگئے ہیں اُسکے ارکان

وطاب لطالبه زمانه لكل ذلك بالنظر الاسنى من المقام الاسمى
سيد الوزرا مالك الاعناق الصاحب بقية السلف مفتي الفريقين
صفي الدين عبد الله بن علي لازالت الافلاك لامره طائعة وتيجان
الاملاك في مقامه ساجدة راكعة مابدت شمس طالعة وسحت سحب
هامتة هامعة الصاحب الذي لاراد من البشر لما اراد فهو بحر العلم
الذي لايفتر تياره وبدر المجد الذي لايكسف انواره وسراج الفضل
الذي لايخبو ناره وغمام الكرم الذي لايقلع امطاره قد استولى على
امد الكمال فلن يوصل اليه واستعلى على دول الغاية فلم يزاحم عليه
فهو من الدهر نسيج وحده ومن الفخر واسطة عقده فلو ناجا النظم قوافيه لقال فيه
اذا ما راية رفعت لمجد تلقتها يمينك واليسار * وان ما غارة شنت
لفقر تعقبها الغنى بك ويد اليسار * جمع اشتات الفضائل وملك
اعناق الاحرار بالحزم والعزم والنائل ولله قول القائل * خلقت بلا مشاكلة
لشئ * فانت الفوق والثقلان دون * شمس الايمان مشرقة في سماء محياه وآيات
انوارها يهدي لميت الضلال هداه ومحياه تلوح في افق الظلام غرته كانها ملة الاسلام في
الملل فآياته الباهرة لايحصى عددها ولا يحصر ولا ينسى محفوظا ولا يسرفا لقوة

نسيج الفخر
فلله در
الضلال
محفوظها

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمان۔ پس یہ کُل ترقی نظر روشن سے اُس بارگاہ بلند کی ہے جو سید الوزرا ہے تمام گردنوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں فریق کا مفتی ہے **صفی الدین عبداللہ بن علی** ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر درخشاں رہے اور ابر زمین پر قطرہ افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے کوئی اُسکو اُس کو رد نہیں کر سکتا ہے۔ وہ علوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی رک نہیں جاتی۔ اور بزرگی میں وہ ایسا ماہ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی گہن نہیں لگتا۔ ایسا چراغ فضل ہے جس کی لَو کم نہیں ہوتی اور ایسا ابر کرم ہے جسکی جھڑی نہیں تھمتی۔ ایسی حد پر پہونچا ہے جہاں پہونچا نہیں جاتا اِس انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں یکتا ہے فخر سے اُس گوہر نایاب کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظم کے بے تکلف قوافی ہاتھ آتے تو اُسکی مدح میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہو نشاں برپا کوئی غارتگروں سے گر لُٹ جائے		اُس کو لے لے ترا یمین و یسار پھر وہ تیرے کرم سے ہو زردار

تمام فضائل اُسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے امداد اور مال سے بندۂ بے دام و درم ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

تجھ سا پیدا نہیں ہوا کوئی	•	تو ہی بالا ہے انس و جن ہیں کم

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پر تاباں ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مُردۂ گمراہ کو بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شب تار میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام ملتوں میں ملت اِسلام۔ اُس کی آیات باہرہ گنی نہیں جاتیں حصر میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں بھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو کسیطرح چھپا نہیں سکتے۔ پس قوت

الانسانیة عاجزة عن استیعاب فضائله معترفة بالتقصیر عن اداء فرض

مدحه ونوافله وفیه اقول

لو شغلنا بمدحک الاعمارا	او طوینا الدهور والاعصارا
واستعنا بکل فکر وضنا	فی مدیحک الاسماع والابصارا

وانتحلنا الالفاظ نظماً ونثراً والمعانی تصفحا واعتبارا

ثم افضی بنا المقال الی ما لا تناهی له بعد اختصارا

ایها الصاحب الملیک ومن	حاز علواً وسودداً وفخارا
دمت فی عزة ورفعة شان	وصعود مخلد لن یبارا

فالمقام الصاحبی اعلاه الله اولی من عذر واشرف من سئل عن التجاوز فصفح وغفر واما علم الابدان فالامل فیه دام الله ایامه نصناح عوده وتحلیة حاله وتبلیغ المعتنی به من الغرض فی هذه الدولة الکریمة غایة آماله لیظهر علم الابدان فی نمط اظهار علم الادیان فهو علم یعرف به احوال بدن الانسان علی اعماله طاعات لله وذلک ان الله سبحانه خلق لعباده من الادویة بکل ناحیة ما یخلصهم من الامراض وجعل فی الانسان العقل آلة یستخرج بها منافعه وعلمه استخراج الادویة بصناعة الطب الهم الحیوان الذی لا عقل له معرفة ما یحتاج الیه من الادویة

انسانی اُس کے استیعاب فضائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود معترف ہے ادا کرنے سے اُسکی مدح کے فرض اور نوافل سے۔ اور اسی باب میں یہ اشعار ہیں۔

ہوتے مشغول من ساری عمر	اور گزرتے دہور اور اعصار
اور مدد دیتے فکر سے اس میں	اور لگا دیتے سمع اور ابصار
نظم اور نثر میں بھی سیتے لفظ	خواہ بالفرض خواہ بالاظہار
اور پہونچاتے اُس کلام کو ہم	لا تناہی کی حد کو بے تکرار
تب بھی وہ مدح مختصر ہوتی	تیرے قابل نہ ہوتی وہ زنہار
لئے مرے صاحب اور اے مالک	لئے وہ ہے جسکو سب علو و فخار
تم ہمیشہ رہو زمانے میں	عزت و شاں سے تا بروزِ شمار

پس بارگاہ ایسے صاحب کی سزا وار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا عذر کرے اور اشرف۔ ہے اِس بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزرے اور بخش دے۔ آب علم ابدان کا حال سُنو پس اُمید اس علم کی اِس صاحب کے عہد دولت میں یہ ہے کہ اس کی اصل ترو تازہ اور اسکی حال آراستہ ہو اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منتہائے آرزو میں عزت سے پونہچے اُس کو جو اُس کا خواستہ ہو۔ اِس واسطے تا کہ ظاہر ہو علمِ ابدان مثل علمِ ادیان کے۔ کیونکہ یہ علم متضمن معرفت احوال بدن انسان کے ہے۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا سبب صحت و زندگی ہے اِس وجہ سے اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر جگہ میں دوا پیدا کی ہے کہ بہ سبب اُس کے امراض سے خلاص پاویں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن ادویہ کا نفع نکالیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علمِ طب کو اُن دواؤں کے نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات لا یعقل کو بھی اُن کا نفع و ضرر کا الہام فرمایا ہے

فتری الحیوان یعرف الادویۃ النافعۃ من غیر تعلیم من ذلک ان الایل یجتذب
الافعی من قرارہا باستنشاقہ بنفسہ حتی یخرجہا و یبرزہا الیہ فسر افیغتذی بہا وہی
فی ذلک تلدغ شفتیہ وہو لا یکترث ثم انہ یبادر بعد اکلہ ایاہا الی السرطین
النہریۃ فیاکلہا فی اثر اکلہ الافاعی لیدفع بذلک ضرر السم من الحیات
فیقوم اکلہ السراطین مقام التریاق ثم انہ یصبر علی الظمار الشدید و
یطاول العطش المفرط لعلمہ انہ ان شرب الماء البارد علی اثر لدغ الافاعی
ہلک فہو یاتی الماء فینظر الیہ من بعد ولا یشربہ خوفا من الہلاک وہذا الہام
من اللہ سبحانہ وتعالی ولقد رأیت فی رسالۃ التمیمی ان السقنقور اذا عض
انسانا فہو یسابقہ الی الماء او الی ان یبول و یتمرغ فیہ فان سبق السقنقور
الی الماء او بال و تمرغ فیہ مات المعضوض وان سبق المعضوض الی احدہما مات
السقنقور ومنہا ان الذئب اذا وطیٔ نبت الاسقیل خدرت قوائمہ ولم یقدر علی
الحرکۃ فیاخذہ الثعلب و یتحصن بہ خوفا من ان یاتی الذئب الی جرائہ فیاکلہا
ولقد رایت فی طبیعیات الشفا لابن سینا ان الفہد اذا اکل من الدوار
المعروف بخانق النمر عمد الی زبل الانسان فاکلہ فیشفی وان السلحفاۃ اذا اکلت الحیۃ
بعد ذلک من الصعتر الجبلی وامثال ہذہ الاشیاء کثیرۃ فصناعۃ الطب و امثال

پس انسان بطریق اولی اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے۔ کیونکہ اس کو عقل و فہم بغیرہ سب کچھ عطا کیا ہے۔ پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھانے کے نفع کرنے والی دواؤں کو خود پہچانتے ہیں چنانچہ اُن میں سے پاڑہ جانور بو سونگھ کر افعی کو اُس کے بل میں سے نکال لاتا ہے اور باآنکہ افعی اُس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا اور کھا جاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے افعی کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کرکے کھاتا ہے گویا وہ سرطانِ نہری اُس کے واسطے تریاق ہے تا افعی کے زہر کو دفع کرے۔ پھر پیاس پر صبر کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد افعی کے کاٹنے کے پانی پیوں گا مر جاؤں گا۔ پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور دور سے دیکھتا ہے اور بخوفِ مرگ ڈر جاتا ہے۔ اور مَیں نے رسالۂ تمیمی میں دیکھا ہے کہ سقنقور جب انسان کو کاٹتا ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا پیشاب کرکے اُس میں لوٹتا ہے تو اُس کا کاٹا ہوا مر جاتا ہے اور اگر انسان اِن دو باتوں میں اُس سے سبقت کرے تو سقنقور مر جاوے۔ اور اُسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلتا ہے تو اُس کے ہاتھ پاؤں سُن ہو جاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بیکار ہو جاتے ہیں پس اسی وجہ سے لومڑی اُن ڈنٹھلوں کو لیجاتی ہے اور اپنے غار کے منہہ پر رکھکر اپنی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا اُس کے پاس نہ آئے اور اُس کو کھا نہ جائے۔ اور طبعیاتِ شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے مَیں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اُس دوا کو جس کو خانق النمر کہتے ہیں کھا جائے تو انسان کے براز کی طرف میل کرتا ہے اور براز کو کھا جاتا ہے اور اُس سے شفا پاتا ہے۔ اور کچھوا جب سانپ کو کھا جاتا ہے تو اُس کے بعد صعتر جبلی کو کھاتا ہے۔ اور مثل اس کے اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جانور اپنے نفع و ضرر کو اُن سے جانتے ہیں۔ پس صناعاتِ طب یہ بھی ایسی ہی مثل و

يتوصل بها الى اجتلاب المنافع واجتناب المضار فيحتاج الطبيب ان يكون
لطيف الحس حسن الحدس ذكى القلب حديد الذهن صحيح الفكر جيد الذكر صادق
القول ناصحا لمن استنصحه كثير المطالعة ملازم القرأة وقد ذكر جالينوس
فى اليامر فى باب العفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء احد
ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثانى ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع
المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع العلل
يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة بقوى الادوية فهى صناعة سنية
ورتبتها عند ذوى الرتب عالية رأيت لابن الجوزى كتابا فى صناعة
الطب يقول فيه حكى عن شيث بن آدم عليهما السلام انه اظهر
الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبره محمد باسناد بلغ
فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال
كان سليمن بن داود عليه السلام اذا صلى راى شجرة ثابتة بين يديه
فيسألها ما اسمك فان كانت تغرس غرست وان كانت لدواء كتبت و
روى عن اسامة بن شريك قال كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم وجاءت
الاعراب فقالوا يا رسول الله نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله عز وجل لم يضع داء

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہونچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے
پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اِس بات کا کہ حس اُسکی لطیف ہو اور دریافت اچھی ہو اور دل
اُس کا ذکی ہو اور ذہن تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیرخواہ
اُس کا ہو جو اُس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے
جالینوس نے کتاب یامر میں باب عفت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے اِن چار باتونکی
ایک یہ کہ متقی و پرہیزگار ہو صاحب عقل و دین وفہم ہو۔ دوسرے یہ کہ اُن بیماروں کے حال
سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اُن بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا
معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور
اِس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ مَیں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے
باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اِس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیث پیغمبر فرزند
آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور اُن کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں
پہونچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے
روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جو پہنچی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد جب نماز
پڑھا کرتے تھے تو ایک درخت جما ہوا اپنے آگے دیکھتے تھے۔ تب اُس سے پوچھتے تھے کہ تیرا
کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا
ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ مَیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اور عرض کی یارسول اللہ ہم
دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں آسنے بندگانِ خدا دوا کرو کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد نہیں بنایا

الا وضع له شفاء غير داء واحد قالوا وما هو يا رسول الله قال الهرم قال الاحنف ابن قيس اربع يسود بهن المرء العلم والادب والفقه والامانة وثلث لا ينبغي للعاقل ان يدع بهن علم يحيته على عمل وطب يذب به عن جسده وصناعة يستعين بها على امر معاشه وقد روى عن الشافعي رحمه الله انه قال العلم علمان علم الدين وعلم الدنيا فالذي للدين هو الفقه والذي للدنيا هو الطب وعنه رحمه الله انه قال صنفان لا غناء بالناس عنهما الاطباء لابدانهم والفقهاء لاديانهم وقد قيل لا ينبغي للعاقل ان يسكن بلدا ليس فيه خمس سلطان عادل وقاض عالم وطبيب ماهر وسوق قائمة ونهر جار واهل هذه الصناعة هي المقام الصاحبي اسماه الله تعالى سم مواد الضرر به من يتطاول اليها وليست عنده اهلية ولا له من العلم مزية لانها مرخاة الخطام مطلقة الزمام مهيلة المسالك مركوبة الاخطار والمهالك فالحجام المزين يداوي امراض العين والجراح والكحال يداوي امراض البدن لان الباب مباح فرحم الله عبد العزيز لقد جانب في مدة ولايته القليلة ثناء جزيلا وذكرا جميلا.

کہ اُسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک درد ایسا ہے کہ اُسکی دوا نہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا دُکھ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بڑھاپا ہے۔ احنف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن سے آدمی سردار ہوتا ہے۔ ایک علم۔ دوسرا ادب۔ تیسری فقہ یعنی علم دین۔ چوتھی امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں عاقل کہ اُن کو ترک کرے۔ ایک علم ایسا جو برانگیختہ کرے عمل پر یعنے رغبت دلائے عمل کی۔ دوسرے طب کہ جو مرض کو اُس کے بدن سے دُور کرے۔ تیسرے پیشہ جو اُسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعیؒ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ علم دو قسم کا ہے ایک علم دین۔ دوسرا علم دنیا۔ پس جو علم کہ واسطے دین کے ہے وہ فقہ ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعیؒ سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے ہیں کہ آدمیوں کو اُن سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سب درکار ہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج ابدان کے۔ دوسرے فقیہ واسطے علم ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک بادشاہ عادل۔ دوسرے قاضی عالم۔ تیسرے طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھے چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہر رواں۔ المختصر سزاوار اس علم طب کی بارگاہِ صاحبی ہے خدا اِس بارگاہ کو بلند کرے جس نے مواد ضرر کے جو طب کے نام سے اُن لوگوں سے ہوتے تھے جو اس علم کے لوگ نہ تھے اور جن کو علم میں زیادتی نہ تھی دفع کر دیئے اور یہ خرابی اِس وجہ سے تھی کہ یہ علم ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اور باگ اِس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اس کی یہ نوبت ہو گئی تھی کہ حجام یعنی فصد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور کحال امراض بدنی کا علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس علم کا ایسا مباح ہو گیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت کرے عبدالعزیز پر جو اپنے تھوڑے زمانے میں بڑی ثنا اور ذکر نیک کو گھیر کر لیگیا

للمقام

ودعاء للمعالم الصاحبي اذ ولاه دهراً طويلا وبعد فلما كانت عادة المملوك ان يخدم الجناب العالي الصاحبي اعلاه الله بخدمة تدرس ولا تندرس لانها تنقل من السطور الى الصدور سلك ذلك المسلك وعمل هذا المختصر يتبين به معرفة هذه الصناعة ومقدار فهمه وتظهر به جودة عمله وعلمه وقسمه الى ابواب عشرة في كل باب عشرون مسئلة لا يسع اذى طبيب الا ان تكون على خاطره وذكره ولم اذكر الا المشهور المنصوص ثم ذكرت اجوبتها والمكان الذي اخذت منه ليكون حجة للسائل اذا جاوب المسؤل بغير الجواب قيل له هذه المسئلة مسطورة ذكرها فلان في كتاب كذا وكذا في موضع كذا وكذا وليس لي فيه سوى الجمع لهذه المسائل والتقاطها من كتب الاوائل وسميته امتحان الالباء لكافة الاطباء والله سبحانه يوفقني لخدمة المقام الصاحبي في كل زمان ويجعلني من قوم قال الله فيهم يستبشرون برحمة منه ورضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صاحبی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے تھوڑے زمانے میں علم طب کا ایسا انتظام کیا کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہ **صفی الدین عبداللہ بن علی** کو جسکو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر مؤلف یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادت مملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ جو ہمیشہ پڑھائی جائے اور کبھی کہنہ نہونے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے منتقل ہوکر سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ مملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب کو لکھا ہے تاکہ اس سے صناعتِ طب اور مقدار فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس مملوک کی بھی جودتِ علمی و عملی آشکار ہو اور منقسم کیا ہے مَیں نے اِس کتاب کو دس ابواب پر اور ہر باب کو بیس مسئلوں پر کہ مَیں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قدر جو دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور مَیں نے اِس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور ہے اور اطبا کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے مَیں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو محنت نہ رہے جب وہ جواب پائے۔ اِس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے اِن مسائل کو اور چُنا ہے اگلی کتابوں سے اور نام رکھا ہے مَیں نے اِس مختصر کا امتحان الالبا لکافۃ الاطبا یعنی ان سوالات سے آزمایش اُن عقلمندوں کی ہے تمام اطبا سے۔ اور خدائے سبحانہ مجکو ہر زمانے میں اِس بارگاہِ صاحب کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے محشور کرے ؛

الباب الاول

فی النبض وہو عشرون مسئلة

السوال الاول ۔ہل یمکن الطبیب ان یعرف من النبض اسم المعشوق وکیف ذلک۔

الجواب ۔ہذا منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث قال العشق مرض وسواسی یکون النبض فیہ مختلف النظام کنبض اصحاب الہم حتی انہ یستدل من النبض علی اسم المحبوب وطریق ذلک ہو ان یذکر اسماء کثیرة وتکون الید علی النبض فاذا اختلف عند ذکر شخص اختلافا عظیما فصف شکلہ وشخصہ وکرر علیہ ذکرہ فان تزاید اختلافہ وصار شبیہا بالمنقطع فقد عرفت اسم المحبوب

السوال الثانی ۔کم ہی الاشیاء التی یحتاج المتدرب فی

پہلا باب

نبض کی پہچان میں اور اُسکے متعلق باتوں کے بیان میں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۱ کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اُس کے معشوق کا نام پہچا نے تا ٹھیک ٹھیک اُسی کا عاشق جانے۔

جواب شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو نا چاری ہے۔ اُسکی نبض مختلف ہوجاتی ہے ایک حال پر رہنے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔ نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو اندوہ کمال ہوتا ہے تو طاقت کم ہوجاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہانتک کہ طبیب حاذق اِس نشان سے اُسکے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور طریق اس راز پنہانی اور مرضِ جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب اُس مریض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام لیتے وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اُس شخص کی شکل اور صورت اور حسن کی کیفیت مکرر زبان پر لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑھے کہ نبض اُسکی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے اور علاج مرض کا کام میں لائے

سوال ۲ وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو حاجت ہے اور مرضوں کے علاج میں

معرفتها

النبض الی تعرفها

الجواب خمسة هذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الكبير لجالينوس حيث يقول اول ما يحتاج الطبيب ان تيعرفه من النبض مقدار الانبساط الثانی زمان الحركة الثالث حال القوة التی تحرك العرق الضارب الرابع حال صفاق العرق وقرعه الخامس ان يعرف زمان السكون۔

السوال الثالث كم هی المزاوجات الحاصلة للنبض اذا كان المغير له الحاجة والقوة وكيف يكون النبض۔

الجواب اربعة هذا منقول من المقالة التاسعة من كتاب النبض الكبير لجالينوس حيث يقول الاول ان يكون القوة كثيرة الضعف مع حرارة زائدة يجعل النبض صغير البطيئا متواترا جدا الثانی قوة ضعيفة مع فتور الحرارة الغريزية وضعفها تجعل النبض خاملا ويكون خموله بسبب ما يجوز من القوة ويكون الصغر والابطاء كالمزاوجة الاولى الا انه دون الغاية القصوى من التواتر والثالث قوة زائدة وحرارة زائدة معا تجعل النبض شديد اعظيما جدا ولا يكون سريعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة تجعل النبض معتدلا فی العظم كثير الابطاء فی غاية التفاوت خاطفة اكا بت

اُسکی ضرورت ہے کتنی ہیں مفصل بتاؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

جواب وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز کہ جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جھنده نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جانے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جانتا ہو اور اُسکی کمی بیشی کو بخوبی پہچانتا ہو۔

سوال کتنے جوڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

جواب چار جوڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اوّل یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارت زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیررو اور متواتر بہت کر دیگا۔ دوسرا جوڑ یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جانا نبض کا اس سبب سے ہوگا کہ قوت اُسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیررو ہوگی مانند پہلے جوڑ کے مگر اتنی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہوگا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی۔ پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت عظیم بنا دیگی اور اور جلد چلنے والی نہ ہوگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صحیح ہو اور حرارت بھی عود کرے اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر دیر چلے گی نہایت تفاوت کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قویت کثیرا۔

السوال الرابع فی ان نعلم ان فی النبض طبیعة موسیقاریة۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول کما ان صناعة الموسیقی تتم بتالیف النغمة علی نسبة فی الحدة والثقل وبادوار ایقاع مقدار الازمنة التی تتخلل نقراتها کذلک الحال فی النبض فان نسبة ازمنتها فی السرعة و التواتر نسبة ایقاعیة ونسبة احوالها فی القوة والضعف نسبة تالیفیة وکما ان ازمنة الایقاع ومقادیر النغم قد تکون متفقة وغیر متفقة کذلک الاختلاف قد تکون منتظمة وغیر منتظمة وایضاً نسبة احوال النبض فی القوة والضعف والمقدار قد تکون متفقة وقد تکون غیر متفقة۔

السوال الخامس۔ فی کم امر یکون الاعتبارات التی یعتبر بہا تشابہ نبضات او تشابہ اجزاء نبضة او تشابہ جزء واحد من النبضة



برودت بہت ہوگی۔ فقط

سوال اس امر میں کہ نبض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے۔

جواب یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیسا کہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر اُسکو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کیا اور پھر اُن زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہو گیا یعنی ایکبار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اُس بھاری آواز کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں یہ تینوں کیفیتیں پوری ہو گئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک ہیئت مجموعی پر ٹھیرا۔ پس ایسا ہی حال نبض کا ہے اس واسطے کہ نبض کا جلد چلنا اور پے در پے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اُس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نبض کا۔ یہ گویا مشابہ ترکیب کے ہے جیسا کہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کر دیا۔ اور جیسا کہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف جو پیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ پس درصورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نبض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

سوال وہ کتنے امر ہیں جن میں کئی نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نبض کے اجزا کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نبض کے جزو واحد کا مشابہ ہونا کسی اور نبض سے اعتبار کیا جاتا ہے۔ یعنی یا تو کئی شخصوں کی نبضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نبض کے اجزا باہم ملتے ہیں یا ایک نبض کا محض ایک جزو اور نبضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا فی امور خمسۃ فی العظم والصغر والقوۃ والضعف والسرعۃ والبطور والتفاوت والتواتر والصلابۃ واللین۔

السوال السادس۔ کیف یغیر النوم النبض علی الامتلار والخوا وکیف یکون النبض عند الیقظۃ اما طبیعۃ واما لسبب من خارج۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول النبض یختلف احکامہ بحسب الوقت من النوم وبحسب حال الہضم فالنبض فی اول النوم صغیر ضعیف لان الحرارۃ الغریزیۃ حرکتہا فی ذلک الوقت الی الانقباض والغور لا الی الانبساط والظہور لانہا فی ذلک الوقت تتوجہ بکلیتہا بتحریک النفس لہا الی الباطن لہضم الغذار والنضاج الفضول ثم یکون اشد ابطائً وتفاوتا لان الحرارۃ الغریزیۃ وان حدث فیہا تزید بحسب الاحتقان ففقدعدمت التزید الذی کان لہا فی حال الیقظۃ بحسب الحرکۃ المسخنۃ فاذا استمری الطعام فی النوم عاد النبض فقوی لتزید القوۃ بالغذار وانصراف ماکان

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند نبضوں کا باہم مشابہ ہونا
یا ایک نبض کے اجزا کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق
ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اوّل عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد ثلثہ یعنی طول۔ وعرض۔ وعمق میں اور صغر
یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا
اور بطو یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا۔ اور تواتر یعنی حرکات کا پے در پے ہونا
پانچویں صلابت یعنی سخت ہونا آلہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

سوال ۔پیٹ بھرے سونا یا خالی پیٹ سونا نبض کو کیونکر بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا
ہے خواہ طبعی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

جواب شیخ کی کلّیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اِس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب
واستالار کے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور جُدا جُدا کیفیت سے متصف ہوتے ہیں۔ پس نبض ابتدائے
خواب میں ضعیف وصغیر پائی جاتی ہے۔ کسواسطے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض
اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انبساط وظہور سے اُس کو دباتی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر
آتی ہے اِس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نفس کی تحریک سے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے
اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت درجے کی تفاوت اور بطی
ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی۔ اِس لیے کہ حرارت
غریزی اگرچہ گھٹ جانیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہوجاتی ہے جو بیداری کیحالت میں حرکت کی گرمی
سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اُسی جگہ اُسکو دبائیں
اگرچہ اُسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اُسقدر جو ایندھن کے برابر لگانے سے نظر آئیگی پس جب
کھانا ہضم ہوجائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

گھٹ

اتجہ الی الغور لتدبیر الغذاء فیعظم النبض فاذا تمادی النوم عاد النبض ضعیفا لاختناق الحرارۃ الغریزیۃ وانضغاط القوۃ تحت الفضول التی من حقہا ان تستفرغ بانواع الاستفراغ الذی یکون بالیقظۃ التی منہا الریاضات و الاستفراغات فاذا صادف النوم من اول الوقت خلا فیدوم الصغر و البطوء والتفاوت فی النبض فاذا استیقظ بطبعہ مال النبض الی العظم والسرعۃ متدرجًا وان استیقظ بسبب مفاجٍ جعل النبض عظیما سریعا مختلفا الی الارتعاش ثم یعاود الی الاعتدال سریعًا

السوال السابع- ماسبب النبض المنشاری الجواب ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول سبب النبض المنشاری اختلاف المصبوب فی جرم العرق فی عقبۃ و فجاجتہ ونضجہ واختلاف اجزاء العرق فی صلابتہ ولینہ وورم فی الاعضاء العصبانیۃ ابن التلمیذ یقول علی ذلک السبب فی منشاریۃ النبض لصاحب ذات الجنب و نحوہا غیر ما ذکرہ وہو انفاع اجزاء اللحاجۃ وانخفاض اجزاء للالم والانفعال من موجبہ ہذا فی الشرائین التی تنبض فی نفس الورم ثم یتعدی تلک الحرکات المختلفۃ الی سائر الشرائین لان فاعل الانبساط والمنفعل بالاذی واحد وہو القوۃ الحیوانیۃ۔

ہضم کی ضرورت سے دبگئی تھی اور آب دبی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر سونے والے کی نیند
دیر تک رہیگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کسواسطے کہ ایک تو حرارت غریزی گھٹی رہے گی دوسرے
نبض اُن فضلوں کے نیچے دبی رہیگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور
ریاضت وغیرہ اُنکے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی
اور دیر رَو اور متفاوت رہیگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیگی
اور اگر ناگاہ جگا دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد رَو اور حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی۔
پھر جلد اعتدال کیجانب عود کریگی اور قبل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہو جاویگی۔

سوال۔ کاہے سے نبض منشاری ہوجاتی ہے یعنی آرہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

جواب شیخ الرئیس کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری
ہونے کا سبب اختلاف اُس چیز کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اُسکی عفونت یعنی بدبوئی
اور کچا پن اور نضج یعنے پک جانے سے نبض منشاری ہوجاتی ہے اور اجزاے نبض میں اختلاف آتا ہے
کوئی نرم کوئی سخت ہوجاتا ہے یا ورم عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آرہ کی طرح نبض کی حرکت
ہوتی ہے اور ابن تلمیذ نبض کے منشاری ہونے میں ذات الجنب کی بیماری میں علاوہ اِس سبب کے
کہتا ہے خلاف اُسکے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجزا کبھی بسبب حاجت ہوا کے بلند
ہوجاتے ہیں اور پھر دَرد کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا دردہی کے سبب سے نبض میں یہ
اثر ہوجاتا ہے جو کوئی جز بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت اُن جہندہ رگوں میں ہوتی ہے
جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں
آتی ہیں۔ اِس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور ایذا کا منفعل وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے
سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

السوال الثامن لم کان نبض اصحاب لاستسقاء المائی مائل الی الصلابة الجواب ہذا منقول من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الاستسقاء المائی مائل الی الصلابة من قبل انہ یجتمع فیہ رطوبة کثیرة فیما یحویہ البطن قد ینال العروق لضوارب من تلک الرطوبة آفة علی طریق المشارکة فبسبب تمدد العرق یجعلہ مائلا الی الصلابة وبسبب ما ینال القوة من الآفة والمضرة وبسبب برد العرق یصیر النبض صغیر وبمقدار ما یصیر علیہ من الصغر یکون اشد تواترا لاسیما متی کان مع ہذہ العلة حمی السوال التاسع ما نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالة الثالثة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی صغیر صلب شدید التواتر ولیس بضعیف ولا سریع واما لم کان صلبا فہو یقول لان من شان المرة الصفراء ان یجفف بمنزلة ما یجفف الماء المالح وبہذا السبب یجعل صفاق العرق جف و اصلب واما الصغر فلان الآلة الصلبة لا تستطیع ان تنبسط انبساطا تاما وکذلک صار مقدار تواترہ بحسب مقدار زیادتہ فی الصغر ولیس ہو بضعیف لان القوة لیست بضعیفة ولا سریع لانہ خال من الحمی فمتی کان مع حمی کان النبض سریعا من قبل الحاجة السوال العاشر ما ہو النبض الحسن الوزن وما ہو مجانب الوزن

سوال استسقاے مائی کے بیماروں کی نبض کیوں سختی کیطرف مائل ہوتی ہے یعنی کس وجہ سے نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

جواب۔ جالینوس کے نبض کبیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالینوس نے یہ لکھا ہے استسقاے آبی کے بیماروں کی نبض سختی کیطرف مائل ہوجاتی ہے اس سبب سے کہ بہت سی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ جہندہ رگوں کو مشارکت کے سبب [illegible] ہوجاتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھنچ جاتی ہے اور اُس [illegible] جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے اور نیز رگوں کی سردی سے بھی نبض چھوٹی ہوتی ہے [illegible] بھی نظر آتا ہے خصوصاً جب اس مرض کے ہمراہ تپ بھی ہو۔

سوال یرقان کے بیماروں کو جب تپ ہو تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے [illegible]

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے تیرھویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اس طرح لکھا ہے کہ یرقان سے تپ والوں کی نبض صغیر اور سخت اور متواتر ہوجاتی ہے اور ضعیف اور سریع نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ خلط صفرا کی شان سے یہ ہے کہ وہ آب شور کیطرح خشک کرتا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفاق یعنی جو ہاتھ کو لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آلہ خشک اور سخت قدرت کشایش کی نہیں رکھتا اور تواتر کی زیادتی بھی اسی صغرت پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت وہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر برابر چلتی جائیگی اور ضعیف بدیں جہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور سریع اس سبب سے نہیں کہ وہ تپ کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تپ ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں سبب ہوگی **سوال** کونسی نبض اچھے وزن کی ہے اور کونسی وزن سے ہٹی ہے اور کونسی وزن میں مخالف ہورہی ہے اور کونسی وزن سے

وما ہو مخالف الوزن وما ہو خارج الوزن الجواب ہذا منقول من المقالۃ الاولی
من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول ان فی کل سن من الاسنان للعرق وزنا ما
طبیعیا فان لزمہ الوزن سمی حسن الوزن وان غادرہ قلیلا او کان لنا دللوزن الطبعی موافقا لوزن یکون فی
سن قریب من سن صاحبہ سمی مجانب الوزن ان لم یکن موافقا لسن قریب من سن صاحبہ ثم کان موافقا
لوزن یکون فی سن من الاسنان ای سن کان قیل لہ مخالف الوزن وان لم یوافق
النبض بنبض واحد من الاسنان قیل لہ خارج الوزن السوال الحادی عشر ما نقول
فی النبض الحسن الوزن والسئ الوزن المستوی والمختلف والمنتظم وغیر المنتظم فی کم جنس من
اجناس النبض یوجد الجواب فی اربعۃ اجناس ہذا منقول من الملکی فی المقالۃ السابعۃ حیث
یقول ان النبض الحسن الوزن والسئ الوزن المستوی والمختلف والمنتظم وغیر المنتظم لا یوجد الا فی
اربعۃ اجناس وہی الجنس الذی من کمیۃ الانبساط والجنس الذی من کیفیۃ الحرکۃ والجنس
الذی من مقدار القوۃ والجنس الذی من وقت السکون لان الاختلاف لا یعم سوی ہذہ
الاربعۃ الاجناس السوال الثانی عشر ہل بین النبض المستوی والمختلف معتدل مثل العظیم
والصغیر والسریع والبطئ الجواب لیس بینہما معتدل ہذا منقول من المقالۃ السابعۃ من الجزء
العلمی من الملکی حیث یقول النبض المختلف والمستوی لیس بینہما متوسط لان النبض المستوی
ہو الطبعی الصحی والمختلف خارج عن الطبع ولا یکون الا عن مرض والمتوسط بینہما لیس مستو

ثانیہ

السوال الثالث عشر ما الذی یحدث النبض عظیما کان ام صغیرا الجواب ان النبض یحدث عن الحاجۃ

باہر نکل گئی ہے **جواب** جالینوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب مسطور میں حکیم مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض اُس وزن کی ہے جو اُس سن کو لازم ٹھیری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اُس وزن لازم سے گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔ پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جو نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جائیگی بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابق دیکھنے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملی نہ ہوگی تو خارج الوزن گنی جائیگی **سوال** [۱۱] کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور بُرے وزن کی نبض میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منتظم نبض میں اور غیر منتظم نبض میں کہ یہ مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام پاتی ہے۔ **جواب** چار جنسوں سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول کیا جاتا ہے اُس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور بُرے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن کی اور منتظم اور غیر منتظم چار جنس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ [۱] اول جنس کشادگی۔ [۲] دوسری کیفیت حرکت کی [۳] تیسرے مقدار قوت کی [۴] چوتھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوائے اِن چار جنسوں کے اور کسیطرح نہیں ہوتا **سوال** [۱۲] کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیح ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط اِن دونوں میں کوئی نہیں **سوال** [۱۳] کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دُبلے بدنوں میں جو طبعی ہی دُبلے ہوں یا موٹے

فی الابدان العبلة ولم ذلک الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول
فی الابدان القضیفة یکون النبض اعظم من الابدان العبلة الکثیرة اللحم واقوی
والنبض فی الابدان العبلة اصغر واضعف لان الشریان فی الابدان العبلة یستتر وثقلة کثرة اللحم لان
النبض فی الابدان العبلة اشد تواترا وذلک لضعف القوة عن تعظیم الشریان تستعمل التواتر لتقوم لہا
مقام العظم السوال الرابع عشر کیف یکون نبض الحامل ولم ذلک الجواب
ہذا منقول من الملکی یکون نبض الحامل عظیما شدید السرعة والتواتر لان الحرارة
فی ابدان الحوامل قویة بسبب ما ینضاف الی مزاجہم من حرارة الجنین لما یتادی
من حرارتہ الی شرایین المرأة لاتصال شرایین الجنین التی فی المشیمة
بشرایینہا الا انہا فی الشہر السادس یصیر نبضہا ضعیفا بطیا السوال الخامس
عشر ما ہو النبض الخاص بکل واحد من اصناف الاستسقاء الجواب
ہذا منقول من القانون لابن سینا حیث یقول اما الزقی فیکون النبض فیہ صغیرا
متواترا مائلا الی الصلابة مع شئی من التمدد بسبب صلابة الحجب وربما مال فی
آخرہ الی اللین لکثرة الرطوبة واما اللحمی فیکون النبض فیہ موجی عریض لین
واما الطبلی فیکون النبض فیہ طویلا لیس بضعیف السوال السادس عشر
کیف یکون نبض اصحاب الہم الجواب ہذا منقول من الملکی

بدنوں میں جو خلقی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے **جواب** ملکی سے نقل ہوتا ہے اُس کا مصنف یوں کہتا ہے کہ دُبلے بدنوں کی نبض موٹے اور پُرگوشت بدنوں سے بہت بڑی ہوتی ہے اور نیز بہت قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور چھوٹی اسواسطے کہ گوشت کی کثرت شریان یعنی جہندہ رگ کو چھپا لیتی ہے اور بھاری بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں تواتر سوا ہوتا ہے کسواسطے کہ قوت کا ضعف نبض کو عظیم نہیں کرسکتا پس اس جگہ تواتر کام آتا ہے جو رگ جہندہ کے عظم کے قائم مقام ہو جاتا ہے

سوال[۱۴] حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کیوں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے **جواب** ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں عظم شدید اور سرعت اور تواتر پایا جاتا ہے اس لیے کہ اُنکے بدن میں حرارت قوی ہے اس سبب سے کہ اُنکے مزاج میں پیٹ کے بچے کی گرمی ملتی ہے کیونکہ بچے کی گرمی عورت کے شریان میں پہنچتی ہے اِس وجہ سے کہ بچے کی جہندہ رگیں بواسطۂ مشیمہ عورت کی جہندہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل ہیں مگر چھٹے مہینے میں نبض ضعیف اور بطی ہو جاتی ہے یعنی سُست اور دیر چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سوال[۱۵] استسقا کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بتاؤ جیسی ہوتی ہے **جواب** شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استسقاے زقی میں یعنی اُس استسقا میں کہ جس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور مشک کی طرح کھل کھل کرتا نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنے چھوٹی ہوتی ہے اور متواتر چلتی ہے اور مائل بسختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کھچاؤ کے اس وجہ سے کہ پیٹ کے حجابوں کے کھنچنے سے نبض بھی کھنچتی ہے اور اکثر مرض کے اخیر زمانے میں جب رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے تو نبض بھی نرمی کیطرف آتی ہے اور استسقاے لحمی میں جس میں گوشت بڑھ جاتا ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چوڑی ہوتی ہے اور استسقاے طبلی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر پیٹ بڑا ہو جاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے

سوال[۱۶] رنج اور اندوہ والوں کی نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے **جواب** لعاب ملکی سے منقول ہوتا ہے کہ ایسے

صغیر ضعیف متفاوت فان طال حتی یخل القوة فان النبض یصیر دوديا ثم یصیر نملیا عند ما تنحل القوة وتسقط السوال السابع عشر کیف یکون نبض اصحاب الخناق وما علامات انتقال مادته الی ذات الریة اوالی ناحیة القلب من جهة النبض الجواب ہذا منقول من القانون لابن سینا اما نبض اصحاب الخناق فی اوله فمتواتر مختلف ثم یصیر صغیرا متفاوتا فان صار النبض موجیا عظیما وحدث سعال فهو ینتقل الی ذات الریة فان ضعف النبض جدا وصغر وتفاوت وحدث خفقان وانحلت الحرارة الغریزیة وحدث غشی فالمادة منصبة الی ناحیة القلب السوال الثامن عشر اللذة کیف تجعل النبض الجواب ہذا منقول من المقالة الثانیة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول اللذة تجعل النبض عظیما متفاوتا بطیا ❊ السوال التاسع عشر ایما ادل علی الخوف النبض الصلب غایة الصلابة او اللین غایة اللین الجواب کلاهما سواء ہذا منقول من المقالة الرابعة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول واما النبض الصلب غایة الصلابة فانه مخوف غیر مامون علی مثال اللین غایة اللین لان غایة الصلابة

علامته

علامة انتقل

لوگوں کی نبض سست اور چھوٹی ہوتی ہے اور برابر نہیں چلتی۔ پس اگر اندوہ دراز ہو جاوے یہاں تک کہ قوت گھل جائے تو نبض دودی یعنی کرم کی چال کی ہو جائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی تو نبض نملی یعنی چیونٹی کی چال پر آئیگی۔

سوال[۱۷] خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادۂ خناق کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

جواب شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق والوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیر اور متفاوت ہو جاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہو جائے اور اُس کے ساتھ کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق جلد ذات الریہ کی طرف منتقل ہو جائے گا اور اگر نبض ضعیف ہوا ور چھوٹی اور متفاوت بھی ہو جاوے اور اُس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارتِ غریزی گھلجاوے اور غشی بھی ہونے لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

سوال[۱۸] لذت نبض کو کیا کر دیتی ہے۔

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ میں لکھا ہے۔ حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی قسم کی ہو نبض کو عظیم اور متفاوت اور دیر رفتار بنا دیتی ہے۔

سوال[۱۹]۔ کونسی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

جواب دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک نہیں چنانچہ جالینوس کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے۔ حکیم موصوف اِس تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ از بس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت نرمی کے ساتھ ہو سزاوار بیم و باک ہے۔ اِس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب ظاہری سے ہو گی۔

تکون اما بسبب حسا او ورم عظیم فی بعض الاحشاء واما بسبب جمود یحدث عن برد واما بسبب یبس یحدث عن حمی محرقۃ واما بسبب تشنج قوی شدید واللین غایۃ اللین یکون بسبب رطوبۃ مفرطۃ جدًا

السوال العشرون کیف یکون النبض فی الورم اذا استحال الی المدۃ۔

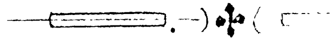
الجواب ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول یکون النبض مختلفًا عدیم النظام بما ینال الآلۃ من الآفۃ وبسبب ضعف القوۃ ومقاومۃ الطبیعۃ للمرض ومجاہدتہا



یا ورم احشا سے یا سردی سے ٹھٹھر جانے سے یا تپ محرقہ کی خشکی پانے سے یا بسبب تشنج قوی اور سخت کے اور جو نبض نہایت نرم پائی جاتی ہے وہ رطوبت کی زیادتی سے نظر آتی ہے۔ پس رطوبت مفرطہ حرارت غریزی کو دبا دیگی۔ اسی سبب سے نبض لین غایۃ اللین بھی خوفناک ہوگی۔

سوال کیسی ہوتی ہے نبض ورم میں جبکہ ورم پیپ بن جاتا ہے۔

جواب یہ جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نبض ایسی صورت میں مختلف اور سبلہ انتظام ہوگی اس سبب سے کہ آلہ کو آفت پونہچی ہے اور قوت ضعیف ہوگئی ہے اور طبیعت مرض کا مقابلہ کرتی ہے اور اس سے لڑ رہی ہے۔



الباب الثانی

فی البول۔ وہو عشرون مسئلة

السوال الاول۔ البول الابیض الرقیق ان ظہر فی الیوم الرابع من المرض وتبعہ علامات ردیئہ بماذا الحکمت۔

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول ومتی ظہر ہذا البول مع اعراض ردیئة فی النوم فان المریض یموت قبل السابع۔

السوال الثانی فی البول الاصفر الرقیق علی ماذا یدل۔

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول علی ان الطبیعة لم یمکنہا انضاج المادة جیداً لضعفہا وانہا قد اخذت فی انضاجہا وابتدات باللون فغیرتہ الی الصفرة وانہ اسہل علیہا ثم تاخذ بعد ذلک فی انضاج القوام

السوال الثالث البول الابیض الغلیظ اذا ظہر فی یوم بحران وخاصتہ فی الرابع علی ماذا یدل الجواب منقول من کتاب البول للاسرائیلی حیث یقول۔ یدل علی الخلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضة فی صول الآذان فان کان ظہورہ بعد البحران دل علی معاودة من المرض

دوسراباب

قارورے کے بیان میں اور اُسکی علامت و نشان میں اور اسمیں بھی بیس سوال ہیں

سوال۱ پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور پتلا اگر بیماری سے چوتھے دن ظاہر ہو اور اُس کے ہمراہ اور بھی بُری علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر دلالت کرتی ہے۔

جواب۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چوتھے دن ایسا پیشاب آئے اور اُس کے ساتھ بُرے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں پس بیمار ساتویں دن سے پہلے مرجائے گا۔

سوال۲ پیشاب زرد اور رقیق کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

جواب۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ طبیعت کو مادے کا پُورا پُورا پکانا ممکن نہ ہوا بسبب ضعف اپنے کے۔ اُس نے پکانا شروع کیا۔ اور ابتدا رنگت سے کی۔ پس اُسکو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اُس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکانا شروع کیا۔

سوال۳۔ سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن خصوصاً چوتھے دن آئے تو کس چیز کیطرف راہ دکھائے۔

جواب۔ اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اُوپر دلالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفاصل سے اور اُن اورام سے جو کانوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو مرض دوبارہ عود کر آئے

السوال الرابع - البول الغلیظ اذا دام علی حالہ ولم یتغیر زمانا علی ما ذا یدل -
الجواب منقول من کتاب البول للاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی
ورم یحدث فیما دون الشراسیف فان تبعہ دلائل محمودۃ دل علی سلامتہ
والا دل علی خوف -

السوال الخامس البول الاحمر اللطیف اذا کان لہ رائحۃ سریفۃ وثقل
فیہ شبیہ بالشعر ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی
البول حیث یقول ہذا ردی وہو دال علی خوف -

السوال السادس البول الغلیظ الذی لا یصفو اذا کان بصاحبہ صداع
فی الراس وامتداد فی الشراسیف ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیل
حیث یقول ہذا یدل علی برقان ردی یحدث قبل السابع فان صار لطیفا
تغلیق کمد اللون وسائر العلامات تتشابہتہ دل علی الحسنۃ وفسادہ من لا
المن یکثر من الطعام ؛ السوال السابع البول الاحمر الصرف اذا کان
وبصاحبہ استفراغ ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث
ہذا یدل علی موت قریب واللہ اعلم واحکم ؛ السوال الثامن البول
علی لون الدم وکان صاحبہ یتقیأ شبیہا بالزنجار مع خشونۃ اللسان ما دلا

سوال غلیظ پیشاب اگر ہمیشہ اپنی ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس بات پر دلالت کرتا ہے؟

جواب اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر بنا دلالت کرتا ہے کہ سوائے شراسیف کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ اور دلائل اچھے پائے جائیں گے تو سلامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے تو ڈراوے گا۔

سوال سرخ رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز بو اور ثفل کدر کہ اس میں بال کی صورت کی صورت کی کچھ چیز ہو پایا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مریض کا کیا ہوتا ہے

جواب اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب برا ہے اور جب یہ آتا ہے تو مریض کی ہلاکت کا خوف دلاتا ہے

سوال غلیظ بول جو صاف نہو اور صاحب بول کہرا بھی ہوا ور سر میں درد بھی ہوا ور شراسیف میں کھنچاؤ بھی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے؟

جواب اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب بری قسم کے یرقان پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ پایا جاوے اور تمام علامات متشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب یرقان کے پھر آنے پر اور ذہن کے فاسد ہو جانے پر دلالت کرے گا۔ خاصکر اس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھاتا ہو ایسی خبر دیگا۔

سوال سرخ پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا ور صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔ **جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

سوال۔ پیشاب جب خون کے رنگ کا ہوا ور صاحب بول زنگاری رنگ کی قے بھی کرتا ہوا ور زبان میں بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے۔

الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی شر و موت وحی

السوال التاسع - البول الاشقر اذا کان لہ زبد کزبد الشراب ما دلالتہ

الجواب - یدل علی اختلاط عقل -

السوال العاشر - البول الاسود متی کان رقیقا من اول المرض علی ما ذا یدل

الجواب منقول من الملکی حیث یقول یدل علی الہلاک لا محالۃ

السوال الحادی عشر - کم ہی اصناف الثفل الراسب

الجواب منقول من الملکی حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا الغمامۃ وہی ما یتمیز فی اعلی القارورۃ الثانی التعلیق وہو ما یتمیز فی وسطہا الثالث الرسوب وہو ما یتمیز فی اسفلہا -

السوال الثانی عشر البول الاخضر الدائم الخضرۃ اذا کان مع حمی لہبۃ او لینۃ ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی ان کان مع حمی لہبۃ دل علی اختلاط وان کان مع حمی لینۃ وکان اکثر من مقدار ما یشرب من الماء دل علی ذوبان البدن

السوال الثالث عشر البول الاسود اللطیف مع الحمی اللہبۃ اذا کان لہ ثفل اسود غوام لا یستقر وبصاحبہ سہر وصمم ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی یدل علی طول المرض وان انحلالہ یکون بانبعاث الدم

جواب کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اوپر برائی کے امورِ ناگہانی کے۔

سوال[۹] بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اُس پر کف مثل کفِ شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا بتاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

جواب ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دانائی میں فتور آتا ہے۔

سوال[۱۰] سیاہ پیشاب جبلہ اول مرض دِق میں مبتلا ہو تو مریض کا کیا حال ہو۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرور موت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال[۱۱] وہ پھوک جو پیشاب کی تہ میں بیٹھا ہوتا ہے کے طرح کا ہوا کرتا ہے۔

جواب ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا پھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آجاتا ہے دوسرا وہ پھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں معلق پایا جاتا ہے۔ تیسرا وہ پھوک ہے جو شیشی کی تہ میں ہوتا ہے۔

سوال[۱۲] سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اُس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش لاتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاطِ عقل لاتا ہے اور اگر تپ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اُس پانی سے جو پیا تھا ہووے تو بدن کا گھلنا پایا جاتا ہے

سوال[۱۳] ہلکا سیاہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اُسکے اوپر پھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی نہ ٹھہرتا ہو اور مریض کو جاگنا اور کانوں کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

جواب۔ اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور لہو کی شورش سے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السوال الرابع عشر- البول الاسود اذا كان له ثفل محبب متشتت شبيه بالنقط مع نفخة فی الشراسيف ووجعها ما دلالته الجواب منقول عن الاسرائيلی حيث يقول هذا يدل علی موت

السوال الخامس عشر- البول الرقيق الاسود اذا استحال الی الشقرة و الغلظ ولم يصحب ذلك راحة علی ما ذا يدل- الجواب منقول من الجزئيات لابن سينا حيث يقول هذا يدل علی آفة فی الكبد خصوصا علی يرقان لان هذه الاستحالة التی الی الغلظ عن الرقة والتی الی الشقرة عن السواد يدل اما علی نقصان حرارة او وقوع هضم وذلك مما يصحبه ويعقبه الخف فان لم يكن كذلك دل علی مادة قد لحجت فی الكبد ليست تستنقی وقد احدثت سوادا فان كانت حارة فكانك بها وقد احدثت ورما-

علة

السوال السادس عشر- البول الغليظ الذی لا يصفو ما دلالته- الجواب منقول عن الاسرائيلی حيث يقول هذا يدل علی ريح نافخة غليظة قد خالطت الثفل واثارته فلذلك يدل علی الصداع الحاضر او سيحدث-

السوال السابع عشر- البول الاحمر جدا اذا استحال فی الحميات الاعيائية الی الغلظ ثم ظهر ثفل كثير لا يرسب وكان بصاحبه صداع علی ما ذا يدل-

سوال[۱۴] سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا بھوک دانہ دار ہوا اور بلبلوں سے مشابہت رکھتا ہو اور اُسکے ساتھ شراسیف میں نفخ اور درد بھی پایا جاتا ہو تو ایسا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

جواب صاحب اسرائیلی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

سوال[۱۵]۔ رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب بھورے رنگ کا اور گاڑھا ہوجائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا پیش آئے۔

جواب۔ جزئیات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جگر کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصاً یرقان کا گمان ہوتا ہے اِس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہوجانا اور سیاہ کا بھورا رنگ پانا یا تو حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہے یا ملدے کے ہضم ہوجانے پر ہدایت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پائی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ جگر میں ایسا چمٹ گیا ہے کہ جس کا تنقیہ نہیں ہوسکتا۔ اور اسی مادے نے پیشاب کو سیاہ کردیا ہے پس اگر وہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

سوال[۱۶] جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے منقول ہوا ہے وہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پھلانے والی گاڑھی ہوا ثفل سے مل گئی ہے اور اُس کو اُٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مریض کو یا تو درد سر بالفعل ہوتا ہو یا جلد تر پیدا ہو۔

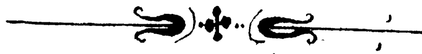
سوال[۱۷]۔ بہت سرخ پیشاب جبکہ تہ ہائے نہ میں غلیظ ہوجائے پھر اُس میں ایسا ثفل بہت پیدا ہو جو بیٹھنے نہ پائے اور مریض کو درد سر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث یقول ہذا یدل علی طول من المرض لان المادۃ عاصیۃ ولذلک لم یغلظ اولاً فلما غلظت لم یرسب لسرعۃ لکن بحرانہ یکون بعرق لان المادۃ مائلۃ الی العروق ومثل ہذا البول یشبہ الیرقان ویفارقہ بانہ لا یصبغ الثوب۔

السوال الثامن عشر۔ البول الاحمر القانی اذا کان مع قرع حسن ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول یدل علی زوال الحمی بعد السابع

السوال التاسع عشر۔ اذا کان البول لہ رائحۃ حامضۃ وکانت العلۃ حارۃ علی ما ذا یدل الجواب منقول من الکلیات حیث یقول ہذا یدل علی الموت لانہ یدل علی موت الحرارۃ الغریزیۃ واستیلاء برد فی الکبد مع حر غریب

السوال العشرون۔ کم ہی انواع الرسوب الغیر الطبعی۔ الجواب منقول من الکلیات وہی ثلاثۃ عشر خراطی[۱] نخالی[۲] وکرسنی[۳] ودشیشی[۴] وشبیہ بالزرنیخ الاحمر[۵] والمشبع الصفرۃ[۶] ولحمی[۷] ومخاطی[۸] ودسمی[۹] ومدی[۱۰] وشبیہ بقطع الخمیر[۱۱] ودموی[۱۲] علقی وشعری[۱۳] ورملی[۱۴] حصوی ورمادی[۱۵]۔



جواب شیخ الرئیس نے قانون کی جستۂ بحثیات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اِس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مرض کے طول پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں گاڑھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد تہ پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن بحران اُس کا عرق کے ساتھ ہوگا اس واسطے کہ مادہ رگوں کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب یرقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اس سے جدا بھی ہوتا ہے اِس سبب سے کہ کپڑے کو نہیں رنگتا۔

سوال ۔ خالص سرخ پیشاب جب اچھی نبض کے ساتھ آئے تو کیا بتائے

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ رنگت پیشاب کی اس بات پر دلالت کریگی کہ تپ ساتویں دن مفارقت کریگی۔

سوال جب پیشاب میں سے کھٹی بو آئے اور بیماری بھی گرم پائی جائے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرتا ہے اِس واسطے کہ اِس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریزی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

سوال ۔ غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس قسم کا ہوتا ہے۔

جواب کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلچھٹ پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہر ہر واحد اس اس قسم کا ہے۔ (۱) اول خراطی نخالی یعنی ایسا ہو جیسے خرادی لکڑی کا پوست اُتارتا ہے اور بھوسی جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرسنی یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) کشیشی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے گیہوں کا دلیا ہوتا ہے (۴) سرخ ہٹر تال سے ملتا ہوا اور خوب زردی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے رینٹ جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا (۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خون کے لوتھڑے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲) ریت جیسا (۱۳) راکھ کی رنگت کا۔

الباب الثالث

فی الحمیات والبحارین وہو عشرون مسئلة

السوال الاول کم ہی اصناف حمی یوم التی قسمہا ابن سینا۔ الجواب ثلثة وعشرون ہذا منقول من الکتاب الرابع من القانون۔ حمی غمیة وہمیة وفکریة وغضبیة وسہریة ونومیة راحیة وفرحیة وفزعیة وتعبیة۔ و استفراغیة ووجعیة وغشیة وجوعیة وعطشیة وسدیة وتخمیة وورمیة وقشفیة وحریة واستحصافیة من البرد واستحصافیة من ماء الشب وشربتیة وغذائیة۔

السوال الثانی کم ہی علامات حمی الغب الجواب عددہا تسعة عشر منقول من المقالة الثانیة من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول احدہا ان یکون معہا نافض قوی الثانی ان یحس کان لحمه لیغرز بالابر الثالث ان یکون النبض فی اوائل نوائبہا صغیر البطیا متفاوتا الا ان ابطاءه وتفاوته ناقص عن الابطاء والتفاوت الذین یکونان فی حمی الربع نقصانا کثیرا ووقت تزیدہا یکون السرعة مستویة الرابع

تیسرا باب

تپوں اور بحران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اور اسمیں تکبیس مسئلے ہیں

سوال تپ یومی کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔

جواب شیخ الرئیس نے تیئیس[۲۳] قسم کی لکھی ہیں چنانچہ قانون کی چوتھی کتاب میں یوں کہتے ہیں **ایک** تپ غمی جو غم سے پیدا ہوتی ہے **دوسری** تپ ہمی جو اندوہ و رنج سے ہویدا ہوتی ہے **تیسری** فکری جو سوچ کے سبب سے آجاتی ہے **چوتھی** غضبی جو غصہ کھانیسے آتی ہے **پانچویں** سہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے **چھٹی** نومی جو بہت سونے سے ہوتی ہے **ساتویں** فرحی جس کا سبب خوشی ہو **آٹھویں** فزعی جو ڈر جانے سے چڑھی ہو **نویں** تعبی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے **دسویں** استفراغی جو مسہل یا قے یا فصد وغیرہ کی جہت سے ہو جاوے **گیارھویں** وجعی جو کسی درد کی تکلیف سے آئے **بارھویں** وہ ہے جو غش کی جہت سے ہو **تیرھویں** وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو **چودھویں** وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے **پندرھویں** وہ ہے جو سدے کے سبب سے چڑھ آتی ہے **سولھویں** وہ ہے جو بدہضمی سے ہو **سترھویں** وہ ہے جو ورم کے لاحق ہو جانے سے ہو **اٹھارھویں** وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہو **انیسویں** وہ ہے جو گرمی سے ہو **بیسویں** وہ استحصافیہ ہے جو سردی کھانے سے ہوتی ہے **اکیسویں** وہ استحصافیہ ہے جو پھٹکری کے پانی سے نہانے سے ہوتی ہے **بائیسویں** وہ ہے جو کسی چیز کے پی جانیسے ہوتی ہے **تیئیسویں** وہ جو کسی چیز کے کھانیسے ہوتی ہے

سوال تپ یومی[؟] کی کیا کیا علامتیں ہیں جو اس تپ کے آنے پر دلالت کرتی ہیں **جواب** انیس[۱۹] علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالہ میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے اسطرح سے گنی ہیں (۱) علامت یہ ہے کہ اس تپ کے ساتھ بہت لرزہ ہو (۲) یہ ہے کہ جسم میں ہر جگہ سوئی کیطرح سے کچھ چبھتا ہو (۳) یہ کہ نبض اول نوبت میں صغیر اور متفاوت اور بطی ہووے مگر یہ کہ اسکے تفاوت اور دیر میں جو نفیا تپ کے تفاوت ہو دیر کی نسبت بہت کمی ہو اور جب اس تپ کی زیادتی اور

ان العطش والالتہاب لا یلبث حتی ینتہی منتہاہا الخامس ان یکون الحرارۃ
منتشرۃ فی البدن کلہ بالسواء السادس انہ اذا وضعت یدک علی البدن
تفیک حرارۃ کثیرۃ کانہا ترتفع مع بخار ثم انہا لا یلبث ان تجوز و یقہر یدک
السابع ان یکون عند شرب الماء البارد یرتفع من بدنہ بخار حار یتقدم الجلد
بندر بعرق الثامن یتقیا مرارا اصفر التاسع ربما اختلف مرارا او بال
بولا یغلب فیہ المرار العاشر ان یبتدی فیہ عرق بخاری حاد کالعرق الذی
یعرقہ الانسان فی الحمام الحادی عشر ان یکون النبض کنبض الصحیح فی
حال الریاضۃ سریعا عظیما قویا متواترا الثانی عشر انہ لیس یتجاوز نوبۃ الحمی
اثنی عشر ساعۃ و ہی اطول ما یکون الثالث عشر ان البول یصیر الی
الصفرۃ المشبعۃ والحمرۃ الناصعۃ معتدل الثخن وقد تحدث فیہ غمامۃ
بیضاء طافیۃ فی اعلاہ او متعلقۃ بوسطہ الرابع عشر انہا لا یتجاوز الدور السابع
الخامس عشر ان یکون الزمان حارا یابسا السادس عشر ان یکون شابا السابع
عشر ان یکون الغالب علی الطبع المرار الثامن عشر ان یکون صاحبہ
یستعمل السہر والہم والتعب والاقلال من الطعام التاسع عشر ان یکون
وقت الحاضر قد غلب علی الناس فیہ حمی غب۔

شدت ہو تو نبض میں مریض کی برابر کی سرعت ہو (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھمے جب تک کہ تپ انتہا کو نہ پہنچے

(۵) پانچویں یہ کہ حرارت اس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو

(۶) یہ کہ جب طبیب مریض کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دیگی کہ گویا بھاپ سی نکلتی ہے اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی (۷) یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی پیتے وقت مریض کے بدن سے گرم بھاپ اٹھے ریاح آئے اور پسینا لائے (۸) یہ ہے کہ مریض بار بار ردی قے کرے (۹) نویں یہ ہے کہ اکثر اسہال صفراوی آویں یا پیشاب کرے کہ اس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مریض کو ایسا تیز اور بھاپ کا پسینا آنا شروع ہوتا ہے جیسا کہ آدمی کو حمام میں آجاتا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مریض کی ایسی ہو جیسی کسی تندرست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد رفتار اور بڑی اور زوردار اور پے درپے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲) یہ ہے کہ تپ کی نوبت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اس کی بہت لمبی ہے۔

(۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مریض کا یا تو گہرا زرد آتا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہو جاتا ہے اور اوپر اس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اس کے ایسا ہوتا ہے۔

(۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بعد ازاں بحکم حضرت باری دفع ہو جاتی ہیں۔

(۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم و خشک زمانے میں ہوا کرتی ہے۔

(۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آیا کرتی ہے۔

(۱۷) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفرا کا ہوتا ہے تب وہ اس تپ میں مبتلا ہوتا ہے

(۱۸) یہ ہے کہ اس کے مریض کو بیداری اور رنج اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔

(۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنے اس زمانے میں بہت پائی جاتی ہو۔

السوال الثالث - کم ہی علامات حمی الربع الجواب لتسع ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول احدہا انہا لیس تبتدی فی اول الامر بنافض قوی بل یحس بالبرد اکثر وہو اشبہ شئی بالبرد الذی یعرض للانسان شیئا فی الشتاء عند شدۃ برد الہواء وکان یبردہ ویرضہ حتی یصل الی العظام - الثانی ان یکون النبض فی اوائل نوائبہا صغیرا ضعیفا بطیئا متفاوتا وتخیل الیک فی نوائب الربع ان العرق موثوق مسدود کانہ یجذب الی داخل ویمنع من ان یرتفع الثالث ویکون یکثر فی الخریف فان کان الخریف مختلف المزاج قوی ظنک بان الحمی ربعا - الرابع ان ینظر فی البلد ہل ہو معین فی تولیدہا الخامس ان ینظر فی طبیعۃ المریض ہل ہی مائلۃ الی السوداء السادس ان ینظر ما تقدم من تدبیرہ ہل ہو مولد للسوداء السابع ان ینظر ان کان عرضت لکثیر من الناس الثامن ان ینظر فی البول فانہ یکون ابیض رقیق مائی التاسع ان ینظر ہل بالمریض طحال غلیظا وہل کانت عرضت لہ حمی مختلطۃ وقال جالینوس فی المکان بعینہ ومن لم یقدر علی الفرق بین حمی الربع وبین الغب منذ اول یوم فلیس من الطب فی شئی

المعتاد

سوال۔ چوتھیا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالے میں نو علامتیں لکھی ہیں حکیم مذکور نے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا ہے بلکہ اس کا بیمار ایسی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی نے انسان کو سردی لگا کرتی ہے اور گویا کہ ٹھٹھرانی [illegible] اور کھلتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی معتاد پر۔

(۲) یہ ہے کہ نبض اس تپ کے مریض کی اول نوبتوں میں چھوٹی اور ضعیف اور متفاوت [illegible] اور اس چوتھیا تپ کی نبض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا رگ جکڑی اور بندھی اور اندر سے کھنچی [illegible] سکتی (۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا مزاج مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی ہے کہ یہ تپ وہی چوتھیا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا خلط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھے کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اُس کو تپ مختلط لگی ہے۔ جالینوس نے اسی جگہ کہا ہے کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اِس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ غبی ہے یا چوتھیا ہے اُس کو طب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السوال الرابع۔ کم ہی علامات الحمی النائبة فی کل یوم الجواب اثنا عشر وہو منقول من المقالة الثانیة من کتاب البحران حیث یقول الاول انہا تبتدی بنافض من اول یوم الثانی۔ انہا اذا تمادت بہا الایام یعرض فیہا فی اول النوائب برد ظاہر الثالث ویوجد فی النبض اختلاف ویفسد نظامہ فی اول النوائب ولیس یوجد فیہ مما یوجد فی الغب من السرعة والعظم والقوة الرابع ولیس یحس فیہا بتلہب شدید ولا یتنفس تنفسا عظیما الخامس ویکون العطش اقل منہ فی سائر الحمیات السادس ویکون البول فی اول یوم منہا علی مثال ما یکون فی اول الربع ولا یکاد المریض یعرق فیہا فی الایام الاول السابع وان تکون طبیعة البدن رطبة و لذلک اکثر ما یعرض للصبیان الثامن وان لم تالم المعدة والکبد التاسع وان تیقدمہا تخم العاشر وان ینتفخ ما دون الشراسیف الحادی عشر وان یکون لون المریض بین الصفرة والبیاض الثانی عشر وتماینعین علی حدوثہا الشتاء والبلد۔

السوال الخامس کم ہی العلامات الخاصة بحمی یوم الجواب ثمانیة منقول من کتاب الحمیات لجالینوس الاول ظہور النضج فی البول

سوال۔ جو تپ کہ روز آتی ہے اسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

جواب۔ وہ بارہ علامتیں ہیں جو جالینوس نے دوسرے مقالہ میں کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

پہلی علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لرزے سے آتی ہے۔

دوسری یہ ہے کہ جب دن بہت گزر جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

تیسری یہ ہے کہ نبض میں اختلاف پڑتا ہے اور اول نوبتوں میں اس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جو قوت اور سرعت اور بزرگی نبض کی تپ غبی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس ہر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

چوتھی یہ ہے کہ اس تپ میں بہت بھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھونکنی لگتی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ اور تپوں کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اونہوں میں شدت ہوتی ہے۔

چھٹی یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وہی کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیا تپ میں صورت ہوتی ہے اور مریض کو اس تپ کے اوائل میں پسینا نہیں آتا بدون پسینے کے ہی بخار اتر جاتا ہے **ساتویں** یہ ہے کہ مریض کی طبیعت میں اصل ہی سے رطوبت پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ معدے اور جگر کو اس تپ سے الم نہیں پہنچتا ہے۔

نویں یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے تخمہ ہوتا ہے۔

دسویں یہ ہے کہ سوائے سر شیف کے نفع ہو جاتا ہے۔

گیارھویں یہ ہے کہ مریض کی رنگت میں زردی مائل بسفیدی ہوتی ہے۔

بارھویں وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سرما ہے۔

سوال تپ یومی کی کون کونسی علامت ہے جسکو خاص اسی تپ سے خصوصیت ہے **جواب** آٹھ علامتیں ہیں جو جالینوس نے کتاب حمیات میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں **اول** یہ ہے کہ پیشاب میں

فی اول یوم ۲ الثانی وان یکون النبض قد تزید عظما وسرعۃ تزید اذا قد ویکون
مع ذلک الی التواتر ۳ الثالث ان یکون انقباض العرق لا یتزید سرعۃ
بتینۃ فان تزید فی بعض الحالات کان تزیدہ یسیرا جاوخروجہ عن الحال
الطبعیۃ یسیرا ۴ الرابع طیب الحرارۃ ولذاذتہا ۵ الخامس استواء النبض ۶ السادس
تزید الحمی من غیر تصاعظ فی الحرارۃ ولا فی النبض ۷ السابع انحطاط الحمی اذا کان
مع عرق او نداوۃ او مع بخار رطب متحلل من البدن ثم اتبع ذلک اقلاع
تام من الحمی ۸ الثامن وان یکون سببہا بادیا ظاہرا۔

السوال السادس کم ہی العلامات الخاصۃ بحمی العفونۃ الجواب ہذا
منقول من کتاب الحمیات لجالینوس ۱ احدہا ان لا یتقدم ہذہ الحمی اشئی
من الاسباب الظاہرۃ التی تعرف بالبادیۃ ۲ الثانی وان یکون فی
ابتدائہا نافض من غیر ان یکون اصاب البدن قبل حدوثہا حر شمس
شدید ولا برد شدید ۳ الثالث اختلاف النبض ۴ الرابع اختلاف الحرارۃ
۵ الخامس ان تکون کیفیۃ الحرارۃ غیر لذیذۃ ولا ہادیۃ بمنزلۃ حمی یوم لکنہا
بالدخانیۃ اشبہ حتی یوذی ویقرص اللامس الا انہا فی ابتداء نوبۃ الحمی
من قبل ان الحرارۃ فی ہذا الوقت مغمورۃ والفضول التی یعمل فیہا الحرارۃ

پہلے ہی دن نضج ظاہر ہو جاتا ہے یعنی مادہ پکا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور جلدی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پے در پے بھی چلتی ہے

تیسری یہ ہے کہ انقباض نبض کا جلد نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم ہوتا ہے اور نبض کچھ حالت طبعی سے باہر ہو جاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قرعات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں۔کم و بیش نہیں ہوتے۔

چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دبتی ہے اور نہ نبض دبتی ہے۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ پسینے سے یا پسیجنے سے یا بخار بھاپ سے جو بدن سے تحلیل ہو کر نکلتے ہیں گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سبب اس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ

سوال۔ تپ عفنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔بیان کرو جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب حمیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ عفنی کی علامات ہیں

پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شئے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی ہو قبل اس کے کہ دھوپ کھائی ہو یا بہت سردی اٹھائی ہو۔

تیسری یہ ہے کہ نبض کے قرعات میں اختلاف پایا جاوے ایک وتیرہ پر نبض ہاتھ نہ آئے۔

چوتھی۔حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔یعنی برابر تیزی نہ ہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہاتی ہوگی۔حمی یوم کی نسبت مگر دقیہ سے مشابہ ہوگی۔ یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھونے والے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروع نوبت تپ میں حرارت دبی ہوئی ہوگی۔اور وہ فضلے جن میں یہ حرارت اثر کر رہی ہے۔

باطنہ فلا تدرک اول ما یلمس البدن فاذا طال لبث الکف علی البدن
ارتفعت الحرارۃ من العمق السادس ان لا یظہر فی البول للنضج اثر السابع
ان یظہر فی وقت نوبۃ الحمی شیٔ من الاعراض التی تظہر فی الحمی المحرقۃ
او من اعراض الحمی التی یجد صاحبہا البرد والحر معًا او من اعراض الحمی التی
تکون فی باطن البدن حرارۃ شدیدۃ وظاہرہ باردا او من اعراض شطر الغب
او من اعراض اللثقۃ

السوال السابع لم صارت الحمی التی من عفونۃ الصفراء تاخذ یوما و تترک یوما
والبلغمیۃ نائبۃ فی کل یوم والربع ترکہا ضعف مدۃ اخذہا الجواب اما المتولدۃ
من عفن الصفراء فقد اجتمع فیہا الحر والیبس والحرارۃ من شانہا دوام الحرکۃ
وانبساط الاجزاء وہی اقوی الفاعلین والیبوسۃ ہی اقوی المنفعلین ومن شانہا
جمع الاجزاء وتقبیضہا والمنع مما یوجب الحرارۃ فلمنع الیبوسۃ دوام فعل الحرارۃ
ما انقطع دوام ذلک فاخذت یوما وترکت یوما واما النائبۃ فی کل یوم فقد
اجتمع البرد والرطوبۃ والبرد من شانہ الجمع والتقبیض والرطوبۃ من شانہا البسط
والتفریق وہی عند العفونۃ تکون القاہرۃ ولذلک ما یطول نوبۃ ہذہ الحمی
وان یکون ترکہا فی کل یوم ست ساعات وہو ربع یوم وربما نقصت عن ہذا

باطنی ہیں۔ پس اول ہی اول لمس پر نہ پائی جائیگی۔ پس جبکہ ہتیلی دیر تک بدن پر رکھی رہے تو حرارت اندر سے اُٹھتی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں مریض کے اثر نضج کا آشکار ہو یعنی مادہ پک کر تیار ہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھتے وقت یا نو وہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا وہ عوارض ہوں جس سے سردی و گرمی کو ساتھ ساتھ پائیں یا اُس تپ کے عوارض میں سے ہوں جس میں صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطر الغب کے عوارض دیکھیں یا تپ لثقہ کے عوارض ملیں۔ المختصر جس قسم کے عوارض نظر آئیں اُس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔

سوال وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن چڑھ آتی ہے دوسرے روز چھوڑ جاتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روزہ ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی یعنے چوتھیا دو دن چھوڑ دیا کرتی ہے۔

جواب۔ جو تپ کہ صفرے متعفن سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بیچ اس واسطے ہوتی ہے کہ اُس میں دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی اجزا کیونکہ یہ کیفیت فاعلی میں قوی تر ہے اور یبوست کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع۔ کیونکہ یہ کیفیت انفعالی میں قوی تر ہے پس یبوست فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اس واسطے تپ صفراوی ایک دن بیچ چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اُس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جدائی پس جبکہ اُسمیں عفونت ہوتی ایسی حالت میں وہ اور غالب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اس کا ہر روز چھ گھنٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شبانہ روز کے حصوں میں سے چوتھا حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم کا ہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز دورہ ہوا کرتا ہے

وزادت واما الربع فہی متولدة من المرة السوداء وقد اجتمع فیہا البرد
والیبس فالبرد اضعف الفاعلین واقلہا حرکۃ والیبس ہو اقوی المنفعلین
ولاشتراک البرد والیبس فی الجمع والتقبیض وفی السکون وقلۃ الحرکۃ
ما تاخرت نوبۃ ہذہ العلۃ وتاخر دورہا حتی صار ترکہا ضعف مدۃ اخذہا

السوال الثامن کم ہی الانحاء التی تتغیر الیہا المریض فی البحران۔
الجواب ستۃ منقول من المقالۃ الثالثۃ من البحران لجالینوس حیث
یقول وتغیر المریض یکون علی ستۃ انحاء اما ان ینتقل دفعۃ الی الصحۃ و
یسمی بحرانا مطلقا واما ان یقتل ویسمی بحرانا ردیا واما ان ینتقل الی الصحۃ
قلیلا قلیلا اعنی ان ینتقص المرض شیئا بعد شئی ویقال لہ برء واما ان یقتل
قلیلا قلیلا اعنی ان تنحل قوۃ المریض ویسمی بحرانا ناقصا واما ان یجتمع فیہ
الامران ویوول الی الصحۃ واما ان یجتمع فیہ الامران ویوول الی الموت

السوال التاسع کم ہی العلامات الدالۃ علی جودۃ البحران الجواب
خمسۃ ہذا منقول من المقالۃ الثالثۃ من کتاب البحران الاول النضج
ولیقول ما رأیت احدا مات ممن اتاہ البحران بعد النضج الثانی ان یکون
البحران فی یوم من ایامہ قد سبق وانذر بہ یوم انذار مواصل لہ فی قوتہ

اور چوتھیا تپ سوداے خالص سے ہوا کرتی ہے اور سردی اور خشکی اُس میں باہم رہا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات انفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہوجانے سردی اور خشکی کے جمع اور قبض اور سکون اور قلت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہوجاتی ہے اسواسطے دورہ اُس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

سوال کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کیطرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

جواب۔ جالینوس نے چھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ دفعۃً مریض تندرست ہوجاتا ہے پس یہ بحران مطلق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران یکبارگی مار ڈالے پس یہ بحران ردی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے۔ پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کرے اسطرح سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس یہ ناقص بحران ہے اور مریض کی موت کا نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پاوے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آوے۔

سوال وہ کتنی علامتیں ہیں جن سے عمدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور بیمار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر دلالتیں ہیں **پہلی** تو مادے کا پک جانا ہے اور بعد نضج کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ مر گیا ہو جب بعد نضج مادے کے اُسکو بحران ہوا ہو **دوسری** یہ ہے کہ بحران اُسی دن ہو جو

الثالث طبیعة المرض واعنی بطبیعة المرض ان تکون الحمی غبا او نائبة او محرقة او ذات جنب او ذات ریة الرابع لسحنة اعنی بالسحنة ان یکون سلیما سهلا او ردیا خبیثا الخامس ان یکون البحران مشاکلا لطبیعة المرض

السوال العاشر کیف یعرف البحران قبل حضوره الجواب منقول من المقالة الثالثة من البحران لجالینوس ینظر الی طبیعة المرض بل هو متولد من صفراء او بلغم او سوداء او مختلط ثم النظر فی ادوار النوائب اذا کانت سریعة الحرکة او نوب غبا دل علی ان البحران یاتی بسرعة واذا کانت تبطی فی حرکتها ویبتدی فی وقت واحد وتنوب کل یوم دلت علی ان البحران لا یاتی الا بعد طول ثم ینظر فی النضج فانه من اقوی العلامات وینبغی ان یتفقد من امر النضج التغیر فان التغیر اذا حدث فی یوم انذار دل علی ان خروج المریض من علته یکون فی یوم البحران الذی یتصل بذلک الیوم من ایام الانذار۔

السوال الحادی عشر کم هی العلامات التی تدل علی البحران الجواب خمسة هذا منقول من المقالة الاولی من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اولها و~~اتقواها~~ انذار الذی قبله الثانی قیاس نوائب الحمی

الاول والاقوی

دن بحران کا سب سے پہلے ہو اور روز انذار بھی قوت میں بحران سے ملتا ہوا ہو۔

تیسری بحران مرض کی طبیعت کے موافق ہو اور اُس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپ نوبت اور تپ بلغمی اور تپ محرقہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ میں اُسی روز بحران ہو جو دن اُس کا ہے۔

چوتھی بحران کی کیفیت ہے کہ آیا بحران سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بُرا ہے پس اچھی علامت اچھی ہے اور بُری بُری ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحران مرض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحران بھی اُس کا ویسا ہو مثلاً تپ نوبت میں جس طرح سے کہ تپ چڑھتی ہو بحران کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحران اپنے آنے سے پہلے کیونکر پہچانا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے مرقوم ہوتا ہے کہ بحران قبل از حضور یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے آیا صفرا سے ہے یا بلغم سے یا سوداسے یا کئی خلطوں سے مل جُل کر حادث ہوا ہے بعد ازاں مرض کی نوبتوں کے دورے دیکھے کہ کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائیگا کہ بحران بھی جلد آئے گا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہوا اور تیسرے روز اُسکی نوبت ہو تو وہ یہ دلالت کریگا کہ بحران بعد طول کے ہوویگا پھر اُسکے پکنے میں نظر کیجائے کہ یہ سب علامتوں سے قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ نضج کیحالت سے تغیر کی بھی جو یائی کیجائے اگر یوم انذار میں مادہ متغیر ہو تو مریض بحران کے اُسی روز اچھا ہو جائے جو دن یوم انذار سے ملا ہوا ہے اور بحران کی خبر دے رہا ہے **سوال** جو علامتیں کہ بحران کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں اُن سب کا نشان دو جتنی ہیں **جواب** پانچ علامتیں بحران کو بتاتی ہیں جو جالینوس کی کتاب ایام البحران کے پہلے مقالے سے نقل کیجاتی ہیں **اول** اور قوی تر انذار ہے جو بحران سے پہلے آتا ہے اور بحران کے ہونیکی خبر لاتا ہے **دوسری** تپ کی نوبتوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحران کی اساس ہے یعنی نوبت کے

الثالث طبائع الایام الرابع عدد اوقات البحران الخامس زمان البحران۔

السوال الثانی عشر فی ای الایام یکون البحران القوی الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول البحران القوی للسابع والرابع عشر والتاسع والحادی عشر والعشرون ومن بعدہا الرابع وبعدہ الثالث والثامن عشر۔

السوال الثالث عشر ای الایام التی یکون فیہا البحران ردیا والتی بیست من ایام البحران الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس۔ السادس واما الثانی عشر والسادس عشر فلیسا من ایام البحران وکذلک التاسع۔

السوال الرابع عشر ما تقول فی الایام التی بعد العشرین الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اما الحادی والعشرون فیوم بحران والعشرون منہ والسابع والعشرون ایضا فانی رائیت البحران یکون فیہ اکثر ما یکون فی الثامن والعشرین والیوم الثلثون صالح القوۃ ویوم الاربعین اقوی منہ والیوم الرابع والعشرون والواحد

دن گنے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی طبیعتیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران کے ہونے کا نشان ہے۔

سوال ۱۱ بحران قوی کس کس دن ہوتا ہے، وہ روز بتاؤ جس جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارھویں اور بیسویں دن اقوی ہوتا ہے اور اُنکے بعد چوتھا اور اُسکے بعد تیسرا اور اٹھارھواں دن بحران کا ہے۔

سوال ۱۲ وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران ردی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بدی ہے اور وہ دن کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام البحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارھواں اور سولھواں ہے اور اُنیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال ۱۴ اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گنتے ہو۔

جواب کتاب ایام البحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکیسواں ۲۱ دن روز بحران ہے اور بیسواں ۲۰ دن بھی اُسی میں سے ہے اور ستائیسواں ۲۷ دن بھی روز بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ اٹھائیسویں ۲۸ دن سے زیادہ ستائیسواں ۲۷ دن ہوتا ہے۔

اور تیتیسواں ۳۳ دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں ۴۰ دن اس سے اقوی۔

اور چوبیسواں ۲۴

والثلثون فالبحران فيهما على فضل ما يكون واقل من هذا كثير اليوم السابع والثلثون حتى انه من الايام التي لا يكون فيها بحران ومن الايام الباحورنية واما بقية الايام الاخرى التي بين العشرين والاربعين فليس يكون فيها بحران۔

السوال الخامس عشر ما هي الايام التي فيما بين العشرين والاربعين ولا يكون فيها بحران الجواب الثاني عشر والثاني والعشرين والخامس والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون والثاني وثلثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن والثلثون والتاسع وثلثون۔

السوال السادس عشر ما تقول في الايام التي بعد الاربعين۔ الجواب قال جالينوس كلها ضعيفة الحركة وانقضاء المرض فيها يكون اما بالنضج واما بالخراجات واكثر ما يكون بالاستفراغ وقد يكون في هذه الايام البحران بالاستفراغ لكن ذلك يكون مرة في الندرة ورايت بقراط يسحف بجميع الايام التي بعد الاربعين خلا الستين والثمانين والمائة والعشرين ثم يقول جالينوس ان من الامراض ما يكون بحرانه في سبعة اشهر ومنها ما يكون

يكون بحرانه

اور اکتیسواں دن اگران میں بحران ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں دن اور دونوں دن سے اقل ہے کس واسطے کہ یہ دن اُن دنوں میں سے بھی ہے جن میں بحران نہیں ہوتا ہے اور اُن دنوں میں سے بھی ہے کہ جن میں بحران ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جو ان کے سوا بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ سب خالی از بحران ہیں۔

سوال ۱۵ وہ دن کون کون سے ہیں جو بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ خالی از بحران ہیں۔

جواب وہ بائیسواں اور پچیسواں اور چھبیسواں اور انتیسواں اور تیسواں اور بتیسواں اور پینتیسواں اور چھتیسواں اور اڑتیسواں اور اُنتالیسواں ہے۔

سوال ۱۶۔ چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔

جواب جالینوس نے کہا ہے کہ چالیس دن کے بعد جو ایام ہیں وہ سب ضعیف الحرکت بالتمام ہیں یعنی اُن دنوں میں مادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹاؤ ان دنوں میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا پھوڑے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی بحران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ بحران جو ظاہر ہوتا ہے شاذ و نادر ہوتا ہے۔

پھر حکیم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقراط کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو خفیف جانتا تھا۔ مگر ساٹھویں اور اسیویں۔ اور ایکسو بیسویں دن کو بحران مانتا تھا۔

پھر جالینوس کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا بحران سات برس مہینے۔

فی سبع سنین

السوال السابع عشر۔ بماذا یکون بحران الورم الکائن فی محدب الکبد۔

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس باحد ثلثة اشیاء اما برعاف من الجانب الایمن واما بعرق محمود واما ببول محمود وربما کان باثنین منہا او بجمیعہا

السوال الثامن عشر بماذا یکون بحران الورم الکائن فی مقعر الکبد

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول باحد ثلثة اشیاء اما باختلاف مرار واما بعرق واما بقئ۔

السوال التاسع عشر ما ہو البحران المشاکل للغب۔ الجواب اما قئ مرار واما اختلاف او عرق کثیر فی البدن کلہ واللہ اعلم واحکم۔

السوال العشرون۔ ما ہو البحران المشاکل فی النائبۃ

الجواب استفراغ بلغم کثیر ویجری عرق کثیر من البدن کلہ۔



اور بعض کا ساتویں برس ہوتا ہے۔

سوال۔ جو ورم کہ جگر کی اُبھری طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بُحران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

محدب میں

جواب کتاب بحران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے ورم کا بُحران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ناک کے داہنے سوراخ سے لہو آئے یا اچھا پسینا آجائے یا اچھا پیشاب ہو پس مریض بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اس مرض کا بحران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال۔ جو ورم کہ جگر کے گہراؤ میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بُحران کس چیز سے ہویدا ہوتا ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب البحران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہی یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قے کے آنے سے۔

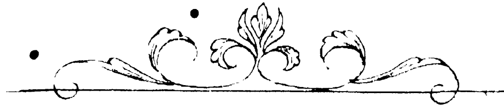
سوال۔ وہ کونسا بُحران ہوتا ہے جو تپ غب سے ملتا ہے

مشابہ ہوتا ہے

جواب۔ یا تو قئے صفراوی یا اسہال صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بُحران مشابہ غب پایا جاتا ہے۔

سوال۔ وہ بحران کونسا ہے جو تپ نائبہ یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

جواب بلغم کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بُحران تپ نائبہ سے مشابہ ہو جاتا ہے۔



الباب الرابع

فی العلامات الجیدۃ المخوفۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول اذا کان بانسان حمٰی مع سعال یابس و انقضت الحمٰی وبقی السعال بماذا ینذر ولم ذلک الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا ینذر بخراجات تحدث فی المفاصل و ذلک ان بقاء السعال یدل علی بقیۃ من المادۃ الفاعلۃ للمرض لم ینضج و بحران ہذہ المادۃ اکثر مایکون بخراج

السوال الثانی - اذا کان بیاض العین احمر و عروقہا کمدۃ اوسودا علی ماذا یدل ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی الہلاک لامحالۃ و ذلک ان احمرار العین اذا لم یکن عن رمد فانہ یدل علی امتلاء الدماغ واغشیتہ بمواد دمویۃ وکمودۃ عروق العین و سوادہا یدل علی برودۃ العین و ہذا دلیل خاص علی الہلاک -

السوال الثالث اذا کان بیاض العین فی وقت النوم ظاہرا ولم یکن ذلک عن عادۃ صحیحۃ ولا بعقب استفراغ علی ماذا یدل -

چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحّت و مرض و موت و زندگی کے نشان میں جو جیدا ور مخوف ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال - جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکر وہ صورت پیش آتی ہے -

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ جوڑوں میں پھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور ہنوز نہیں پکا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر پھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے -

سوال - جب آنکھوں کی سفیدی سُرخ ہو جائے اور اسکی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکر ہو جاتی ہے **جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سُرخ ہونا اور آنکھوں کی رگوں کا سیاہ ہو جانا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرتا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سُرخ ہونا جب آنکھیں دکھنے کے سبب سے نہ پایا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور اسکی جھلیوں میں مادہ خون آ گیا ہو اور آنکھ کی رگوں کی سیاہی اور تیرگی یہ دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لامحالہ آتی ہے **سوال** جب کہ آنکھوں کی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں پائی جائے

الجواب ہذا یدل علی الہلاک لانہ یدل علی ضعف الدماغ۔

السوال الرابع اذا کانت الحمی محرقۃ مع برد الاطراف وظہر فی اللسان بثر علی ماذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک البثر یدل علی ان فی المری والمعدۃ قروحًا

السوال الخامس اذا کان فی بدن العلیل قرحۃ متقدمۃ فاخضرت واسودت علی ماذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذہ علامۃ ردیۃ وذلک لان المریض اذا آل امرہ الی الموت فان العضو المائوف یموت قبل کل عضو لضعف الحرارۃ الغریزیۃ فیہ

السوال السادس اذا حدثت حمی حادۃ وکان باطن البدن یلتہب مع عطش وظاہرہ بارد علی ماذا یدل الجواب من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذا دلیل علی الموت لانہ یدل علی ورم حار فی باطن البدن وان الحرارۃ منعکستہ نحو الورم ویصیر الدم الیہ فیحرق باطن البدن۔

السوال السابع اذا کان بانسان حمی حادۃ قویۃ الحرارۃ وسکنت الحرارۃ وطاب بلمس البدن من غیر سبب علی ماذا یدل الجواب ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک ان الحرارۃ تغوص الی قعر البدن فتحرق باطنہ

اور نہ کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

جواب۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ یہ ضعف دماغ کی علامت ہے۔

سوال۔ جب تپ محرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اس سے پائی جاتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

سوال۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی زخم پڑا ناہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جو عضو پہلے ہی ماؤف ہو گیا ہے وہ ہر عضو سے پہلے مر جاتا ہے۔ کیونکہ حرارتِ غریزی میں ضعف آتا ہے۔

سوال۔ جب کسیکو تیز تپ ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تپ کیا بات بتائے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تپ نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر ورمِ حار ہے جس سے مریض اسقدر بیقرار ہے۔ حرارت اسی ورم کیطرف الٹ کر جاتی ہے جو ایسی بھڑک اٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لہو بھی اسی ورم کیطرف جاتا ہے پس باطنِ بدن کو جلاتا ہے **سوال** جب انسان کو تیز تپ اور قوی حرارت ہو اور اس تپ میں بے سبب یہ کیفیت ہو کہ حرارت تسکین پائے اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بدن کے گھس جاتی ہے پس اندر ہی اندر

والقوة الحيوانية تتثبت بكليتها لدفع مادة المرض ولا يكون لها به طاقة فتسقط القوة ويموت المريض۔

السوال الثامن بماذا يستدل على ان المادة قد مالت الى مجاري البول حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من كليات القانون حيث يقول يدل عليه ثقل في المثانة واحتباس في البراز وفقدان علامات الاسهال والقئ والرعاف وحرقة في الاحليل وثوران البول وغلظه في سائر الايام وقد يوجد الرسوب فيه

السوال التاسع بماذا يستدل على ان المادة قد مالت الى طريق البراز حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا يدل عليه قلة البول ومغص في جميع البطن وثقل في اسفله وفقدان علامات القئ وحدوث قراقر وانتفاخ حالب وكثرة انصباغ البراز وعلو ما دون الشراسيف ونتوه وانتقال قرقرة الى وجع الظهر وقد يكون النبض صغيرا مع قوة وليس بصلب وقد يدل على البحران الاسهالي العادة في قلة الرعاف والعرق وكثرة الاختلاف وخصوصا المعتاد شرب الماء البارد وقد قيل انه متى كان البول بعد البحران في حمى غليظة ابيض

ونتو

جلاتی ہے اور تمامہ قوت حیوانی مادۂ مرض کے دفع کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جائیگی تو بے شک مریض کی موت آجائیگی۔

سوال کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ مادہ پیشاب کے اعضاء کی طرف آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ بحران ہونا بتاتا ہے۔

جواب قانون کی کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ مثانہ کا بھاری ہوجانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور قئے اور نکسیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سوراخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا گاڑھا پن اور نیز غلبہ سے آنا بحران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلائلیں ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی اُس میں آتا ہے۔

سوال کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے۔ تا اس امر کی خبر لائے کہ بحران اسہال کے ساتھ ہوجائے۔

جواب قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بحران اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱) پیشاب کا کم آنا
(۲) تمام پیٹ میں درد کا پایا جانا۔
(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت
(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔
(۵) قئے کی علامتوں کا نہونا
(۶) قراقر کا پیدا ہونا ہے۔
(۷) کنج ران کا پھولنا ہے
(۸) سوائے شراسیف کے سب کا اونچا ہوجانا۔
(۹) قراقر پیٹ کا کمر کی طرف انتقال پانا۔

اور کبھی نبض چھوٹی ہوتی ہے اور باآنکہ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بحران اسہال پر نکسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً جو مریض ٹھنڈے پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تپ غبی میں بعد بحران کے پیشاب سفید

رقیقا فیوقع اختلافا یکاد یشنج

السوال العاشر بماذا یستدل علی میل المادة الی العرق حتی تنذر بان البحران یکون به الجواب من القانون لابن سینا اذا کان النبض شدید الموجیة وکان امساک الید علی الجلد یحصل تحته نداوة ویصبغ حمرة ویجد سخونة الجلد مع ذلک اکثر مما کانت وانتفاخه واحمراره اکثر مما کان وکان البول منصبغا الی غلظ وخصوصا اذا انصبغ فی الرابع وغلظ فی السابع ولا ینبغی ان نتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبیعة غالب۔

الرجفة

السوال الحادی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالقئ حتی ینذر به قبل کونه الجواب من القانون اذا احدث فی العین ظلمة وغشاوة ومرارة فم واختلاج شفة ووجع فی فم المعدة وتحلب لعاب وخفقان وانضغاط من النبض وانخفاض وخصوصا اذا اصاب العلیل عقیب نداوة فضل برد دون الشراسیف فاحکم ان البحران واقع بالقئ لاسیما اذا کانت المادة صفراویة واصفر الوجه۔

السوال الثانی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالرعاف الجواب اذا رای العلیل خیوطا احمرا والالا و تباریق واحمر الوجه جدا والعین

اور پتلا آئے تو دست آئیں گے اور قریب ہے کہ امعا میں خراش بھی آجائے ۔

سوال ۱۰ کیا چیز یہ بات بتاتی ہے کہ مادے کی رجوع پسینے کیطرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر دے کہ بحران پسینے سے ہووے ۔

جواب شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت موجی پائی جائے یہانتک کہ ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے نرمی پائی جائے اور بدن پر سرخی معلوم ہو اور باوصف اس نرمی کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہو اور جلد کا پھولنا اور سرخی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ رنگین دیکھا جائے خصوصاً جب چوتھے ہی دن رنگین ہوا ہو اور ساتویں دن گاڑھا ہوا ہو۔ پس ظاہر اس قرینے سے ہو گا کہ بحران مریض کا پسینے سے ہو گا اور اگر طبیعت پر استطلاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع نکیجے

سوال ۱۱ ۔ کیا علامت ہے اِس بات کی کہ بحران قے کے ساتھ ہو گا تاکہ بحران ہونے سے پہلے خبر دے ۔

جواب ۔ قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردا سا ہوا اور منہ کا مزا بھی کڑوا ہوا اور ہونٹھ بھی مریض کا پھڑکتا ہوا اور معدے کے منہ میں درد بھی ہوتا ہوا اور منہ سے لعاب بھی آتا ہوا ور خفقان بھی پایا جاتا ہوا اور نبض بھی پست اور دبی ہو خصوصاً جب مریض کو بعد ان سب علامات کے پسلی کے لوکوں کے نیچے کپکپی بھی ہو۔ پس اس کا بحران قے سے ہو گا۔ خاصکر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

سوال ۱۲ ۔ کیا چیز نکسیر کے بحران پر دلالت کرتی ہے ۔ اور پیش از وقوع اُس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے ۔

جواب ۔ جب مریض سرخ سرخ یا چمکتے ہوئے ڈورے دیکھے اور منہ اُس کا بہت سرخ ہو جائے اور آنکھ ۔

والانف وسال الدمع دفعة وشهق النبض وماج واسرع واحتک الانف وکان اشتعال الراس شدیدا جدا والصداع ضربانیا فیوقع رعافا لاسیما اذا دل المرض والسن والعادة والمزاج علی ان المادة دمویة وان کانت المادة الصفراویة ایضا وقد یبحرن برعاف۔

بعقب

السوال الثالث عشر۔ ماتقول فی الاستسقاء الذی یکون تعقیب الامراض الحادة اذا کان معه حمی والم علی ما ذا یدل الجواب من الملکی ہذا ردی قتال وذلک لما کان الاستسقاء حدوثه من برد الکبد وضعف القوة المولدة للدم کان شفاؤہ التسخین واستعمال الادویة الحارة وکنا متی استعملنا مثل ہذہ الاشیاء زدنا فی قوة الحمی والالم واذا کان الالم انما یکون بسبب ورم حار واما سبب نوع حرارة ومتی استعملنا الاشیاء المبردة لیسکن الحمی زدنا فی الاستسقاء فیہلک لذلک المریض فی اکثر الاحوال

التسخین

السوال الرابع عشر اذا رایت بانسان اختلاط ذہن فاذا نام واستیقظ ثاب الیه ذہنه فاذا استیقظ زمانا عاد الی اختلاطه علی ما ذا یدل۔

الجواب من الملکی ہذہ دلالة محمودة لان الطبیعة فی وقت النوم یکون قد قہرت مادة المرض ونضجتہا بقوتہا الا انه ینبغی ان یعلم انه لیس فی

اور ناک میں بھی سُرخی آجائے اور آنسو بھی دفعتہً بہنے لگیں اور نبض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھجلی ہو اور سر میں آگ بہت بھڑک رہی اور درد سر بھی لپک کے ہمراہ ہو پس ان علامتوں سے طبیب آگاہ ہو کہ ضرور نکسیری بحران ہے کہ یہ سب اُسکی شان ہے خصوصاً جب مرض اور سن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دموی بنائے اور اگر مادہ صفراوی ہو تو اُس میں بھی کبھی بحران نکسیری وقوع میں آتا ہے ۔

سوال [۱۳] کیا کہتے ہو اُس استسقا میں جو امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اُس مرض میں مریض بچتا ہے یا مرتا ہے ۔

جواب ۔ ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اُس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اُس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لانے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھا دینگی اور الم یا تو گرم ورم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزند سے ہویدا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھائینگی پس اس حال میں بیمار مر جائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا ۔

سوال [۱۴] جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہووے تو ذہن درست ہو جائے ۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی پھر آئے ۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے ۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے ۔

جواب ۔ ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے ۔ اس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مرض کے مادے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اُس مادے کو پکاتی ہے مگر یہ سزاوار نہیں ۔

کل علۃ جودۃ الذہن علامۃ جیدۃ لان اصحاب النزف واصحاب السل
یہلکون وذہنہم سلیم لکن فی الامراض الحادۃ وامراض الراس۔

السوال الخامس عشر اذا حدث بصاحب السرسام عطاس علی ماذا یدل
الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود وذلک ان الدماغ ولطونہ قد قوی
علی دفع الفضل والشئ الموذی ولذلک قال جالینوس فی العلل والاعراض
ان العطاس اذا لم یکن عن زکام کان من انفع الاشیاء للراس المملو بخارا
الا انہ مذموم فی سائر امراض الصدر لانہ یزعج الصدر ویحدر الیہ مادۃ

السوال السادس عشر اذا خرج فی البراز حیّات فی یوم من ایام البحران
علی ماذا یدل۔ الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود لان الطبیعۃ تکون قد قویت
علی دفع المادۃ الموذیۃ فاندفعت الحیات مع ما دفعت بقوتہا۔

السوال السابع عشر اذا رائیت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمی حادۃ
فاصابہ اسہال مری علی ماذا یدل الجواب ان ہذا الصمم یحدث عن ترا قی
المرار الی الراس فاذا انحدر ذلک المرار الی اسفل انقضی الصمم ولذلک
اذا کان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلک الاختلاف والقضیۃ
فی ہذا ضدہا فیما قبلہ۔

کہ طبیب ہر مرض میں ذہن کی جودت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکانے میں غالب مانے اس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا سل ہو جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہو جاتا ہے اور جودت نہیں پاتا ہے۔

سوال۱۵ جب سرسام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتائے۔

جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اور اس کے بطون کو فضلوں کی اور موذی شئے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل و اعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اس سر کے لیے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراض صدر میں چھینک کا ہونا بہت برا ہے۔ کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پہونچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

سوال۱۶ جب براز میں کسی مریض کے کسی بحران کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

جواب ملکی نے لکھا ہے کہ بحران کے روز اس کا نکلنا اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موذی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان سانپوں کی جو مادے ہی سے تھے نکل آنیکی صورت ہوئی۔ **سوال۱۷** جب کسی آدمی میں بعد تیز تپ کے بہرا پن دیکھا جائے پھر اسہال صفراوی بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صورت بتائے۔

جواب یہ بہرا پن سر کیطرف صفرا کے چڑھنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جب صفرا نیچے کیجانب اترتا ہے تو بہرا پن دور ہوتا ہے اور نفع اس کا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول دست ہوں بعد بہرا پن پیدا ہو تو وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور یہاں قضیہ برعکس اول کے ظہور ہوتا ہے کس واسطے کہ پہلی صورت میں تو صفرا سر سے نیچے آتا ہے تب مریض کا بہرا پن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہرا پن پیدا ہوتا ہے۔

السوال الثامن عشر فی ای المواضع تکون البواسیر اذ ظهرت دلیلا محمودا

الجواب قال صاحب الملکی اذا حدث باصحاب الوسواس السوداوی والسرسام البواسیر کان ذلک دلیلا محمودا و ذلک بسبب انحدار المادۃ من العلو الی السفل۔

السوال التاسع عشر اذا حدث بمن بہ حمی محرقۃ نافض فی یوم من ایام البحران ما دلالتہ الجواب من الملکی ہذا یدل علی انقضائہا و ذلک ان الحمی المطبقۃ یکون من الخلط العفن داخل الاوردۃ والعروق والنافض یکون حدوثہ عند خروج ذلک الخلط عن الاوردۃ والعروق والصبابہ الی الاعضاء الحساسۃ

السوال العشرون کیف یقضی بالسلامۃ من ذات الجنب او ذات الریۃ من جہۃ ما ینفث۔ الجواب من الملکی اذا کان ما ینفث فی ابتداء المرض رقیقا ابیض ثم یغلط بعد قلیل بسہولۃ من غیر شدۃ و دفعہ بقوۃ و ہو لیس باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم یکن لہ رائحۃ دل ذلک علی نضج المرض و السلامۃ منہ فیہ قصر مدتہ۔



سوال ۱۸ کس کس جگہ بواسیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے۔ اور اُسکی خوبی کا سبب کیا ہے۔

جواب ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرسام والے اور وسواس سوداوی والے کو بواسیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امر مادے کے اسفل میں اُترنے پر دلالت کرتا ہے۔

سوال ۱۹ جب تپ محرقہ کے بحران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے۔

جواب ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اُترتی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تپ مطبقہ میں مادہ عفن رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضاے حساسہ کی طرف نکل آتا ہے۔

گرتا ہے

سوال ۲۰ کیونکر ذات الجنب اور ذات الریہ میں تھوک سے حکم کیا جائے گا کہ یہ مریض جلد تر شفا پائے گا۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدائے مرض میں تھوک سفید اور پتلا ہوا اور پھر تھوڑے عرصے میں بسہولت گاڑھا ہوا اور شدید الغلظ نہ ہوا اور قوت کے ساتھ تھوکا جائے اور رنگ بھی اُس کا سیاہ یا سبز یا زرد نہ ہو اور اُس میں سے بو بھی نہ آئے تو یہ علامت مادے کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے۔



الباب الخامس

فی الادویۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول اذا ترکبت حرارۃ معتدلۃ مع جوہر غلیظ لطیف او مع جوہر متوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالۃ الثانیۃ من الاصول لابن رضوان حیث یقول الحرارۃ المعتدلۃ مع الجوہر الغلیظ یحدث الطعم الحلو ومع الجوہر اللطیف یحدث الطعم الدسم ومع التوسط یحدث طعم التفہ

السوال الثانی اذا ترکبت البرودۃ مع الجوہر اللطیف او مع الجوہر الغلیظ او مع الجوہر المتوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالۃ الثانیۃ من کتاب الاصول لابن رضوان اذا ترکبت البرودۃ مع الجوہر الغلیظ حدث الطعم العفص فان ترکبت مع الجوہر اللطیف حدث الطعم الحامض وان ترکبت مع التوسط حدث الطعم القابض۔

السوال الثالث اذا ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر غلیظ او لطیف او متوسط کیف یکون الطعم الجواب من کتاب الاصول لابن رضوان ان ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر غلیظ کان الطعم مرا فان ترکبت حرارۃ

باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال۱۔ جب حرارتِ معتدلہ یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اُس کا مزا کیسا ہو جاتا ہے۔

جواب ابن رضوان کے اُصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی وہ اس طرح کہتا ہے کہ حرارتِ معتدلہ جب کسی جوہر غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اُس جوہر غلیظ میں میٹھا مزا پیدا کیا کرتی ہے اور اگر جوہر لطیف کے ہمراہ ہوا کرتی ہے تو چکنا مزا دیا کرتی ہے اور اگر جوہر متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو پھیکا مزا بناتی ہے۔

سوال۲ جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا مزا کیسا ہو جائے۔

جواب۔ ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اُس نے ہر ایک کا مزہ اِس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہر غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کسیلی ہو اور اگر جوہر لطیف میں برودت آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی ملے تو وہ چیز گلا پکڑے۔

سوال۳۔ اگر کسی جوہرِ لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو۔

جواب کتاب اُصول ابن رضواں میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد جوہر غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اُس شئے کا تلخ ہو جاوے۔ اور اگر وہی حرارت

زائدۃ مع جوہر لطیف کان الطعم حریفا وان ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر متوسط کان الطعم مالحا۔

السوال الرابع الی کم قسم تنقسیم الامنان الساقطۃ وکم عددہا ومن این یجلب کل واحد منہا الجواب من المقالۃ الحادیۃ عشر من المرشد للتمیمی حیث یقول اما اقسامہا فقسمان احدہما ضرب من الاہویۃ علی الاشجار فمنہا قابض الطعم کالکشوث ومنہا حادۃ القوۃ کالافتیمون ومنہا مریسیر المرارۃ عطری کالورس الہندی والحبشی والیمانی وتقنبیل واللاذن و اللک فہذا ہو قسم الادویۃ الہوائیۃ الساقطۃ علی الاشجار واما القسم الثانی من الامنان وہو جوہر من الحلاوات التی تحیل بالحار والنار ویجمد برد الہوار کالترنجبین والعسل واما عددہا فخمسۃ عشر العسل و سکر العشر۔ و الترنجبین والکرنجبین والبارنگفین۔ والشیرخشت۔ والمن۔ والشمع۔ و اللاذن۔ واللک والورس وتقنبیل والکشوث۔ والافتیمون۔ والسکر۔ فالعسل قال التمیمی فی مرشدہ ہو من یسقط من الہوار بکل بلد وبکل اقلیم من الامصار المسکونۃ وسقوطہ علی ورق انواع من الازہار والنوار۔ واما سکر العشر فہو من یسقط علی ورق العشر رطبا لسقوط الاندیۃ علی النبات

زائدہ جوہر لطیف سے ملجائے تو مزہ تیز ہوجائے اور اگر وہی حرارت زائدہ جوہر متوسط سے ملجائے تو مزہ نمکین ہوگا۔

سوال۔ ترنگبین جو گرتی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس قسم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

جواب۔ تمیمی کی کتاب مسمّیٰ مرشد کے گیارھویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام ترنگبینوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک[۱] قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے وہ حکیم مطلق کی قدرت سے کسی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ پس بعض تو اُن میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ گلا پکڑتا ہے جیسے کشوث ہے۔ کڑوی بدمزہ ہوتا ہے اور بعضی اُن میں سے تیز قوت والی ہے جیسے افتیمون ہے۔ اور بعضی اُن میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر تھوڑی سی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یمانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھانس ہوتی ہے اور قنبیل اور لاذن اور لک ہے پس یہ قسم اُن دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرتی ہیں اور بحکم خدا اپنی اپنی جگہ اثر کرتی ہیں۔

اور دوسری[۲] قسم اُن ترنگبینوں میں سے وہ جوہر شیریں ہیں کہ پانی اور آگ اُنکو گھلاتے ہیں اور ہوا کی سردی سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور عسل ہے کہ ہر ایک ترنجبین کی اصل ہے اور وہ پندرہ گنی جاتی ہیں جو بہ تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ عسل[۱]۔ شکر عشر[۲]۔ ترنجبین[۳]۔ گزنگبین[۴]۔ بارکفین[۵]۔ شیرخشت[۶]۔ من[۷]۔ شمع[۸]۔ لاذن[۹]۔ لک[۱۰]۔ ورس[۱۱]۔ قنبیل[۱۲]۔ کشوث[۱۳]۔ افتیمون[۱۴]۔ شکر[۱۵]۔ عسل کو تمیمی نے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ عسل وہ ہے جو شبنم ہوا سے ہر شہر اور ہر اقلیم میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کلیوں کی پتیوں پر ٹپکتا ہے۔

شکر[۲] العشر وہ بھی ایک شبنم ہے جو درخت عشر یعنی آکھ کے تر پتوں پر گر کر لگتی ہے جیسا کہ روئیدگی پر اوس ٹپکا کرتی ہے

فیکسب من ورق العشر قوۃ مطلقۃ للطبیعۃ ویجمد علی الورق واما الترنجبین
فهو من یقع علی شوک الشرق وفیه ثمر الشرق موجود فیه مثل الماش وهو
بارض خراسان و اما الکرنکبین فهو من یقع بارض خراسان علی ورق الطرفا
والاثل واما البارکفیین فهو من یقع علی ورق الخلاف و اما الشیرخشت
فهو من یسقط بهرا علی صنف من الشوک البارد المزاج و اما المن نفسه فهو
یسقط علی جلنار المظ و ورقه وهو الرمان البری وعلی ورق السدر والخوخ
والبلوط بالیمن و اما الشمع فالاطبار مجمعون علی انه من یقول التمیمی فی مرشده
واما انا فلست اری ذلک بل اری ان الشمع جسم قنفری یتکون من الریق
النحل ویخرج من بطونها کمثل ما یتکون القز من الریق دود القز والدلیل
علیه ما نراه ینتقل فیه من اختلاف الوانه مع سن النحل عاما بعد عام وذلک
انا نری الشمع ینتقل مع سن النحل فی کل عام یاتی علیه الی لون غیر لونه
الاول فمن ذلک انا نجد شمع الفراخ المسماۃ طرود اول عام ابیض نقیا و
ثانی سنۃ یتغیر الی الصفرۃ وثالث سنۃ یکون اقوی صفرۃ ورابع سنۃ یکون
احمر وخامس سنۃ یکون اشد حمرۃ وسادس سنۃ یضرب الی السواد وسابع
سنۃ یکون اسود شدید السواد وهو غایۃ ما یعمر النحل و اما اللاذن فهو من

اور اُن پتوں سے قوتِ اسہالی لیا کرتی ہے اور اُسی پتے پر جا کرتی ہے ۔
ترنجبین وہ ہے جو درخت شرق یعنے جو اسنے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ درخت پھلا ہوتا ہے
گرا کرتی ہے چنانچہ اُس میں اُس درخت کا ثمر مثل ماش کے موجود ہوتا ہے اور ترنجبین خراسان میں ہوا کرتی ہے
شیرخشت بھی شبنم ہے کہ زمینِ خراسان میں ملا کرتی ہے اور درختِ گز اور اثل کے پتوں پر گرا کرتی ہے ۔
اور بار بکفشہ خاص بید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور درختوں پر ۔
اور شیرخشت ایک قسم کے سرد مزاج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشت ہرا میں ملا کرتی ہے ۔
اور من خاص گلنار منظا اور اُس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انار دشتی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور
بیری کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص یمن کے ملک میں پایا جاتا ہے ۔
شمع یعنی موم کے باب میں تمام اطبا نے اُسی پر اجماع کیا ہے جو تمیمی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد
ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو میں دیکھتا ہوں وہی اِس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ
موم ایک جسم سوراخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے تھوک سے بنتا ہے اور اُس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا
کہ ابریشم ایک کیڑے کے تھوک سے کہ اُس کا نام قز ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اُسکی یہ ہے کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں
کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اُس مکھی کا جو
بچہ یکسالہ ہے جس کا نام طروہ ہے ۔ پہلے برس میں صاف اور سفید پاتے ہیں ۔ دوسرے برس میں زردی
مائل تیسرے سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے ۔
چوتھے سال میں سرخ اور پانچویں سال میں اچھا سرخ اور چھٹے سال میں سیاہی مارتا ہوا اور ساتویں
برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے ۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تغیر ہوتا جاتا ہے شہد کی
مکھی کی عمر کی انتہا ہے ۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اختتام ہے ۔ لدن لاذن بھی اُن

الامنان الساقطة مثل الطل واکثر مسقطه ہو بجزیرة قبرس علی شجر ترتعیه اغنام تلک الجزیرة فاذا رعت الغنم ورق ذلک النبت وطیته باظلافها تعلق بشعور لحاہا وباظلافها وتکاثف بعضه علی بعض حتی یصیر مثل الکعک الذی یسمی الزوفا الرطب المتعلق بلوایا الضان فیجمع للاذن من شعور تلک الاغنام بامشاط الحدید ودیسقوریدس یقول انه من یقع علی صنف من الشجر یقال لقیلیسوس فاذا رعت الغنم تعلق فی لحاہا واظلافها لانه فی کیان الدبق واما اللک فقوم قالوا انه صمغ ولیس بصحیح والدلیل علی انه من الان منا انا نجده ملتبسا بقضبان الکرم التی یکون منها الورق والعنب والعود المرکب علیه اللک فی غلظ الخنصر بل دونها بکثیر ونجد ما قد علا علیه من اللک یربو ویزید علی غلظ القضیب الحامل له اضعافا کثیرة حتی یکون فی غلظ الابهام واغلظ ولیس فی قضبان الکرم من اللدونة الصمغیة ما ان یغلظ ذلک العود الدقیق فیلبسه ویتراکب علیه فدل ذلک علی انه جسم لطیف ہوائی ینبسط علی ظاهر تلک القضبان فیتلبه بالخاصیة التی جعلت فیها وہو یختص بموضعین من الہند احدہما الدیبل والآخر الصیمرة اسیدان واما الورس فیسمی الحص والقنبة وہو عند قوم الورس الحبشی ولیس ینبت ببلاد الحبشة فقط

قیموس . کتان

تیراکم

تحقيق الديبل المتعلق بصفحه ٨٨ المنقول من كتاب تقويم البلدان المطبوع بپيرس من ملك فرانس سنه ١٨٤٠ع صفحه ٣٤٩

عدد الاسماء	الاسماء	اسماء الناقلين منهم	الطول: درج	الطول: دقائق	العرض: درج	العرض: دقائق	الاقليم الحقيقي	الاقليم العرفي	ضبط الاسماء	الاوصاف والاخبار العامة
			ثالث عشر الاقاليم العرفية وهو السند							
١	الديبل	ابن سعيد قانون والاطوال	ص / ص	لا / ل	كد / له	ك / ي	من الثاني	عن ابن حوقل من السند	من اللباب بفتح الدال المهملة وسكون المثناة من تحتها ثم الباء الموحدة وفي آخرها لام	والديبل على شط السند وهي على ساحل البحر وهي بلدة صغيرة شديدة الحر وبها تسمه كثيرة ويجلب اليها التمر من البصرة قال ابن حوقل الديبل على البحر وهي فرضة تلك البلاد وهي شرقي مهران وكذلك قال في اللباب انها على البحر الهندي قريبة من السند قال ابن سعيد هي في دخلة من البحر في خليج السند وتجلب منها المتاع الديبلي وهي اكبر فرض السند واشهرها ومن الديبل الى المنصورة ست مراحل ومن الديبل الى بيرون اربع مراحل قال الادريسي بين الديبل وموضع نهر مهران ثلث مراحل وهي في وسط الطريق الى المنصورة۔

(ترجمه) تحقیق دیبل متعلق صفحه ٨٨ منقول از کتاب تقویم البلدان مطبوعه پیرس ملک فرانس سنه ١٨٤٠ع صفحه ٣٤٩

نمبر	نام	جن لوگوں سے نقل کیا گیا ہے انکے نام	طول: درجے	طول: دقیقے	عرض: درجے	عرض: دقیقے	اقلیم حقیقی	اقلیم عرفی	ناموں کے حرکات و سکنات	احوال اور عام خبریں
			عرفی اقلیموں میں سے تیرھویں اقلیم سندھ							
١	دیبل	ابن سعید قانون واطوال	٩٠ / ٩٠	٣١ / ٣٠	٢٤ / ٣٥	٢٠ / ١٠	دوسری	از ابن حوقل سندھ	لباب میں مرقوم ہے دال مہملہ مفتوح اور یائے تحتانی ساکن اور بائے موحدہ مضموم اور آخر کا حرف لام ہے۔	اور دیبل ملک سندھ کے کنارے ساحل بحر پر واقع ہے اور وہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جس میں گرمی شدت سے ہوتی ہے اور اُس میں مچھلی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اور وہاں بصرے سے چھوارے آتے ہیں۔ ابن حوقل کہتا ہے دیبل سمندر کے کنارے ہے اور وہ بندرگاہ ہے اور نہر مہران کے مشرق میں ہے اور لباب کے مصنف نے بھی کہا ہے کہ دیبل بحر ہندی کے کنارے سندھ کے قریب ہے۔ ابن سعید نے کہا ہے کہ دیبل خلیج سندھ کے جنگل میں ہے اور وہاں سے دیبلی چیزیں جا بجا جاتی ہیں اور وہ سندھ کے بندرگاہوں میں سے بہت بڑا اور مشہور بندرگاہ ہے اور دیبل اور منصورہ کے درمیان چھ منزل کا فاصلہ ہے۔ اور دیبل سے بیرون تک چار منزل کا فاصلہ ہے۔ ادریسی نے کہا ہے دیبل اور اُس جگہ کے درمیان جہاں نہر مہران گرتی ہے تین منزل کا فاصلہ ہے اور دیبل اُس راہ کے وسط میں ہے جو منصورہ کو جاتی ہے۔

المنقول من کتاب تقویم البلدان

المطبوع بپیرس من ملک فرانس سنہ ۱۸۴۰ع صفحہ ۶۲

الدیبل والدیبل حیث الطول اثنان وتسعون ونصف آلعرض خمس وعشرون وعشر دقائق وھو نہر کبیر عذب جدا ویشبہ نیل مصر بان فیہ تماسیح وانہ یرتفع ویرکب البلاد ثم ینزل فیزرع علیہ واما من کتاب رسم المعمور فقال ان اول مہران من طول مائۃ وستہ وعشرین وعرض ستہ وثلثین ثم یسیر مغربا وجنوبا الی طول مائۃ وعشرین وعرض اثنتین وثلثین ثم یغرب الی طول مائۃ واحدی عشرۃ وعرض ستہ وعشرین ثم یسیر الی الجنوب الی طول مائۃ وسبع درجات وعرض ثلث وعشرین ثم یفترق فرقتین فیصب احداھما فی البحر الھندی حیث الطول مائۃ واربع درجات والعرض عشرون وتمر الفرقۃ الثانیۃ وتصب فی البحر ایضا بعد ذلک وبین ما ذکرناہ عن ابن حوقل وبین کتاب رسم المعمور اختلاف کثیر وان جعلنا الاطوال التی فی رسم المعمور من الخالدات والاطوال المتقدم ذکرھا من ساحل البحر یقل الاختلاف وقد ذکرنا ما وقع الینا فی ذلک واللہ اعلم بالصواب

منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعۂ پیرس ملک فرانس سنہ ۱۸۴۰ء صفحہ ۳۲۰

دیبل اُس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے بانوے [۹۲½] درجے۔ عرض چھبیس [۲۵] درجے اور دس [۱۰] دقیقہ ہے اور وہ بڑی اور بہت شیریں نہر ہے اور دریاے نیل (جو مصر میں ہے) سے اِس بات میں مشابہ ہے کہ اُس میں مگرمچھ اور اسقدر چڑھ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر اُتر جاتی ہے کہ اُس میں کھیتی ہونے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۲۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۰ درجے طول تک بہتی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۲۲ درجے ہے پھر ۱۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے۔ پھر ۱۰۷ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اُسکے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ تو بحر ہند میں جا گرا ہے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحر ہند ہی میں جا گرا ہے۔ اور ابن حوقل اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اُس میں بڑا اختلاف ہے۔ جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر اُنکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے اُنکو ساحلِ بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا۔ اِس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ ہم نے ذکر کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب ●

دیبل۔ کراچی۔ ٹھٹھہ۔ لاہوری بندر

(تاریخ ہندوستان مصنفہ سر ہنری الیٹ جلد اول ضمیمہ صفحہ ۳۷۴ لندن ۱۸۶۷ء)

دیبل مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب اُسکی جگہ معلوم نہیں اور دریاے سندہ کے دہانے کی شکل بدلنے کیوجہ سے اب صرف قیاس ہی پر تنازعہ منفصل ہوگی۔ دیبل کے مقام کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ ہندوستان کے مورخ صاحب فرشتہ کا تتبع کرتے ہیں اور ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں میر معصوم دیبل کو ٹھٹھہ اور لاہوری بندر قرار دیتا ہے اور ابوالفضل بھی غلط ہے۔ ادریسی اور عرب جغرافیہ دان یہ قرار دیتے ہیں کہ دہانۂ دریا سے چھ مقام پر دیبل واقع تھا اور اس سے لازم ہے کہ ٹھٹھہ وہ مقام ہو۔

زمانۂ حال کے مصنفین میں دی لاروکننسن اور آئینل شامل ہیں ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں کپتان مک مرڈو کا بیان ہے کہ عرب اب تک ٹھٹھہ کو دیبل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیبل بندرگاہ تھا۔ سرہنری پوٹنجر بھی یہی بیان کرتا ہے کہ عرب ٹھٹھہ کو دیول سندھی کہتے ہیں لیکن ان کا لکھنا ہے کہ دیبل قرار دیتا ہے۔ لفٹنٹ برٹن کے نزدیک یہ امر تحقیق ہے کہ ٹھٹھہ اُسی مقام پر واقع ہے جہاں دیبل تھا کیونکہ عرب اور ایرانی اُسکو دیبل ہی کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی شالوں کو شال دیبالی کہتے ہیں۔ ووڈ نول نے یہ قرار دیا ہے کہ دریاے سندھ کے دہانے پر واقع ہے۔ بعض نے اور شہروں کو دیبل قرار دیا ہے۔ رینالڈ کراچی کے قریب قرار دیتا ہے اور الفنسٹون کی بھی یہی رائے ہے۔ ڈاکٹر برنیر کے نزدیک کراچی اور ٹھٹھہ کے مابین واقع تھا اور مسٹر منٹگمری کروکی بھی یہی رائے ہے۔ لیکن ہمیں کچھ شبہ نہیں کہ دیبل ساحل سمندر پر اُسکے نزدیک واقع تھا میرے نزدیک اس میں شبہہ نہیں کہ کراچی اُسی جگہ پر واقع ہے۔ دیبل یا دیول کا نام جسکے معنی مندر کے ہیں یہ بتلاتا ہے کہ مندر سمندر کے کنارے پر اسطرح واقع ہوگا کہ ہر جہاز ران کی نظر اُسپر پڑتی ہوگی اور یہ اغلب ہے کہ جس بلند حصہ ساحل پر اب منوڑا کا قلعہ واقع ہے اُسی جگہ وہ مشہور مندر ہوگا جسکے نام سے بندرگاہ دیبل مشہور ہوئی اور سمندر کیطرف سے اُسپر حملہ کیا گیا۔ جو وجوہات اس امر کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیبل نہیں ہو سکتا بلکہ کراچی زیادہ قرین قیاس ہے ان میں سے چند ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔ سراندیب سے جو جہاز آتے تھے وہ طوفان میں ساحل دیبل پر پناہ لیتے تھے اس سبب سے یہ مقام خشکی پر سمندر سے پچاس میل اور دریا کے رستے سو میل دور نہیں ہو سکتا۔ بحری قزاق جو جہازوں پر حملہ کرتے تھے وہ دیبل میں رہتے تھے اور تنگامارا قوم کے تھے۔ یہ تنگامارا قوم ساحل سمندر پر کراچی سے لاہوری بندر تک رہتی تھی۔ بلاذری خلیج دیبل کا ذکر کرتا ہے اور خلیج فارس سے فوج جہازوں پر بھیجی گئی تھی وہ دیبل میں آکر اُتری تھی۔ ابن حوقل کہتا ہے کہ دیبل ایک بڑی بندرگاہ ہے جو ساحل سمندر پر واقع ہے اور بڑی تجارت گاہ ہے اور مہران کے مغرب میں واقع ہے اور اس جگہ بڑے بڑے درخت کسی قسم کے نہیں سب جگہ بنجر ہے اور صرف تجارت گاہ ہونیکے مشہور ہے اس سے ظاہر ہے زرخیز اور شاداب ٹھٹھہ دیبل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے اور یہ امر کہ دیبل سے منصورہ چھ منزل پر ہے اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیبل کیجگہ واقع نہیں بلکہ کراچی ہے کیونکہ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ منصورہ حیدرآباد ہے۔ مراصد الاطلاع میں لکھا ہے کہ دیبل مشہور شہر ہے سمندر کے کنارے پر اور اس مقام پر ملتان اور لاہور کے دریا سمندر میں گرتے ہیں ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیبل سمندر کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری بندر اُس مقام پر واقع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سمندر سے دور ہیں اور اغلب یہی ہے کہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے۔

ترنگبینوں میں سے ہے جو شبنم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جزیرۂ قبرس میں اُس درخت پر ٹپکا کرتا ہے جس کو اس جزیرے کی بکریاں چرا کرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور اپنے کھروں سے اُسکو پامال کرتی ہیں تو وہ اُنکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ جاتا ہے اور تہ برتہ جمکر جمپٹ کر مثل روئی کے ہو جاتا ہے جس کو زوفائے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن بکریوں کے بالوں سے لوہے کی کنگھیوں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لاذن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم دیسقوریدس کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اس درخت پر گرتا ہے جس کو قیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو بکریاں چرتی ہیں تو اُنکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس جمپٹ جاتی ہے اس واسطے کہ وہ مثل سریش کے چیپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوند کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں ہے دلیل اس بات پر کہ وہ بھی من ہے امتنان سے یہ ہے کہ ہم انگور کی اُن شاخوں پر جن میں پتے اور انگور ہوتے ہیں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس ٹہنی کو جس پر لک ہوتی ہے چھنگلی کے برابر موٹا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے بھی بہت دبلا پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس ٹہنی پر ہوتا ہے اُس ٹہنی کے مٹاپے سے دو چند موٹا پاتے ہیں یہاں تک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انگور کی شاخوں میں گوند جیسا لیس دار جو اُس پتلی ٹہنی کو ڈھانک لے اور تہ برتہ جم کر موٹا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔ پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوائی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے اُوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اِس صورت پر بدل جاتا ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دہیل ﴿۹﴾ صیمرہ یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔

اور ورس جسکو حص اور قنبیہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس حبشی مانتی ہے وہ فقط حبش ہی کے ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔

بل قد یسقط بالصین ویجلب من الصین الی الہند ویسمی الورس الہندی وقد یسقط ایضا ببلاد الیمن وہو ثلثۃ اصناف۔ احدہا یسقط بالصین ویجلب الی الہند الثانی الحبشی وہو یسقط ببلاد الحبشۃ ویجلب الی مکۃ الثالث الیمانی وہو ما یسقط باودیۃ الیمن ویجلب منہا وسقوطہ علی صنف من الشجر یشاکل الباذروج ویشاکل ورقہ وزہرہ واما القنبیل فہو احد الامنان الساقطۃ وسقوطہ یکون باودیۃ الیمن کسقوط الورس واما الکشوث فبارض العراق ویسقط علی کل شئی یشاکل الباذروج وہو الحول۔ واما الافتیمون فہو احد الامنان الساقطۃ من الہواء وہو یسقط علی صنف من الصعاتر یسمی الصعترۃ وہو ثلثۃ اصناف من ثلثۃ امصار فافضلہ ما یجیٔ من جزیرۃ اقریطش وہو ما یجیٔ من البیت المقدس ومن ضیاع فلسطین واما السکر فقوم یرون انہ من الامنان قال التیمی لیس ہو من الامنان الساقطۃ من الہواء لکنہ احدی العصارات المتخذۃ بالجمد۔

السوال الخامس کم ہی الاقفار التی تخرج من بطن الارض الجواب ثمانیۃ اصناف وہی من المقالۃ الحادیۃ عشر من المرشد للتیمی وہی العنبر والسندروس والمومیاء الفارسی والمومیاء المغربی وقفر الیہود والقار العراقی والنفط والکبریت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

ایک[1] وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری[2] حبشی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکۂ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔

تیسری[3] یمانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور واضح ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادروج[11] کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتا ملتا ہے۔

اور قنبیل[12] وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یمانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کشوث[13] زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادروج سے ملتا ہوتا ہے۔

اور افتیمون[14] بھی ایک من شے ہے جو ہوا سے گرا کرتا ہے اور صعتر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو جزیرۂ اقریطش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زمین فلسطین سے جابجا آتا ہے۔

اور شکر[15] کو ایک قوم من مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے۔ مگر تمیمی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا بلکہ وہ ایک قسم کا عصارہ ہے کہ نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔

سوال وہ کتنے اقفار[16] ہیں جو زمین سے نکلتے ہیں۔

جواب تمیمی نے اپنی کتاب مرشد کے گیارھویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عنبر[1]۔ سندروس[2]۔ مومیائی فارسی[3]۔ مومیائی مغربی[4]۔ قفر الیہود[5]۔ قار عراقی[6]۔ نفط[7]۔ گندھک[8]۔

السوال السادس ماتقول فی ثمر الطرفا ہل ذکر احدان لہ فائدۃ فی الجذام وان کان ذلک فما علتہ الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول اخبرنی ثقۃ ان امراۃ ظہر علیہا الجذام فسقیت من طبیخ اصول الطرفا والزبیب مرارا فبرأت وانہ جربہ مرۃ اخری فصح قال ابن وافد وانا اقول علۃ ذلک ان علۃ ہولاء کانت عن ورم الطحال او سدۃ فیہ امتنع بسبب احدہما جذب الخلط السوداوی من الدم وتصفیتہ عنہ فکان ذلک سببا لظہور الداء فیہم فلما تحلل الورم انفتحت السدۃ باستعمالہم ہذا الدواء ربما فی طبعہ من التقطیع والجلاء فعادوا الی الصحۃ۔

السوال السابع ماتقول فی الحصا المتولد فی مثانۃ الانسان ہل ذکر لہ نفع فی مرض من الامراض ام لا۔ الجواب من المقالۃ الثانیۃ عشر من المرشد للتمیمی حیث یقول ان الحجر المتولد فی المثانۃ اذا سحق وکحلت منہ العین الکائن فیہا البیاض جلاہ وازالہ بقوۃ۔

السوال الثامن ماہو الداء الذی اذا شرب الانسان فیہ بولہ لنفسہ انتفع ام الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول بول الانسان اذا شربہ صاحبہ نفع من نہشۃ الافعی والادویۃ القتالۃ وابتداء الجبن۔

سوال۔ گز کے پھل میں تمھارا قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر یہی ہے تو سبب اِس کا کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد کی کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ مجکو ایک معتبر نے خبر دی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گز اور مویز منقی کو جوش کر کے پیا پس وہ مرض جاتا رہا اور ابن وافد نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور جگہ آزمایا پس اُسکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن وافد کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہوگا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہوگا جس کے باعث سے خلط سوداطحال کیطرف نہ کھنچا اور خون میں ملا ہوا رہا۔ اور جذام کا سبب ہوگیا۔ پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھُلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کر دینا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

سوال۔ اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اُسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

جواب تمیمی نے کتاب مرشد کے بارھویں مقالے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جاوے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جاوے تو اُس آنکھ کو جلاوے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹا دے۔

سوال وہ کونسا مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

جواب ابن وافد نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتالہ کھا جائے تو اپنے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نرہے اور مرد بنے۔

السوال التاسع ما الذی ذکر فی السمن من المنفعۃ الغریبۃ وما کیفیۃ العمل بہ
الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول ان السمن من خاصیتہ ان یوقف العلۃ
المسماۃ دار الاسد وہو الجذام وذلک ان یغلی ویسکب فی ابزن واسع او
قدر وترک حتی یمکن ان یجلس فیہ ثم جلس فیہ صاحب العلۃ غارقا الی حلقہ
ویسکب منہ علی راسہ دائما الی ان یبرد ثم اخرج منہ فاغتسل بالماء الحار
ثم یلبس ثیابہ فانہ متی لزم ہذا الفعل اسبوعا اوقف العلۃ عند ذلک
الحول کلہ ولم تتغیر بدلکنہ فی العام المقبل یحتاج ان یعاود ذلک الفعل۔
السوال العاشر ما الذی ذکر فی لبن الکلبۃ من المنافع۔ الجواب من المرشد
للتمیمی حیث یقول ان لبن الکلبۃ الفتیۃ السن اذا طلی بہ موضع الشعر
وکرعلیہ حلقہ وان نتف الشعر الزائد فی باطن الجفن ثم طلی منہ علی مواضعہ
لم یعد ینبت فیہ شعرا ابدا وکذلک فی سائر الجسد بعد نتفہ وان طلی منہ علی
منابت اسنان الاطفال ولثاتہم الوارمۃ عند خروج اسنانہم سکن
الوجع واسرع بخروج الاسنان بغیر وجع ویخرج الجنین المیت اذا تحمل بہ
السوال الحادی عشر ما الفائدۃ المذکورۃ فی قلب نوی الزیتون وفی
صمغہ الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول واما القلب الموجود فی جوف

سوال۹ وہ منفعت غریبہ گھی میں کونسی ہے جسکو اطبار نے ذکر کیا ہے اور اُسکے عمل میں لانے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب تیمی نے مرشد میں لکھا ہے کہ گھی بالخاصیت جذام کو ٹھیرا دیتا ہے اور یہ طریق اُس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگ وغیرہ بڑے ظرف میں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اُس میں بیٹھ سکے پھر اُس میں مجذوم کو ایسا بٹھا دے کہ گھی حلق تک آجائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اُس میں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل میں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سالِ آیندہ میں پھر اس عمل کی حاجت ہوگی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہوگی۔

سوال۱۰ کتیا کے دودھ میں کیا کیا منفعتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

جواب تیمی نے کتاب مرشد میں یوں کہا ہے کہ جوان کتیا کا دودھ جب بالوں کی جگہ مکرر لگائیں تو اُسکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر پلک کے اندر سے زائد بال اُکھیڑ کر اُسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اُس جگہ کبھی بال نہ اُگیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اُکھیڑ کر یہ دودھ اُنکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن میں کبھی بال اُگنے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو درد ٹھیر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ میں مرجائے اور قابلہ دودھ کی بتی عمل میں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

سوال۱۱ وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری میں ذکر کیا ہے اور اُس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

جواب تیمی نے کتاب مرشد میں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوی الزیتون فانہ اذا سحق وخلط بشحم ودقیق وعمل منہ ضماد قلع البیاض العارض للاظفار واما صمغہ فقال جیش انہ اذا سحق وذر منہ علی الجراحۃ الحمہا

السوال الثانی عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انہا حارۃ یابسۃ فی الدرجۃ الاولی وما ہی الجواب من کتاب الادویۃ المفردۃ لابن وافد اما عدتہا فاثنان وستون وہی فستقین۔ ارز۔ انزروت۔ اسفنج اسطوخودوس۔ اکلیل الملک۔ اذخر۔ امل۔ بزرکتان۔ بابونج۔ بادرنجبویہ دادی۔ دوسر۔ دارشیشعان۔ ہربوہ۔ حریر۔ حنظہ۔ خور۔ طرفا۔ کرنب۔ کرسنہ کزبرہ۔ کرم۔ عنب۔ کبسون۔ کادی۔ لبلاب۔ لاذن۔ لوف۔ محلب من۔ میعہ۔ نیلج۔ نشارہ۔ نارمشک۔ سکر۔ سنبل۔ سازج۔ سک۔ سرو سرخس۔ سندروس۔ سنا۔ فستق۔ فوہ۔ فادانیا۔ فوصنوبر۔ قاقلے قطن۔ قانت۔ قنبیل۔ رطب۔ شلیم۔ شقایق۔ شاہسفرم۔ نرجس۔ جندرو خطمی۔ غافث۔ غاریقون۔ قاقلہ۔ ترمس۔

السوال الثالث عشر کم ہی الادویۃ التی ذکرہا ابن وافد فی کتابہ انہا حارۃ رطبۃ فی الاولی الجواب ثلثۃ عشر جوز جندم۔ حمص۔ لوبیا۔ لوز۔ لسان الثور۔ موز۔ موج۔ سمسم۔ عناب۔ قنسلب۔ شقاقل۔ خصی الثعلب۔ خصی الکلب

باریک پیسی جائے اور آٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اُس سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سُرخی لائے اور حبیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو پیس کر زخم پر چھڑکیں تو وہ اُسکو بھر لائے اور جلد اُس میں گوشت آئے

سوال وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و خشک ذکر کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد نے کتاب ادویہ مفردہ میں باسٹھ دوائیں گنی ہیں۔ افسنتین۔ آرز۔ انزروت۔ اسفنج۔ اسطوخودوس۔ اکلیل الملک۔ اذخر۔ اثل۔ بزرکتان۔ بابونہ۔ بادرنجبویہ۔ دادی۔ دوسر۔ دارشیشعان۔ برفوہ۔ حریر۔ حنطہ۔ حور۔ طرفا۔ کرنب۔ کرسنہ۔ کزبرہ۔ کرم وعنب۔ کیسون۔ کادی۔ لبلاب۔ لاذن۔ نوف۔ محلب۔ من۔ میعہ۔ نیلج۔ نشارہ۔ نارمشک۔ سکر۔ سنبل۔ سانوج۔ سک۔ سرو۔ سرخس۔ سندروس۔ سنا۔ فستق۔ فوہ۔ فادانیا۔ فو۔ صنوبر۔ قاقلی۔ قطن۔ قلت۔ قنبیل۔ رطب۔ سنبلہ۔ شقایق۔ شاہسفرم۔ نرشبش۔ خندروس۔ خطمی۔ غافث۔ غاریقون۔ قاقلہ۔ نرمس۔

سوال۔ بتاؤ وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و تر لکھی ہیں۔

جواب۔ تیرہ ہیں جن کو ابن وافد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم و تر لکھا ہے۔ جوز جندم۔ حمص۔ لوبیا۔ لوز۔ گاؤزبان۔ موز۔ ملوخ۔ شمسم۔ عناب۔ قضب۔ شقاقل۔ خصی الثعلب۔ خصی الکلب۔

ا۔ گیہوں اور جو کے کھیت میں اُس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے بشکل جو رنگ سیاہ ہندی میں کوا کہتے ہیں۔

ا۔ ابریشم ۱۲ ۔ گھانس ہے شبیہ بہ اشنان ۱۲

ا۔ کیلا ۱۲

ا۔ قطف بحری ۱۲

السوال الرابع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الاولیٰ۔

الجواب من کتاب الادویۃ المفردۃ لابن وافد اربعۃ واربعون وہی خمسۃ واربعون۔ آس۔ اشنۃ۔ اقاقیا۔ آملج۔ اسطراطیقوس۔ باقلا۔ بلوطہ۔ باذاورد۔ بسد۔ بردی۔ جاورس۔ دلبس۔ دخن۔ دردار۔ دیساقوس۔ بلیلج۔ ورد۔ زعرور۔ خنا۔ خسک۔ حرالصحر۔ کثیرٰی۔ لحیۃ التیس۔ ماش۔ مقل۔ نخلہ۔ سمدر۔ شادروان۔ سلت۔ علس۔ علیق۔ فرطان۔ قاتل ابیہ۔ قصب۔ رمان۔ شکاعا۔ شعیر۔ توت۔ تفاح۔ سفرجل۔ خل۔ خلاف۔ خرنوب۔ غرا۔

السوال الخامس عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الاولیٰ التی ذکرہا ابن وافد فی مفرداتہ الجواب احد عشر۔ اجاص۔ اسفاناخ۔ دلب۔ بنفسج۔ ہندبا۔ نیلوفر۔ قراصیا۔ قطف۔ سوسن۔ سلق۔ خبازی۔

السوال السادس عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انہا حارۃ یابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ الجواب احد وستون۔ انجرہ۔ اظفار۔ ابنوس۔ آبرنک۔ اناغلس۔ الاسقافس۔ فرنجمشک۔ باذروج۔ بہار۔ بطم۔ بلسان۔ جوز بوا۔ جوز جلوز۔ جوز الرقع۔ جعدہ۔ حرز۔ دبق۔ وسخ الکوائر۔ ورس۔ زراوند۔ زرنباد۔ زعفران۔ حلبہ۔ حماما۔ یاسمین۔ قفر الیہود۔ جندبیدستر۔ کندر۔ کمافیطوس۔ کماذریوس۔ لک۔ مو

سوال پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو جتنی ہیں:-

جواب ابن وافد نے وہ کتاب ادویہ مفردہ میں جو انیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں آس - اشنہ - اقاقیا - آملہ - اسطراطیقوس - باقلا - بلوط - بادآورد - بسد - بردی - جاورس - دبس - دخن - دردار - دیباقوس - ہلیلہ - ورد - زعرور - حنا - حسک - حرارالصحر - کشری - لحیۃ التیس - ماش - مقل - نحلہ - سدر - سادروان - سلت - علس - علیق - فرطان - قاتل ابیہ - قصب - رمان - شکاعی - شعیر - توت - تفاح - سفرجل - قل - خرنوب - خلاف - عرا -

سوال - پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو ابن وافد نے جتنی اپنے مفردات میں لکھی ہیں وہ نشان دو -

جواب - وہ گیارہ ہیں جو ابن وافد نے بتائی ہیں اور اسکی کتاب مفردات میں لکھی پائی ہیں - اجاص - اسفاناخ - ولب - بنفشہ - ہندبار - نیلوفر - قراصیا - فنطف - سوس - سلق - خبازی
خیارالمخزن الوبابو بتوہ نہک

سوال - گرم وخشک دوسرے درجے کی دوائیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں -

جواب - اٹھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم وخشک ابن وافد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر اس تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں -

انجرہ - اظفار - آبنوس - ابزنک - اناعلس - الاسقافس - فرنجمشک - بادروج - بہار - نظم - بلسان - جوزبوا - جوز - جلوز - جوزالرقع - جعدہ - حرر - دبق - وسخ الکوائر - ورس - زراوند - زرنباد - زعفران - حلبہ - حماحم - یاسمین - قفرالیہود - جند بیدستر - کندر - کافیطوس - کاذیوس - لک - نمح

مصطکی۔ مری۔ مسک۔ بنک۔ بسفایج۔ نرجس۔ سوسن۔ سلیخہ۔ سعد۔ سقولوقندریون۔ سورنجان۔ عسل۔ عنبر۔ عود۔ فراسیون۔ فلنجہ۔ فاغرہ۔ صبر۔ فرطم۔ قلقاس۔ قثاء الحمار۔ قصب الزریرہ۔ راوند۔ شہدانج۔ تین۔ خیری۔ علثی۔ خروع۔

السوال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب ستۃ بہمن۔ جرجیر۔ حب القلقل۔ لسان العصفور۔ معاذ۔ نارجیل

السوال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب ثلثۃ عشر امیرباریس۔ بزرقطونا۔ جلنار۔ کثیرا۔ لسان الحمل مامیثا۔ سماق۔ عوسج۔ عفص۔ عنب الثعلب۔ صمغ۔ رامک۔ ریباس۔

السوال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا ابن وافد الجواب تسعۃ۔ بقلۃ یمانیۃ۔ بطیخ۔ قثا۔ خیار۔ دباء۔ طحلب کماۃ۔ مشمش۔ قرع۔ حس۔ خوخ۔

السوال العشرون کم ہی الادویۃ المفردۃ الحارۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ والحارۃ الرطبۃ والباردۃ الیابسۃ فیہا والباردۃ الرطبۃ الجواب اما الادویۃ الحارۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ من کتاب ابن وافد فعدتہا ثلثۃ وثمانون۔

۵۰ شمار میں گیارہ دوائیں ہوتی ہیں جواب میں نو ظاہر کی گئی ہیں، شاید کاتب کی غلطی ہو ۱۲

مصطگی ۔ مرمی ۔ مشک ۔ بنگ ۔ نسترین ۔ نرجس ۔ سوسن ۔ شلجم ۔ سعد کوفی ۔ عنقولوقندیون ۔ سورنجان
عسل ۔ عنبر ۔ عود ۔ فراسیون ۔ فلیجہ ۔ فاغرہ ۔ صبر ۔ قرطم ۔ قلقاس ۔ قثاء الحمار ۔ قصب الزریرہ ۔ راوند
شہدانج ۔ تین ۔ خیری ۔ خطمی ۔ خروع ۔

سوال ۔ دوسرے درجے کی گرم و تر کون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے ۔

جواب چھ ہیں بہمن ۔ جرجیر ۔ حب الفلفل ۔ لسان العصافیر ۔ معاذ ۔ نارجیل ۔

سوال ۔ دوسرے درجے کی سرد و خشک کون کونسی دوا ہے ۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں جسکو لکھا ہے ۔

جواب تیرہ دوائیں بتائی ہیں جو اسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں ۔
اشیر باریس ۔ بزرقطونا ۔ جلنار ۔ کثیرا ۔ لسان الحمل ۔ مامیثا ۔ سماق ۔ عوسج ۔ عفص ۔
صمغ ۔ راماک ۔ ریباس ۔

سوال دوسرے درجے کی سرد و تر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور تفصیل سے ہر دوا کا نام سناؤ ۔

جواب اس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں ۔
بقلۂ یمانیہ ۔ بطیخ ۔ قثا ۔ خیار ۔ دلاع ۔ طحلب ۔ کاہو ۔ مشمش ۔ قرع ۔ خس ۔ خوخ ۔

سوال تیسرے درجے کی گرم و خشک اور گرم و تر اور سرد و خشک اور سرد و تر مفرد دوائیں کتنی ہیں ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں ۔

جواب ۔ تیسرے درجے کی گرم و خشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں ان ناموں سے تراسی ہیں ۔

---

۱ شیرازی رنگے دار دیخ نیلوفر ست ۱۲ مخزن ۲ ہندی اروی ۱۲ مخزن ۳ درختی ست خار دار قریب بدرخت انار ۱۲ مخزن ۔
۴ زرشک ۱۲ ۵ مازو ۱۲

انجدان۔ انیسون۔ اقحوان۔ اسارون۔ ابہل۔ افتیمون۔ اشنان۔ بسفایج
بخور مریم۔ بزر بیدان۔ بل۔ وفل۔ وشل۔ جاوشیر۔ جنطیانا۔ دخان۔ دوقو۔ دار صینی
ہوفاریقون۔ وسق۔ وج۔ زرنب۔ زفت۔ حرشف۔ حامالاذن لوقس
حامالاذن مالس۔ جوز رومی۔ حب الاٰس۔ حب بان۔ حماما۔ حب عرعر
حاشا۔ حنظل۔ حب نیل۔ حاما افطی حرمل۔ برنطبورہ۔ کمون۔ کبابہ۔ کرویا
کرفس۔ لبو مر۔ مومیا۔ مقل الیہود۔ مرو بہ سوسہ۔ مرزنجوش۔ نانخواہ۔ نعناع
نمام۔ سداب۔ سلیخہ۔ شکبینج۔ سقمونیا۔ عنصل۔ عسکوب۔ عروق۔ فجل۔
ایافس۔ اسقلنوس۔ بنجکشت۔ فودنج۔ فلفلمونہ۔ صعتر۔ قنطوریون کبیر
قنطوریون دقیق۔ قردمانا۔ قیصوم۔ قسط۔ قرنفل۔ تنی قرمز۔ قسطون۔
قرۃ العین۔ رازیانج۔ شبث۔ شجرہ مریم۔ شونیز۔ شیح۔ تربد۔ ثوم۔ خولنجان
خرلفان۔ غار۔ درونج۔ زوفا۔ راسن۔ واما الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فالربعۃ
وہی زنجبیل۔ حب الزلم۔ راسن۔ ثافسیا۔ واما الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ
فتسع۔ تنج۔ دم الاخوین۔ یبروح۔ کافور۔ فوفل۔ صندل۔ شوکران۔
تمر ہندی۔ طباشیر۔ واما الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فاربع۔
بقلۃ حمقا۔ حی العالم۔ عصی الراعی۔ فطر۔

انجدان - انیسون - افحوان - آسارون - ابہل افتیمون - اشنان - بسفائج - بخور مریم - بوزیدان - بل وقل و شل - جاوشیر - جنطیانا - دخان - دوقو - دارچینی - ہوفاریقون - وسق - وج - زرنب - زفت - حرشف - حاما لاون لوقس - حاما لاون مالس - جوز رومی - حب الراس - حب بان - حاما - حب عرعر - حاشا - حنظل - حب نیل - حاما قطی - خرمل - بربطورہ - کمون - کبابہ - کرویا - کرفس - لبورمر - مومیا - مقل الیہود - مروہ - سعوسہ - مرزنجوش - نانخواہ - نعنع - نمام - سداب - سلیخہ - سکبینج - سقونیا - عنصل - عنکوب - عروق نجل - ایاقس - اسقلوقندریون - بنجکشت - فوتنج - فلفلمویہ - صعتر - قنطوریون کبیر - قنطوریون دقیق - قردمانا - قیصوم - فنط - قرنفل - تنی قرمر - فسطون - قرۃ العین - رازیانج - شبت - شجرۂ مریم - شونیز - شیح - تربد - ثوم - خولنجان - خربتان - غار - درونج - زوفا - راسخ -

اور گرم و تر تیسرے درجے کی جو ابن وافد کی کتاب الادویہ سے آشکار ہیں وہ دوائیں یہ چار ہیں -

زنجبیل - حب الزلم - راسن - شاہ فیشا -

اور سرد و خشک تیسرے درجے کی نو ہیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں -

[illegible] - [illegible] - [illegible] - کافور - [illegible] - صندل - شوکران - تمر ہندی - طباشیر -

اور سرد و تر تیسرے درجے کی ابن وافد نے چار بتائی ہیں - جو یہاں لکھنے میں آئی ہیں -

[illegible] - حی العالم - [illegible] الراعی - [illegible] -

---

۵۱ ہمانی سی [illegible]

۵۲ کرفس نا [illegible] ۱۲ مخزن

۵۳ ابہل سے ۱۲ مخزن

۵۴ ہندی گوگل ۱۲

۵۵ اسقولوفندریون ہے ۱۲ مخزن -

۵۶ تخم بوحرہ ۱۲ مخزن

۵۷ لنگرہ بی ۱۲ مخزن

۵۸ خربق سفید و خربق سیاہ ۱۲ منہ

۵۹ سمارو غ ۱۲ مخزن

الباب السادس

فی المداوات وہو عشرون مسئلة

السوال الاول۔ کم ہی الاغراض المقصودة فی المعالجة وما الذی یرشد الیہا۔ الجواب من الکتاب التاسع والخمسین من الکتب المائة للمسیحی حیث یقول انہا خمسة احدہا۔ الغرض الذی یقصد نحو کیفیة الشئ الذی یکون بہ المعالجة ویرشد لذلک نوع المرض الثانی الغرض الذی یقصد بہ نحو مقدار الشئ الذی بہ تکون المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشیاء التی یدل بخالفتہا وموافقتہا الثالث الغرض الذی بہ یقصد نحو الوقت الذی فیہ یستعمل الشئ الذی تکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو الوقت من المرض ومقدار قوة المریض وحال سائر الاشیاء التی یدل بموافقتہا ومخالفتہا۔ الرابع الغرض الذی یقصد نحو الوجہ فی استعمال الشئ الذی یکون بہ المعالجة الخامس الغرض الذی یقصد بہ نحو اختیار مادة الشئ الذی یکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ہذین الغرضین ہو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشیاء التی یدل

چھٹا باب

دوا ارکرنے کے حال میں ہے اور ذکر اُس کا ہر ایک سوال میں ہے

سوال کتنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں قصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو اُن اغراض کیطرف راہ بتاتی ہیں۔ **جواب** کتب مائتہ مسیحی کی اٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ غرضیں بتاتا ہے **اول** غرض جو قصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو اُسکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اُس چیز کی ہے جس سے علاج کرے یعنی وہ دوا جس سے دفع مرض کا کام لے اور اُس دوار کی طرف خود مرض کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اُسکی دوا خیال میں آتی ہے۔ **دوسری** غرض جو طبیب کو پڑتی ہے اُس چیز کی مقدار کیطرف ہوتی ہے یعنی وہ دوار جو مریض کو دے وزن میں کتنی دے اور اس مقدار کیطرف مقدار مرض کی ہدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت اشارہ کرتی ہے تاکہ جتنا مرض ہے اُتنی ہی دوار کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اُس مزاج کی دوار بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت رکھتی ہیں **تیسری** وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا کی دوا ندیجائے اور علی ہذا وقت کے لحاظ سے دوار دی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس بات کا رہنما خود وقت مرض یا مریض کی قوت ہے اور اسی طرح اُو اشیار کی مخالفت ہے یا موافقت یعنی جو دوا گرم یا سرد دے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نیز مریض کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھ لے تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتلائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے **چوتھی** چیز جسکی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ اُس دوا کی علت و جہت ہے یعنی کسواسطے دیتا ہے اور اُس سے کیا کام لیتا ہے **پانچویں** یہ ہے کہ جس چیز کو استعمال میں لاتا ہے اُسکے مادے کو اختیار کرے یعنی اُسکی اصلیت کا اعتبار کرے اور ان دونوں

بموافقتها و مخالفتها وهی البلد والوقت الحاضر وحال الهوا ر
السوال الثانی کم ہی طرق معالجۃ الامراض فی کل واحد من الاعضا
خاصۃ وکیف ہی الجواب من الکتاب التاسع والخمسین من الکتب المائۃ
للمسیحی اربعۃ اولها الطریق الماخوذ من مزاج العضو العلیل الثانی
الطریق الماخوذ من خلقتہ الثالث الطریق الماخوذ من وضعہ
الرابع الطریق الماخوذ من قوتہ اما الماخوذ من مزاج العضو العلیل فمثل
ان الاعضا کلما غلبت فیہ الحرارۃ کاللحم او غلبت فیہ البرودۃ کالعصب
او کان متوسطا کالجلد صار کل واحد منها اذا تغیر مزاجہ الطبعی یحتاج الی ردہ
الیہ الاشیا المائلۃ عن الاعتدال الی خلاف الوجہ الذی مال الیہ
واما الماخوذ من خلقۃ العضو فان من الاعضا ما هو مجوف کالمعدۃ
ومنها غیر مجوف ومنها مصمت بمنزلۃ اعصاب الیدین والرجلین ومنها
ما لها تجویف من داخل وخارج معا بمنزلۃ الریۃ فانها یحیط بها فضا الصدر
من خارج ومن داخل اقسام قصبۃ الریۃ والعروق الضوارب متفرقۃ
فیها فمتی کان العضو سخیفا متخلخلا کالریۃ لم یحتمل ان یداوی بادویۃ قویۃ
ومتی کان کثیفا ملززا کالکلیتین احتمل ادویۃ قویۃ ومتی کان متوسطا کالکبد

غرضوں کو مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چیزیں جو مرض یا مزاج کی مخالف یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور مادہ بتاتے ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں۔ مثلاً کسی دوائی مسہل کو اسہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اُس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے کہ آیا یہ مسہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور مریض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی نہ دیجائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھے تا انکے خلاف معالجہ عمل میں نہ آئے **سوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب** کتاب مائۃ مسیحی کی اٹھویں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔ **اول** خاص اُس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالا جاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہو جاوے تو اُسکے اصلی مزاج کو دیکھ کر علاج عمل میں آوے **دوسرا** طریق اُسکے علاج کا اُسکی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیسا پیدا ہوا تھا اور حالت مرض میں کیسا ہو گیا ہے **تیسرا** طریق علاج کا اُس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے کہ اصل پیدایش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے **چوتھا** طریق اُس کے علاج کا اُسکی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت و ضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال ہر ایک کی مسیحی نے یوں بیان کی ہے جسطرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔ اول طریقۂ علاج جو مزاج بیمار عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور پٹھوں کے مزاج میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برودت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سو اب پس اگر گوشت یا عصب اپنے اصلی مزاج سے متغیر ہو جائے طبیب کو اُس دوا کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو کو اُسکے اصلی مزاج کیطرف پھیر لائے اور دوسرا طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی غث و ٹھوس تنگ مسام بنایا گیا ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے پٹھے ہیں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پھیپڑا ہے کہ باہر سے تو اُسکو سینہ کے میدان نے گھیرا ہے اور اندر سے طرح طرح کی ڈنڈیاں اور پھیپڑے کی رگیں جو بندہ و سمیں

احتاج الی دواء متوسط واما الماخوذ من وضع العضو فهو ان ینظر الموضع الذی فیہ العضو فی معالجۃ سوء مزاجہ لانہ ان کان قریب الموضع حتی یمکن الدواء ان یلاقیہ وقوۃ الدواء باقیۃ علی حالہا او کان بعید الا یمکن الدواء ان یصل الیہ حتی یمر باعضاء اخر زدنا فی مقدار الدواء بمقدار ما یعلم انہ لا ینقص من قوتہ فی الطریق قبل الوصول الیہ واما الطریق الماخوذ من قوۃ العضو فھو ان یعتبر ہل یفعل فعلا عامیا ینتفع بہ فی جمیع البدن مثل المعدۃ والحجاب وان یعتبر ہل ہو ذکی الحس بمنزلۃ العین ومتی احتجنا ان نداوی الکبد او المعدۃ بضماد محلل خلطنا مع الادویۃ المحللۃ ادویۃ قابضۃ طیبۃ الرائحۃ لیبقی قوۃ الدواء علی ما ہو علیہ۔

انہ ینقص

السوال الثالث۔ کم ہی مراتب المعالجۃ بالدواء۔

الجواب من کلیات القانون ثلثۃ۔ احدہا قانون اختیار کیفیتہ ای اختیارہ حارا او باردا او رطبا او یابسا۔

الثانی قانون اختیار کمیتہ وہذا ینقسم الی قانون تقدیر وزنہ والی قانون تقدیر کیفیتہ

الثالث قانون ترتیب وقتہ

پھیلی ہوئی ہیں پس جو عضو ڈھیلا اور خلخلا ہے جیسے پھیپھڑا ہے تو وہ قوی دوا کو اٹھا نہیں سکتا اور جو موٹا اور
لچکتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا متحمل ہوتا ہے جیسے گردے اور جو انکے میانہ ہے یعنی نہ خلخلا اور نہ ٹھوس جیسے
جگر ہے پس اُسکو دوائے متوسط کی حاجت ہے طبیب کو ان باتوں کے لحاظ کی ضرورت ہے اور تیسرا طریق
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اُس عضو کی جگہ دیکھے جسکا مزاج بگڑا ہے تاکہ طبیب اس
بات پر قادر ہو جائے کہ اگر وہ عضو کہ جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہاں تک پہونچتے پہونچتے قوت دوا
کی باقی رہجائیگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور اعضا سے گزر کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا
کی مقدار اُسقدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہونچے اور اُسکی قوت نہ گھٹے اور چوتھا طریق
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھے کہ آیا وہ ایسا ہے کہ اُس کے علاج سے
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور حجاب ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے
اور اُس عضو کی جس کا علاج کرتا ہے قوتِ حس کو دیکھے کہ کیسی ہے تیز ہے یا دھیمی ہے جیسے آنکھ ہے کہ وہ حسِ
قوی رکھتی ہے اور جلد دوا کا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھکر دے کہ مبادا نفع کے عوض ضرر دکھائے
اور علاج درست نہ آسے۔ پس جب ہمکو جگر اور معدے پر ضماد محلل لگانیکی حاجت ہوگی تب محلل دواؤں کے ساتھ
قابض اور خوشبو دواؤں کے ملانیکی بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رہجائے اور جگر یا معدے
کو اثر بخشے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنیکے کتنے مرتبے ہیں جو اطبا نے تجویز کیے ہیں۔
جواب کلیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی گرمی سردی یا خشکی
یا تری کا اعتبار کرنا دوسرے اُسکی مقدار کو جان لینا اور اسی پر بیمار کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم پر تقسیم کیا جاتا ہے
اور طبیب کو اُسکا جاننا بڑا کام آتا ہے **ایک** تو خاص اُس دوا کی مقدار دیکھے کہ کتنی دی جائے **دوسرے**
اُسکے اثر کی مقدار دیکھے تا اُس اثر پر نظر کر کے جتنی درکار ہو اُسیقدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے
درجے کی حار ہے پس دیکھنا چاہیے کہ مریض کو اُس میں سے کتنی سزاوار ہے **تیسرے** ترتیب وقت کا

السوال الرابع کم ہی الشرائط التی تراعی فی الجذب الجواب من کلیات
القانون اربعۃ الاول مخالفۃ الجہۃ کما یجتذب من الیمین الی الیسار ومن
فوق الی اسفل الثانی مراعات المشارکۃ کما یحتبس الطمث بوضع المحاجم
علی الثدیین جذبا الی الشریک الثالث مراعات المحاذات کما یفصد
فی علل الکبد الباسلیق الایمن وفی علل الطحال الباسلیق الایسر الرابع
مراعات التبعید فی ذلک کیلا یکون المجذوب الیہ قریبا من المجذوب منہ
السوال الخامس کم ہی الخلال الموجبۃ الی ترکیب الادویۃ
وما مثالہا الجواب من الفصول للرازی خمستہ۔ احدہا انہ ربما کان الدواء
الذی ینتفع بہ من علۃ ما ویقوی عضوا ما تضر بآخر فیضطر معہ الی ترکیب
ما یمنع من ذلک مثال ذلک اخلاطنا الجندبیدستر بالافیون کیلا یعظم
ضررہ الثانی ان یکون الدواء لا یصل الی الموضع الذی یرید فیضطر
الی ان یخلط معہ ما یوصلہ الیہ کاخلاطنا الافاویۃ للطیفۃ بالطین المختوم
والصمغ عند نفث الدم من الریۃ والصدر الثالث ان یکون ادویۃ
نافعۃ لعلۃ ما الا ان بعضہا انفع من بعض لبعض الابدان والامزاج
فیرید الطبیب ان یکون عندہ دواء یصلح لتلک العلۃ فی اکثر الامر

الامزجۃ

قانون جاننا یعنی مرض کی ابتدا اور بحران اور انحطاط اور زوال کو پہچاننا تا ہر وقت کے موافق عمل کرے ایسا
نہو کہ بے ترتیبی سے خلل پڑے **سوال** کتنی شرطیں ہیں جو مادے کے کھینچنے میں رعایت کیجاتی ہیں اور مادے
کے نکالنے کیوقت کام آتی ہیں **جواب** کلیات قانون میں چار لکھی ہیں جو اطبا نے اختیار کی ہیں **پہلی شرط**
مخالفت جہت کی ہے جو زیادہ تر منفراوار رعایت کی ہے مثلاً جب مرض داہنی طرف پایا جائے تو جذب مادہ
بائیں طرف سے کیا جائے اور اگر مادہ اوپر ہو نیچے کیجانب کو مادہ کھینچا جائے **دوسری شرط** جذب
رعایت مشارکت کی ہے یعنی ایک عضو کی دوسرے عضو سے اصلی شرکت کی رعایت کیجاتی ہے چنانچہ حیض
کے بند کرنے میں سینگیاں پستانوں پر لگاتے ہیں اور چونکہ پستانوں کو رحم سے شرکت ہے تو خون حیض کو
جو جاری ہے ادھر کو کھینچ لاتی ہیں **تیسری شرط** یہ ہے کہ اسطرف مادے کو کھینچا جائے جو مریض کے عضو کے
مقابل پایا جائے جیسا کہ جگر کی بیماریوں میں داہنے ہاتھ کی فصد باسلیق لیں اور طحال کے امراض میں
بائیں ہاتھ کی باسلیق کھولیں **چوتھی شرط** جذب رعایت دوری ہے اور یہ بڑی ضروری ہے یعنی مادے کو
دور کیطرف کھینچ لائیں اور عضو قریب کو بچائیں اسواسطے کہ مادہ عضو بعید کیطرف آہستہ آہستہ آئیگا اور عضو
قریب پر ایک دفعہ ہی آجائیگا **سوال** دوا کی ترکیب دینے کیطرف کس کس سبب سے حاجت ہوتی ہے انکی مثال
دو جسکی ضرورت ہوتی ہے **جواب** فصول رازی میں پانچ امر لکھے ہیں وہ اس تفصیل سے ہیں [illegible]
کہ کبھی ایسی دوا ہوتی ہے کہ کسی مرض کو تو نفع اور کسی عضو کو قوت اور کسیکو ضرر پہنچاتی ہے [illegible]
میں ایسے ضرر کے روکنے کے لیے طبیب کو ناچاری پیش آتی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ہم چند [illegible] دواؤں کے
ساتھ ملاتے ہیں تا اُس کا ضرر گھٹ جائے اور جند بیدستر کا جتنا اثر درکار ہے وہ ظہور میں آئے **دوسرا** یہ ہے
کہ جب دوا اُس جا سے نہ پہونچے کہ جہاں کا ارادہ ہے پس اُس وقت میں طبیب کو لازم ہے کہ اُس طرف آمادہ
رہے کہ اُسکے ساتھ وہ دوا ملاسے جو اُسکو اُس جگہ پہنچا سے جیسے ادویہ لطیف خوشبودار کو گِل ارمنی اور گوند
کیساتھ ملاتے ہیں تب نفث الدم کے مرض میں صدر اور ریہ تک پہنچاتے ہیں **تیسرا** یہ ہے کہ بعض دوائیں

۳ کثیف دیتی ہیں پھر بھی اُنمیں سے بعض تو کسی بدن کو اور کسی مزاج کو زیادہ تر فائدہ پہنچاتی ہیں اور کسی بدن اور مزاج میں فائدہ تو کم دکھاتی ہیں پس طبیب کو اس بات کی حاجت ہوتی ہے کہ ایسی دوا دے جو اکثر امراض والے کو فائدہ [illegible] بخشے پس ایسی صورت میں طبیب یہی ارادہ کرے کہ وہ ایسی دوا بتاسے جو بہت سی بیماریوں کو نفع پہنچائے

ویرید الطبیب ان یکون عنده دواء یصلح ان یستعمله فی علل کثیرة فیضطر لترکیب ذلک الدواء من ادویة نافعة لعلل شتی کالتریاق مثلا النافع من ادواء شتی الرابع انه ربما احتاج ان یخرج من البدن اخلاطا مختلفة فیحتاج ان یرکب ذلک الدواء من ادویة کل واحد منها یخرج خلطا من الاخلاط مثال ذلک حب جالینوس المعروف بالقوقایا المرکب من الصبر والسقمونیا وشحم الحنظل وعصارة الافسنتین الخامس انه ربما کان الدواء النافع لایستعمل حتی یخلط بشیٔ آخر کالمرداسنج وسائر الادویة الحجریة التی لایمکن ان یستعمل فی المراہم حتی یخلط بالادہان والخلول وترکب ویذاب مثل الصموغ والشحوم۔

السوال السادس کم ہی اصناف معالجة سوء المزاج۔

الجواب من کلیات القانون ثلثة۔ احدہا ان یکون سوء المزاج مستحکم فیکون علاجه بالضد علی الاطلاق وہذا ہو المداواة المطلقة الثانی واما ان یکون فی حد الکون فاصلاحه مداواة مع التقدم بالحفظ بمنع السبب الثالث واما ان یرید ان یکون ویحتاج فیه الی منع السبب فقط ویسمی التقدم بالحفظ۔

لہذا اُن دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند در چند امراض کے دفع کرنیکی منفعت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت سے مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے **چوتھے** بعض وقت میں طبیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاطِ مختلفہ کے نکالنے کے واسطے اُس اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک خلط کے نکالنے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے جالینوس کی حب ہے کہ جس کا نام قوقایا ہے جسکو صبر اور سقمونیا اور شحم حنظل اور عصارہ افسنتین سے ترکیب دیکر بنایا ہے **پانچواں** یہ ہے اکثر اوقات دوائے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور ایسی چیز سے کہ جس میں گھل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مرداسنگ ہے اور تمام سنگین دوائیں کہ وہ مرہموں میں استعمال نہیں کیجاتیں جب تک کہ وہ کسی قسم کے تیل یا سرکہ میں نہیں ملائی جاتیں یا گوند اور چربیوں کیساتھ نہیں پگلائی جاتیں۔ پس طبیب اِس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز سے ملے کہ جو ضرر نکرے۔ **سوال** سوء مزاج یعنی مزاج کے بگڑ جانے کے علاج کی کے صورتیں میں اور اُن علاجوں میں طبیب کو کیا کیا ضرور نہیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل سے بیان کی ہیں **ایک** یہ کہ سوء مزاج مستحکم ہو جائے پس علاج اُس کا مطلق اُسکی ضد کے ساتھ عمل میں آئے یعنی گرم مرض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا ہے **دوسری** یہ ہے کہ سوء مزاج پیدا ہونیکی حد میں آگیا۔ یعنے تازہ پیدا ہوا ہو اور بالکل نہ جا ہو پس علاج اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جائے تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔

تیسری یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی نہ بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدم بالحفظ نام پاتا ہے یعنے پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آسکے۔

السوال السابع - کم ہی الاشیاء التی تدل علی صواب الحکم فی الاستفراغ

الجواب من کلیات القانون عشرة الامتلاء - والقوة - والمزاج والاعراض الملائمة - والسحنة - والسن - والفصل - وحال الهواء والبلد وعادة الاستفراغ - والصناعة -

السوال الثامن - کم ہی الامور التی تقصد فی کل استفراغ

الجواب من کلیات القانون خمسة احدہا استفراغ ما یجب استفراغه ویعقبه لامحالة راحة

الثانی تامل جہة میله کالغشیان ینقی بالقیء والمغص بالاسهال -

الثالث عضو یخرجه من جہة میله کالباسلیق الایمن لعلل الکبد لاالقیفال الایمن فانه ان خطی فی ہذا فربما جلب خطرا وینبغی ان یکون عضو المخرج اخس لئلا تمیل المادة الی ما ہو اشرف ویجب ان یکون مخرجه منه طبعیا کاعضاء البول لحدبة الکبد والامعاء لتقعیره وربما کان العضو الذی یندفع منه ہو العضو الذی یجب ان یستفرغ منه لکن به علة فیحتاج ان یمال الی غیره -

الرابع وقت استفراغه وجالینوس یجزم القول بان الامراض

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکالنے میں طبیب کی رائے اچھی کہی جاتی ہے اور تدبیر اُسکی خدا کے فضل سے بشرط حیات راست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جن میں استفراغ مفید ہوتا ہے **ایک** تو امتلا ہے یعنی بدن کا مادے سے بھرا ہونا پس طبیب پہلے بدن میں امتلا دیکھے اگر ہو تو تنقیہ کرے **دوسری** مریض کی قوت دیکھی جائے تا اُسکے موافق استفراغ مادے کا عمل میں آئے **تیسری** مریض کے مزاج کو دیکھ لے تا کہ اُسکے مطابق استفراغ کرے **چوتھی** بیماریاں بھی اس استفراغ کے مناسب ہوں جو طبیب نے تجویز کیا ہو نہ یہ کہ استفراغ اُس بیماری کے ساتھ علاقہ نہ رکھتا ہو **پانچویں** بدن کی لاغری اور فربہی دیکھے تا اُسکے مطابق چلے **چھٹی** سن و سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تنقیہ روا ہے اور کب ناروا ہے - **ساتویں** فصل کو دیکھے کہ کونسی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے **آٹھویں** اور شہر کا بھی دیکھنا ضروری ہے تا معلوم ہو کہ طبیب نے کس وقت اور کس موسم میں استفراغ تجویز کیا ہے اور اُس موسم میں وہ تنقیہ جو کیا جاتا ہے اچھا ہے یا بُرا ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طبیب کو لازم ہے کہ اُس شہر کی کیفیت بھی دیکھے کہ کیسی ہے اور کیا ہے **نویں** اس بات کے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا مریض کو استفراغ کی عادت ہے **دسویں** چیز صناعت ہے کہ بیمار کا کیا پیشہ اور عادت ہے - **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو ہر استفراغ میں قصد کیے جاتے ہیں اور دفع مرض میں کام آتے ہیں **جواب** کلیات قانون میں وہ پانچ امر معدود ہیں جو استفراغ میں مقصود ہیں **ایک** یہ کہ وہی مادہ نکالا جائے جس کے نکالنے کی ضرورت ہو اور بعد اُسکے نکلنے کے مریض کو راحت ہو **دوسرے** یہ ہے کہ مادے کے میلان میں تامل کیا جائے جدہر کو مادہ مائل ہو اُدھر سے نکالا جائے مثلاً اگر کسی مریض کو متلی ہو تو قے کرائے اور اگر امعا میں چبھن ہو تو مسہل دیا جائے **تیسرے** اُس عضو کو دیکھے جدہر مادہ مائل ہے کہ کونسا عضو استفراغ کے قابل ہے جیسے جگر کی بیماریوں کیواسطے داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور داہنے سر ارو کی فصد عمل میں نہیں آتی پس اگر طبیب اس امر میں خطا کر جائیگا تو بڑا خطرہ اٹھائیگا اور سزاوار یہ ہے کہ وہ عضو جسکی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر رتبہ میں ہو تاکہ مادہ عضو اشرف کیجانب نہ آئے اور روا ہے کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اُس مادے کا مخرج طبعی ہو یعنی

ہ پیدائیش ہی سے اُس کے لیے وہ راہ ہی ہو مثلاً اگر جگر کے محدب یعنی اوپر سے مادہ نکالیں تو عضائے بول کی راہ پڑتی ہیں پس مدرات عمل میں لائے تا پیشاب کی راہ سے مادہ اخراج پائے اور اگر جگر کے مقعر یعنی نیچے سے مادہ نکالا جائے تو دوائے مسہل دے تا اسہال کے ذریعے سے امعاء کے رستے سے سہل نکل سکے اور اکثر اوقات وہ عضو جس سے مادہ نکالنا ضرور ہوتا ہے اور مخرج طبعی اس کا رنجور ہوتا ہے اور مادے کے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو

المزمنة ننتظر فیها النضج وقبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ یجب ان یسقی من الملطفات واما فی الامراض الحادة فالاصوب ایضاً انتظار النضج وخصوصاً ان کانت ساکنة واما ان کانت متحرکة فالمبادرة الی استفراغ المادة اولی اذ ضرر حرکتها اکثر من ضرر استفراغها قبل نضجها وخصوصاً اذا کانت الاخلاط رقیقة وخصوصاً اذا کانت فی تجاویف العروق غیر مداخلة للاعضاء واما اذا کان الخلط محصوراً فی عضو فلا تحرک البتة حتی ینضج ویحصل له القوام المعتدل۔

الخامس تقدیر ما یستفرغ وهذا یحصل من النظر فی کمیة المادة و من النظر فی القوة ومن النظر فی الاعراض التی تتخلف بعد الاستفراغ فانها ان کان فیها عرض یتبعه استفراغ نقص مما یراد استفراغها بقدر ما یقدر ان ذلک العرض الذی یتبعه استفراغ یستدرکه کما یفعل فی التشنج الامتلائی۔

السوال التاسع۔ اذا اجتمعت امراض فبای المعالجات نبتدی

الجواب من الکلیات یبدی بما یخصه احدی الخواص الثلث۔ احدها بالذی لا یبرء الثانی دونه بدون برءه مثل الورم والقرحة اذا اجتمعا فانا نعالج

اِس صورت میں اور کسی عضو کیطرف پھیرنیکی حاجت ہوتی ہے **چوتھا** یہ ہے کہ استفراغ کیوقت کو بھی دیکھ لے تب استفراغ کرے چنانچہ جالینوس قطعی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ مادہ بخوبی نضج پائے اور قبل استفراغ کے اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا اُن دواؤں کے سبب سے مادہ لطیف ہوجائے اور نیز مرض حادوں میں بھی انتظار نضج کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیرا ہوا ہے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب استفراغ میں دلیری کرنی اولی ہے اِس واسطے کہ اُس بلاے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت سوا ہے اُس ضرر سے جو استفراغ قبل از نضج ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ خلط پتلا ہو اور رگوں کے اندر بھرا ہو اور اعضا میں دخل نرکھتا ہو لیکن جب خلط کسی عضو میں گھرا ہو اُسکو حرکت ندیجائے جب تک کہ وہ پک کر قوام معتدل نہ پائے **پانچواں** اندازہ کرنا اُس مادے کا ہے جو نکالا جائے تا اُسی اندازے کے مطابق استفراغ کام میں لائے اور یہ اندازہ تین صورت سے کیا جاتا ہے تب استفراغ نفع پہنچاتا ہے (**ایک**) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اُسیقدر استفراغ کریں (**دوسری**) مریض کی قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق باہر نکالیں (**تیسری**) اُن عارضوں کو دیکھ لیں جو بعد استفراغ پیدا ہوں اسواسطے کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسکے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ استفراغ کرنا ہو تو اُسیقدر استفراغ کریں جس سے دوسرے استفراغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل استفراغ اُدھورا ہو جیسا کہ تشنج امتلائی میں کیا جاتا ہے جس میں دوبارہ استفراغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امتلا کے لیے استفراغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشنج پیدا ہوتا ہے تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

سوال ۔ جب کئی مرض اکٹھے ہوجاویں۔ اول کس کا علاج عمل میں لائیں۔

جواب کلیات قانون میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اُس مرض کا علاج کریں گے جس میں تین خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے۔

(**ایک**) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ نجائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر ورم زخم سے باہم ہے تو ہم کو علاج ورم کا اہم ہے۔

الورم اولاحتی یزول المزاج الذی یصحبہ ولایمکن ان یبرأ معہ القرحۃ ثم
نعالج القرحۃ الثانی ان یکون احدہما ہو السبب فی الثانی مثل انہ اذا
عرضت سدۃ وحمی عالجنا السدۃ اولا ثم الحمی ولم نبال من الحمی ان احتجنا
الی ان نفتح السدۃ بمافیہ شئی من التسخین ونعالج السل بالمجففات ولانبالی
بالحمی لان الحمی یستحیل ان تنزول وسببہا باق وعلاجہا التجفیف و
ہو یضر بالحمی۔ الثالث ان یکون احدہما اشد اہتماما کما لو اجتمع سونوخس
وفالج فانا نعالج سونوخس بالتطفیۃ والفصد ولا نلتفت الی الفالج واما
اذا اجتمع المرض والعرض فانا نبتدی بعلاج المرض الا ان یغلب
العرض ولا یلتفت للمرض کما یسقی المخدرات فی القولنج الشدید الوجع
اذا صعب وان کان نفس القولنج۔

السوال العاشر۔ کم ہی منافع السکنجبین۔

الجواب من تجارب ابن المدور نقلہ من مقالۃ حنین فی السکنجبین وہی
ثمان وثمانون منفعۃ الاول انہ یبرد المزاج المائل الی الحرارۃ المفرطۃ
ویعدلہ بتطفیۃ تلک الحرارۃ وتہدیتہ لہا۔ الثانی انہ یحمی البدن البارد
اذا شرب صرفا۔ الثالث انہ یرطب البدن الیابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو ورم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا دور ہو جائے بعد ازاں زخم کا علاج کرینگے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سبب سے دوسرا مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کرینگے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سدے اور تپ میں مبتلا ہوا اور سدے ہی سے یہ علامت تپ کا ہوا ہو تو پہلے سدے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اس کے تپ کی دوا کرینگے پس ہم تپ سے نڈرینگے اور سدے کو دوائے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دواؤں سے اور تپ سے نڈریں گے اس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل نجاسے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اُس کا خشک کرنا ہے اور اس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام بڑا ہو جیسا کہ اگر سونوخس اور فالج ایک وقت میں جمع ہونگے تو ہم پہلے سونوخس کا علاج کرینگے اور دوائیں حرارت کے بجھانے کی دینگے اور مریض کی فصد کرینگے اور فالج کیطرف کچھ التفات بھی نہوگا جب تک مریض سونوخس سے بری ہوگا اور جب مرض اور عرض دونوں جمع دیکھینگے تو اول مرض کی دوا کرینگے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے اسی کا علاج کیا جائیگا اور مرض کیطرف توجہ بھی نہوگی جب تک عرض سے شفا کلی نہوگی جیسا کہ سُن کرنے والی دوائیں اُس قولنج میں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قولنج کے سبب سے عارض ہوا ہے فرصت نہ پائینگے اسواسطے کہ وہ درد سخت اور بُرا ہے اگرچہ قولنج کے سبب سے ہوا ہے۔

سوال [۱۱] سکنجبین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

جواب اپنی کتاب تجارب میں ابن المدور نے مقالہ حنین سے جو سکنجبین کے باب میں ہے [۸۴] اٹھائیس فائدے لکھے ہیں اور اس تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ (۱) یہ کہ اُس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بناتی ہے اور اُس حرارت کو جو مفرط ہے بجھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔

(۲) یہ ہے کہ اگر خالص پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر تین حصے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

کثیر یکون ہو الربع والماء ثلثة ارباع۔ الرابع انه یجفف البدن الرطب
بتقطیعه الرطوبات واحدارہا من البدن ونقضها الی خارج اذا شرب صرفا
وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الخامس انه ینفع من الغب الدائرة۔
السادس انه ینفع من الغب الدائمة السابع انه ینفع من حمی الربع النائبة
الثامن انه ینفع من حمی الدق التاسع انه ینفع من الحمی المواظبة الدائمة
العاشر انه ینفع من الحمی المواظبة النائبة الحادی عشر ینفع من الحمی المطبقة
المعروفة بسونوخس وہی الدمویة الثانی عشر ینفع من الحمی المحرقة الثالث
عشر ینفع من الحمی المرکبة من حمی بلغم وحمی غب دائمة الرابع عشر ینفع من
حمی مرکبة من حمی بلغمیة دائمة وحمی بلغمیة نائبة الخامس عشر ینفع من حمی مرکبة
من غب دائمة وغب نائبة السادس عشر ینفع من الحمی المرکبة من حمی بلغم
دائمة وغب نائبة وہی شطر الغب السابع عشر ینفع من الحمی الربع
الثامن عشر ینفع من ترکیب غب نائبة وحمی ربع التاسع عشر ینفع
من ترکیب حمی ربع نائبة وربع دائمة العشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة وربع دائمة
الحادی والعشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة وربع نائبة الثانی والعشرون ینفع
من ترکیب حمی غب نائبة وربع دائمة الثالث والعشرون ینفع من ترکیب حمی غب دائمة فقرات

(۴) یہ ہے کہ تر بدن کو خشک کرے اور رطوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیم گرم استعمال میں آئے۔

(۵) غب دائر کو نفع دیتی ہے۔ (۶) غب دائمی کو۔ (۷) تپ ربع نائبہ کو

(۸) تپ دق کو۔

(۹) تپ مواظبہ نائبہ کو۔

(۱۰) تپ مواظبہ دائمہ کو۔

(۱۱) تپ مطبقہ کو جو سونوخس کہلاتی ہے اور وہ تپ دموی ہے۔

(۱۲) تپ محرقہ کو۔

(۱۳) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی اور تپ غب دائمی سے۔

(۱۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائم اور بلغمی نائبہ سے

(۱۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمی اور غب نائبہ سے۔

(۱۶) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائمہ اور غب نائبہ سے جسکو شطر الغب کہتے ہیں۔

(۱۷) حمّی ربع یعنی چوتھیا بخار کو نافع ہے

(۱۸) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپ ربع سے۔

(۱۹) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ ربع نائبہ اور ربع دائمی سے۔

(۲۰) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۱) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ربع نائبہ سے و

(۲۲) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۳) اُس تپ کو جو تپ غب ذات القترات کی ترکیب سے ہو۔

الرابع والعشرون ينفع من تركيب بلغمية ذات فترات وغب ذات فترات الخامس والعشرون ينفع من تركيب حمى دائمة وربع ذات فترات السادس والعشرون ينفع من حمى عفونة الاخلاط باسرها ويحللها ويحلوبها السابع والعشرون ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الاعضاء الرطبة الموجودة في نفس الاعضاء الاصلية الباطنة الثامن والعشرون ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الاعضاء الرطبة التاسع والعشرون ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الرطوبة الموجودة في نفس الاعضاء الاصلية الثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن التعب الحادي والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن السكر الثاني والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن التخمة من غير اسهال الثالث والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن البرد الشديد الرابع والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن احتراق الشمس وشدة السموم الصيفية الخامس والثلثون ينفع من حمى يوم عن تكاثف ظاهر البدن كما يحدث بمن يستحم بماء الشب السادس والثلثون ينفع من الحمى الحادثة عن الارق الحادث بسبب الحزن السابع والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة من الهم والغم الثامن والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن السهر الذي لا يعرف له سبب التاسع والثلثون

(۲۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی ذات الفترات سے۔

(۲۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ دائمی اور ربع ذات الفترات سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی عفونت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور اُن اخلاط کو تحلیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضاے رطب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضاے اصلیہ باطنیہ میں موجود ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضاے رطب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفس اعضاے اصلیہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس حمی یوم کو جو تعب سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس حمی یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس حمی یوم کو جو تخمہ سے ہو بغیر اسہال کے۔

(۳۳) اُس حمی یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس حمی یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا باد سموم یعنی لُو سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس حمی یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو بسبب بیداری کے جو بباعث حزن واندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس حمی یوم کو جو رنج وغم سے ہوئی ہو۔

(۳۸) اُس تپ یوم کو جو اُس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو

نفع من الحمٰی یوم الحادثة للعاشق او من کلام مولم او تجرا و تجر الاربعون ینفع من سائر الحمیات المخلطة الحادی والاربعون ینفع من الغشی الحادث من الامتلار الذی یسد الطبقات من سور مزاج الثانی والاربعون ینفع من الغشی الحادث من سور مزاج الثالث والاربعون ینفع من الغشی الحادث من الوجع الرابع والاربعون ینفع من اختناق الرحم الخامس والاربعون ینفع من السکتة والاغماء اذا تعسر به صرفا و ذلک به الحلق مع الایارج الفیقرا السادس والاربعون ینفع من اللذع العارض فی المعدة السابع والاربعون ینفع من الغشی الحادث فی ابتدار نوبة الحمی الثامن والاربعون ینفع من السرسام التاسع والاربعون ینفع من البرسام الخمسون ینفع من ذات الجنب الحادی والخمسون ینفع من ذات الریة الثانی والخمسون ینفع من الصداع الحادث من حر الشمس الثالث والخمسون ینفع من الصداع الحادث من الریاح من سور مزاج حار مخالط المادة الرابع والخمسون ینفع من الصداع الحادث من سور مزاج بارد مخالط المادة الخامس والخمسون ینفع من الصداع الحادث من الریاح الباردة السادس والخمسون ینفع من الصداع الحادث عن شرب الخمر والخمار السابع والخمسون ینفع من السدر والدوار الثامن والخمسون ینفع من الصداع الرابع لالم فم المعدة التاسع

(۳۹) اُس حمی کو جو کسی عاشق کو ہو جائے یا کسی کلامِ آزار رساں یا بیہودہ یا جُدائی کے سخن سے چڑھ آئے۔
(۴۰) اُن تمام حمیات کو جو اخلاط کے باعث سے ہوں۔
(۴۱) اُس غشی کو جو امتلا کے سبب عارض ہو اور سب طبقات کو بند کرے۔
(۴۲) اُس غشی کو جو سوءِ مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔
(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب ہو۔
(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔
(۴۵) سکتہ اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی غرغرہ کرے اور ایارج فیقرا سے ملا کر حلق میں ملے۔
(۴۶) اُس لذع کو جو معدے میں حادث ہو۔
(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی نوبت سے پہلے ہو۔
(۴۸) سرسام کو۔
(۴۹) برسام کو۔
یعنے ورم سینہ کو ۱۲
(۵۰) ذات الجنب کو۔
دردِ پہلو کو ۱۲
(۵۱) ذات الریہ کو۔
پھیپھڑے کے درد کو ۱۲
(۵۲) اُس دردِ سر کو جو دھوپ سے ہوا ہو۔
(۵۳) اُس دردِ سر کو جو اُن ریاح سے عارض ہو جو ریاح سوءِ مزاج حار مخالط بالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں
(۵۴) اُس دردِ سر کو جو سوءِ مزاج بارد مخالط بالمادہ سے ہو۔
(۵۵) اُس دردِ سر کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔
(۵۶) اُس دردِ سر کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُتر جانے سے ہوا ہو۔
(۵۷) سدر دوار کو۔ (۵۸) اُس دردِ سر کو جو فمِ معدے کے درد سے ہو

والخمسون ينفع من الشقيقة المزمنة والحاوة الستون ينفع من قرانيطس الحادى و
الستون ينفع من ألم الدماغ من الخلط المحرق والسوداوى الثانى و
الستون ينفع من الاختلاج اذا كان صرفا الثالث والستون ينفع من السدد
الحادثة فى العروق التى بين الكبد والمرارة الرابع والستون يفتح المجارى
التى بين الكبد والمرارة الخامس والستون يفتح المجارى التى بين الكبد والطحال
السادس والستون يفتح المجارى التى بين المعدة والمرارة السابع والستون
ينفع من انواع الاستسقاء خصوصا اللحمى الثامن والستون يفتت حصاة الكلى
اذا شرب صرفا مع رماد العقارب التاسع والستون يفتت حصاة الكلى اذا شرب
السبعون ينفع من الماشرا الحادى والسبعون ينفع من الدماميل العارضة
فى البدن الثانى والسبعون من البثور والقروح وخاصة فى المفاصل الثالث
والسبعون من اوجاع المفاصل التى تكون من المواد الحارة الرابع والسبعون
يقلع البلغم اللزج الذى هو يلبس بخمل المعدة وبجدره الخامس والسبعون
يسهل المرة الصفراء اذا كثرت فى المعدة وطال مقامها السادس والسبعون
ينفع من الجرب الحاد الاكال السابع والسبعون ينفع منفعة عجيبة من حدة
الدم ويسكنها الثامن والسبعون يفتح السدد الحادثة فى مجارى الطحال التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور حادہ کو۔

(۶۰) قرانیطس کو۔

(۶۱) دماغ کے اُس درد کو جو خلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) اُن سدوں کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) اُن مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) اُن مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) اُن مجاری کو جو معدے اور مرارہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصاً استسقاے لحمی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر عقرب کے ہمراہ۔

(۶۹) اُنھیں پتھریوں کو سکنجبین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماشرا کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) اُن دنبلوں کو بھی فائدہ کرتی ہے، جو بدن میں پیدا ہوں۔

(۷۲) بثور اور قروح کو بھی نفع بخشتی ہے خصوصاً جب مفاصل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاصل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اُس بلغم لزج کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو اُکھیڑتی ہے اور اُس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفراے خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھہرا ہو۔

(۷۶) تیز خارش کو بھی فائدہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عجیب نفع پہنچاتی ہے اور تسکین کرتی ہے۔

(۷۸) اُن سدوں کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

والسبعون ينفع اورام الكبد الثمانون ينفع الخفقان العارض في الفواد الحادي والثمانون يحدر المرار الاسود المحتقن بالمعدة الثاني والثمانون ينفع من الجدري الثالث والثمانون ينفع من الحصبة الرابع والثمانون ينفع من قروح المثانة الخامس والثمانون ينفع من سوء التنفس السادس والثمانون ينفع من انتصاب النفس السابع والثمانون يحدر الطمث اذا تشوش انحداره في اوقاته الثامن والثمانون ينفع ميل الرحم الى الجوانب

والمتاخرون زادوا على هذا وقالوا ينفع التخمة والامتلاء والحمى الوبائية والهيضة والبواسير الريحي ويحفظ الصحة ويمنع اجتماع مواد ويزول العفونة ويلطف الخلط الغليظ ويغلظ الرقيق وينقي المعدة ويطفي الحرارة وينقي الخلط الغليظ و يسكن غليان الدم ويدر البول ويرطب الكام والحلق ويحدر الرطوبات اللزجة من مجاري النفس والاضلاع وتسكين العطش ويهيج استحالة الشربات الى الصفرار ويعطي كيفيات غريبة ويجلو المعدة ويقوي الشهوة وقال جالينوس السكنجبين السفرجلي متعويا بالزنجبيل ينفع جميع علل المعدة وفي حالة الزكام والنزلة وخشونة الصدر ينفع سكنجبين قليل الحموضة بمصحوب اللعابات ويسهل القي وقال الشيخ فان وجدت في الاول قي فيقي بصنعه

(۷۹) تمام اورام جگر کو نافع ہے (۸۰) اُس خفقان کو جو دل کو عارض ہوا ہو سودمند ہے (۸۱) اُس صفراے سیاہ کو نکالتی ہے جو معدے کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدری کو نافع ہے (۸۳) حصبہ کو بھی نافع ہے (۸۴) قروح مثانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوء تنفس کو نافع ہے (۸۶) انتصاب النفس کو بھی دافع ہے (۸۷) حیض کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) رحم کو جو جانب کو میل رکھتا ہو نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** نے ان منافع پر اور بھی بڑھائے ہیں چنانچہ بتفصیلِ ذیل وہ سب اِس طرح سے فرماتے ہیں (اول) یہ کہ سکنجبین تخمہ اور امتلا کو نفع پہنچاتی ہے (دوسرے) یہ کہ تپ وبائی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (تیسرے) یہ کہ ہیضے اور بواسیر ریحی کو بھی نفع رساں ہے (چوتھے) یہ کہ تندرست کی صحت کی نگہبان ہے (پانچویں) یہ کہ مواد کے جمع ہونے کی مانع ہے (چھٹے) یہ کہ خلط عفن کی عفونت کی دافع ہے (ساتویں) یہ کہ گاڑھے خلط کو پتلا کرتی ہے اور پتلے خلط کو گاڑھا کرتی ہے (آٹھویں) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و مصفٰے کرتی ہے (نویں) یہ کہ حرارت مفرد کو بجھا کر ٹھنڈا کرتی ہے (دسویں) یہ کہ گاڑھے خلط کا تنقیہ کیا کرتی ہے (گیارھویں) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین دیا کرتی ہے (بارھویں) بند پیشاب کو رواں کرتی ہے (تیرھویں) حلق اور تالو کو تری دیکر تر دہاں کرتی ہے (چودھویں) یہ کہ چپکی ہوئی رطوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پسلیوں سے ہٹاتی ہے (پندرھویں) پیاس کی شدت کو تسکین پہنچاتی ہے (سولھویں) مشروبات کو صفرا بنجانے سے روکا کرتی ہے (سترھویں) کیفیات غریبہ کو جو مزاج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (اٹھارھویں) معدے کو جلا کرتی ہے۔ (انیسویں) اشتہا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سکنجبین سفرجلی جو زنجبیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی ہو معدے کی سب بیماریوں کو نفع پہنچاتی ہے اور زکام و نزلہ اور سینہ جکڑ جانیکو سکنجبین کم ترش ہمراہ لعابات کے فائدہ پہنچاتی ہے (بیسویں) سکنجبین قے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اُسکے سبب سے قے جلدی سے آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے قے لائی جائے تو اُس چیز سے قے کرائی جائے

امزہما الیبس فیہ مخالفۃ للمعتاد مثل السکنجبین بالماء الحار وفی حالۃ الغثیان المقوی بالنعناع او بماء السفرجل وینفع الیرقان خصوصًا الہندبائی و السکنجبین المنعنعی بان یطرح اوزان المنعنع فی اثناء الطبخ یقوی المعدۃ ویرفع الغثیان اللازمۃ لہا والنعناع ضامن لمنافع السکنجبین ومصلح لجمیع الحموضات لکن السکنجبین یصنع للمحرورین لم یطرح النعناع وکذا المن ارادالقئی۔

السوال الحادی عشر لم حمد السکنجبین القلیل الحموضۃ قوم الجواب من مسائل النجاحیث یقول انہ اذا کان کذلک رطب الفم والحنک لتسکینہ المرۃ الصفراء بما فیہ من الحموضۃ واعان علی نفث التحامہ وسکن العطش ووافق المواضع التی دون الشراسیف ومنع من حدوث المضار المعائیۃ لان طبع المعاء البرد والیبس ولانہا عصبیۃ۔

السوال الثانی عشر لم امران یسقی السکنجبین فی الامراض الحادۃ قبل تناول ماء الشعیر بساعتین وبعدہ بساعتین الجواب من مسائل النجا اما قبلہ فلانہ یجلو ویطفی اللہیب واما بعدہ فلانہ ینفذ ما یولدہ ماء الشعیر۔

السوال الثالث عشر ما ہو القانون الکلی فی مداواۃ حمی العفونۃ الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول الغرض فی مداواۃ ہذہ الحمیات

جو چیز عادت کی مخالفت نکرے یعنی معدے کو اذیت ندے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غثیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلائیں جس میں پودینہ یا ہی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یرقان کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصًا وہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پودینے کی جس کے دوسرے جوش میں پودینے کے پتے ملائے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔ خصوصًا جس میں کاسنی ملی ہو اور اُس غثیان کو بھی جو لازمی ہو منفعت دیتی ہے اور پودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا ذمہ دار ہے اور سب ترشیوں کا مصلح اور دافع اضرار ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں پودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کسیکو قے کرائیں اسکو بھی پودینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور اختصر کہنا ہے کہ وہ سکنجبین جو پودینے کے پانی سے بہ نسخہ ذیل بنی ہو خونی بواسیر کو نفع دیتی ہے اسوجہ سے کہ بواسیر کے خون کو روک دیتی ہے بلکہ ایسی نافع ہے کہ ہر طرح کے نزف الدم یعنی خون نکلنے کو مانع ہے ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ تازہ پودینے کا پانی ۵ تولہ لیں سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری ۲۰ تولہ ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پکائیں۔

سوال [۱۱] حکیموں نے کم ترش سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتابوں میں لکھی ہے۔

جواب۔ مسائل نجادیں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی مدح کا یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو تو دہلین کالو کو تر کریگی اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو تسکین دیگی اور بلغم کے نفوذ کرنے میں بھی مدد پہنچائیگی اور مریض کی پیاس کو بھی بجھائیگی اور سوائے شراسیف کے سب جگہ موافق آئیگی اور امعا کی بیماریوں سے بھی بچائیگی اسواسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعا سب عصبی ہیں یعنی پٹھوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم و تر ہے پس انکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال** [۱۲] کیوں یہ حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مرضوں میں تو آش جو سے دو ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آش جو کے بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل نجاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آش جو کے تو اس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو بجھاتی ہے اور بعد آش جو کے اس غرض سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اُس چیز کو جو آش جو سے پیدا ہوتی ہے نفوذ کراتی ہے۔

سوال [۱۳] تپ عفنی کے علاج کا قانون کلی کیا ہے بتلاؤ جو حکیموں نے تجویز کیا ہے **جواب** جزئیات میں شیخ نے یوں لکھا ہے کہ ایسے تپوں میں

تارة تتجه نحو الحمی فیحتاج ان یبرد و یرطب و تارة نحو المادة حتی یحتاج ان ینضج او یستفرغ والانضاج فی الغلیظ تعدیله بالترقیق وفی الرقیق تعدیله بالتغلیظ وربما یناقض ما یستدعیه الحمی من التبرید والخلط من الانضاج فحینئذٍ یجب ان یراعی الاهم من الامرین فان کانت القوة قویة قطعت السبب ودبرت الخلط ومنعت الغذاء وان کانت ضعیفة اشتغلت بتعدیل المضاد لها فبردته وانعشت القوة بالغذاء

السوال الرابع عشر ما هو القانون الکلی فی معالجات امراض العصب الخمسة اعنی الخدر والتشنج والرعشة والاختلاج والفالج الجواب من جزئیات ابن سینا یقصد فیها قصد موخر الدماغ ولا یعجل باستعمال الادویة القویة بل تقتصر علی اشیاء لطیفة ما یلین و ینضج والحقن جیدة ثم بآخره یستعمل المستفرغات القویة و یغذی المفلوج فی اول الامر بماء العسل او ماء الشعیر یومین ثلثة وان احتملت القوة فالی الرابع عشر واجتهد فی تجویعه وتعطیشه

السوال الخامس عشر ما الفرق بین الدوار والغذاء الجواب من الاصول لابن رضوان حیث یقول الفرق بین الغذاء والدواء ان الغذاء یتغیر فی البدن و یستحیل کیلوسه الی ان یصیر کیموسا من کیموسات البدن فمنه ما هو

جو عفونت سے ہوں کبھی تو اس تپ کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے پس وہ کرسنہ اور تبرید کی حاجت ہوتی ہے اور کبھی مادے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے پس پکانا اور نکالنا ہوتا ہے اور نضج حاصل ہوتا ہے بدینطور کہ مادہ غلیظ کو رقیق کیا جاوے اور رقیق کو غلیظ بنایا جاوے اور اکثر اوقات ہوتا ہے کہ عدو بھی بگڑ جاتا ہے یعنی اول تبرید و ترطیب تپ کے بعد اخراج خلط کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اسکے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اسوقت چاہیے کہ دونوں باتوں میں جو مقدم ہو اسکی رعایت کریں پس اگر ساتھ اسکے قوت مریض کی قوی ہے تو تپ کے سبب کو قطع کرینگے اور خلط کی تدبیر کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر ضعیف ہو تو مادہ کو معتدل کرکے غذا دینگے یا دلی اور غذا دیکر قوت کو بڑھایا جاویگا اس طرح سے علاج اس تپ کا عمل میں آویگا تب مریض بحکم خدا شفا پاویگا

سوال [۱۴] پٹھوں کے پانچوں مرضوں کے علاج کا قانون کلی بتاؤ یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور اختلاج اور فالج کا علاج سمجھاؤ

جواب شیخ نے قانون کی جزئیات میں یوں لکھا ہے کہ ان امراض میں سے ہر ایک کا علاج کیا جاوے اور قوی دواؤں کا دینا عمل میں نہ آوے بلکہ لطیف دواؤں پر جو طبیعت کی تلیین کریں اور مادے کو پکائیں اور چند حقنوں پر اقتصار کریں گے پھر مرض کے آخر قوی استفراغ کرنے والی دوائیں دینگے اور قولنج کے بیمار کو مرض کے شروع میں ماء العسل پلائیں گے یا جاوے اسکے اگر مادہ گرم ہوگا تو آش جو دینگے دو یا تین دن تک علاج کی یہی صورت رہے گی اور اگر قوت اٹھا سکے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مفلوج کے بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کیجاوے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دیجاوے۔

سوال [۱۵] دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسی غذا ہے۔

جواب ابن رضوان نے اصول میں یہ لکھا ہے یعنے حکیم مسطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جاکر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہو کر یعنے معدے سے پک کر جگر میں آتی ہے اور جگر سے کیموس بن کر یعنے جگر میں پک کر جزو بدن ہوتی ہے اور باعث بقائے تن ہوتی ہے۔ پس غذا وہ ہے جو تغیر پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت شتاب وہ جیسے روٹی ہے جو ہر روز کھائی

سریع التغیر مثل الخمر ومنه ما هو وسط مثل الخبز ومنه ما هو بطیٔ مثل لحم البقر ومنه ما یغیر البدن اولا ثم یعود فیتغیر عن البدن ویستحیل کیلوسه الی بعض کیموسات البدن مثل الخس ویسمی ما کان کذلک غذاءً دوائیا۔ و الدواء هو ما کان غیر البدن فمنه ما یغیر البدن ثم یعود فیتغیر من البدن وینقلب الیه ویسمی دواءً غذائیا مثل الادویة الحلوة ومنه ما یغیر البدن ویضمحل قوته قلیلا قلیلا اما ان یدفعها طبیعة البدن فیخرجه عن البدن واما ان ینقسم و یستحیل ویبطل قوته ویسمی دواءً علی الاطلاق ومنه ما یغیر البدن ولا یتغیر عن البدن ویسمی ما کان کذلک دواءً قتالا۔

السوال السادس عشر ما هو القانون الکلی فی علاج القیٔ الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول ما کان من القیٔ متولدا عن فساد استعمال الغذاء اصلح الغذاء واستعین بمقویات المعدة الحارة العطرة وما کان سببه مادة ردیة او کثیرة استفرغت تلک المادة علی قوانین الاستفراغ والحقن جیدة والقیٔ ایضا یقطع القیٔ اذا کان عن مادة فان کانت غلیظة بدأنا فلطفناها ثم قطعناها ثم استفرغناها وجذب المادة الهائجة الی الاطراف نافع جدا فی حبس القیٔ واذا کانت الطبیعة یابسة فلا یحبس القیٔ ما یجفف من القوابض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں متغیر ہوتی ہے جیسے گائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے تب کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آجاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اُس کا کیلوس کسی قسم کا کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہو ایسی غذا کا نام غذاے دوائی ہے اور دوا وہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آئے اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا وہ ہے کہ بدن میں تغیر دکھاتی ہے اور کم کم مضمحل ہوتی ہے قوت اُسکی۔ پس یا تو طبیعت بدن کی اُسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے باہر لاتی ہے یا وہ دوا تمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی خلط کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور باطل ہوتی ہے قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا وہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور خود بدن سے کچھ اثر نہیں لیتی وہ دوا قتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال**[۱۶] قے کے علاج کا قانون کلی کیا ہے اور کس طرح یہ مرض دفع ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کے جزئیات میں لکھا ہے کہ قے کا مرض اگر غذا کے استعمال کے فساد سے پیدا ہوا ہے تو چاہیے کہ غذا کی اصلاح کیجائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طریق سے دیجائے اور گرم و خوشبو مقویات سے معدے کو مدد دہوتا یہ بلا قے کی رد ہو اور اگر قے کسی ردی مادے سے خواہ وہ کم ہو یا سوا ہو پیدا ہوئی ہو تو اُس مادے کو استفراغ کے قانون سے یا اچھے حقنوں سے نکالیں تاکہ معدے کو اُس مادے سے صاف و پاک کر ڈالیں اور قے کروانا بھی قے کو نفع کرتا ہے اور اُس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ قے بسبب کسی مادے کے ہو پس اگر مادہ گاڑھا ہوگا تو ہم اُسکو ہلکا کرینگے اور پھر اُسکو اُس جگہ سے جہاں لگا ہو گا جدا کر دینگے پھر مسہل یا حقنہ عمل میں لائینگے اور اس طرح کا استفراغ کرکے اُس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارنے والے مادے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی قے کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے بھی علاج قے کا

الا بقدر من غیر اجحاف واذا قذف دوار مقویا حالبا للقئ فاعدہ مرۃ اخری فان اشتدت کراہیۃ فغیرلہ شئ من رائحتہ او لونہ واذا کان الغثیان علی الخلو فیجب ان یملئ صاحبہ وتیقئ واکثر الغثیان العارض عن حرارۃ ویبوسۃ تزول بالتضمید المبرد المرطب واما الغثیان المادی فلا بد من تنقیۃ المعدۃ بما یلیق ثم یعالج الکیفیۃ الباقیۃ بما یضادہا من الادویۃ العطرۃ مع الربوب حارۃ او باردۃ لکل بحسبہ۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الضماد والکماد الجواب فی الاصول لابن رضوان ان الکماد یوضع وہو حار والضماد یوضع وہو بارد والقصد فیہما ان تستفید العضو قوۃ او تبدیل مزاج حتی یعود الی الاعتدال او تحلیل ما اجتمع فیہ وانضاجہ او دفعہ الی ورا او منع ما یتجلب او ینصب او تسخیف اجزاء العضو او تقبیضہا او تلیینہا او تصلیبہا او تلطیف ما حصل او تغلیظہ وتقطیعہ او تلزیجہ وتالیف الادویۃ یکون بحسب المقصود الیہ من ہذہ الانحاء

تحلل

السوال الثامن عشر کم ہی الاغراض المقصودۃ فی حرق ما یحرق من الادویۃ وغسل ما یغسل الجواب من کلام امین الدولہ بن التلمیذ حیث یقول اما الاغراض المقصودۃ فی حرق ما یحرق فخمسۃ لتنقیص حدتہ کالقلقطار والزاج واما لیکسب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مریض کی خشک ہو یعنی قبض ہو تو اُن قابض دواؤں سے جن میں خشکی ہو تھے بند کرنی چاہیے مگر جب تک کہ وہ پیٹ میں نہ ٹھیر جائیں پس اگر بیمار کسی مقوی اور حابس دوا کو ڈالدے تو پھر دوبارہ دی جائیں اور اگر مریض کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے اُسکی بو اور رنگ کو بدل دیں ان تدبیروں سے اُس دوا سے کام لیں اور اگر غثیان معدے کے خلا سے ہو تو مریض کو پیٹ بھر کے غذا کھلائیں اور بعد امتلا کے اُس سے قے کرائیں اور اکثر وہ متلی جو گرمی اور خشکی سے وقوع میں آتی ہے سرد و تر دواؤں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو متلی کہ مادہ معدے میں جمع ہونیکے سبب سے ہو پس اس صورت میں معدے کا تنقیہ کرنا اُن تدبیروں سے جو مذکور ہوئیں ناچار ہوگا۔ پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی اُن کا اُن دواؤں سے جو اُس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج درکار ہوگا ساتھ ربوب گرم یا سرد کے کہ جو مریض کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت کے لیے ضروری و واجب ہوں۔

سوال ضماد اور لکاد میں فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے **جواب** ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے کہ لکاد وہ ہے جو گرم رکھا جائے اور ضماد وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دونوں کے عمل میں لانے کا ارادہ کئی سبب سے کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (**ایک**) یہ کہ کسی عضو کو قوت پہنچانی ہو یا مزاج کی کیفیت جو بگڑی ہے اعتدال کیطرف لانی ہو (**دوسرے**) اُس مادے کا گھلانا ہے جو وہاں جمع ہو گیا ہے اور پھر اُس کا پکانا ہے جو کچا پڑا ہے پھر اُس کا نکالنا ہے اور عضو کا دھو ڈالنا ہے (**تیسرے**) اُس مادے کا روکنا ہے جو کسی عضو کی طرف کھنچا آتا ہے یا کسی عضو پر ٹپکا جاتا ہے (**چوتھے**) اُس عضو کے اجزا کو نرم کرنا ہے جو کسی مادے سے سخت ہو جائیں (**پانچویں**) سخت کرنا اُن اجزائے عضو کا ہے جو کسی مادے کی جہت سے نرم نظر آئیں (**چھٹے**) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (**ساتویں**) سخت کرنا اُنھیں کا ہے (**آٹھویں**) اُس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو بیمار میں آئی ہے (**نویں**) غلیظ کرنا اُس کا ہے جس نے کسی عضو میں رقت پائی ہے (**دسویں**) جدا کرنا اُس مادے کا ہے جو عضو علیل سے چپکا ہوا ہے (**گیارھویں**) چپکانا اُسی مادے کا ہے جو کہیں سے جدا ہو گیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اُسی غرض سے ہوتا ہے جس غرض کا قصد کیا جائے تا ضماد یا لکاد جیسا کہ چاہیے ہے ویسا ہی عمل میں آئے **سوال** کس کس غرض سے بعض دوا جلا کر اور بعض دوا دھو کر کھلائی یا پلائی جاتی ہے اور بدون اس عمل کے نفع نہیں دکھاتی ہے **جواب** امین الدولہ ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ بعض دوا کا جلانا پانچ غرض سے ہوتا ہے اول یہ ہے کہ بعض دوا کی تیزی کم کیجاتی ہے جیسے قلقطار اور زاج یعنی پھٹکری جلا کر عمل میں آتی ہے

حدة کالنورة المحرقة واما التلطیف کثافة کالسرطان وقرن الایل واما لیهیا للسحق
کالابریسم واما لان یبطل رداز جوہرہ کالعقارب واما غسل بانغسل
فالاغراض المقصودة فیه ثلثة ازالة ناریة مکتبة کالنورة وامکان التصویل
کالتوتیا وازالة قوة مقصودة کقوة التغثیة عن الحجر الارمنی۔

السوال التاسع عشر ماہی الامور الضارة بالمعدة والامعاء۔ الجواب
من جزئیات القانون لابن سینا التخم والامتلاء ولذلک لایخصب
بدن النہم لان طعامه لاینهضم ولایخصب منه البدن ولذلک منع
الریح والثقل عظیم الضرر فانه ربما ارتد الثقل من لفافة الی لفافة
الی فوق حتی یعود الی المعدة فیوذی اذی عظیما وکل ماالاقبض فیه من
العصارات خاصة فهو ردی وجمیع الادہان یرخی المعدة ولایوافقها و
اسلمها الزیت ودہن الفستق ومن الادویة والاغذیة الضارة بالمعدة
فی الاکثر حب الصنوبر والسلق والباذروج والسلجم غیر المهرا بالطبخ
والخماص والشبرق والبقلة الیمانیة الا بالخل والمری والزیت والحلبة
والسمسم فانهما یضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وکذلک المخاخ
والادمغة ومن الاشربة ماکان غلیظا ومن الادویة حب العرعر

والسرمق

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر لگانا ہے (تیسرے) کسی کثیف دوا کا لطیف کرکے
استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سنگے کی شاخ کا جلانا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اُس دوا
میں تاکہ بسہولت پس جائے جیسے ابریشم کو جلا کر کام میں لانا (پانچویں) اُس دوا کی ذاتی بُرائی کو جلا کر دور کرنا
جیسے بچھو جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوتے ہیں اُن میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول)
کسی دوا کی اُس ناریت کو جو بالفعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔
(دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے توتیا ہے کہ جب دھو کر لگایا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔
(تیسرے) اُس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مقصد کیجائے جیسا حجر ارمنی کا دھونا ہے اِس غرض سے کہ غثیان
زیادہ نہ لائے **سوال**[۱۹] وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعا کو ضرر پہنچاتے ہیں اور عقلمند آدمی اون سے
حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تفصیل اتنے ہیں (اول) تخمہ یعنی بدہضمی کے
دستوں کا آنا (دوسرے) خوب پیٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے حریص کا بدن پھلتا نہیں اسو اسطے کہ کھانا
اُس کا پچتا نہیں (تیسرے) ریح اور پاخانے کا رکنا کہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ لبسا
اوقات پاخانہ ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرتا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہونچکر اُس کو بڑی ایذا
پہنچاتا ہے (چوتھے) اُس چیز کا کھانا جس میں قبض نہ ہو اور عصارات سے خاص کر جو نچوڑنے سے ٹپک سکتے
ہیں۔ پس وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور چکنی چیزیں معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں
مگر روغن زیتون اور روغن پستہ کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جسقدر اور دیتے ہیں۔
اور اُن دواؤں اور غذاؤں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں حب صنوبر اور چقندر اور بادروج
اور شلغم جو پکنے میں بہت نہ گلا ہو اور کچا رہ گیا ہو اور حماض اور شبرق اور بقلۂ یمانی مگر سرکہ اور مری اور زیتون کسیلا
گیا ہلیست ۱۲
ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور میٹھی اور نیل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دودھ بھی معدے کو ضرر
پہنچانیوالا ہے اور اسی طرح ہڈیوں کا گودا اور ہر جانور کا بھیجا ہے اور پینے کی چیزوں میں جو شے کہ گاڑھی ہو اور

سرمق تلف

وحب الفقد وآلادوية المسهلة وجميع ما يستبشع ردی للمعدة والجماع من اضر الاشيار بالمعدة والقئ العنيف وان نفع من جهة التنقية فهو يفير ضررا كثيرا بالضعيف۔

السوال العشرون ماہی الاشيار الضارة بالكبد الجواب من جزئيات ابن سينا حيث يقول ادخال طعام على طعام واساءة ترتيبه من اضر الاشيار بالكبد وشرب المار البارد دفعة على الريق وفى اثر الحمام او الجماع او الرياضة لانه ربما ادى الى تبريد شديد لحرص الكبد الملتهبة على الامتياز السريع والكثير منه ربما ادى الى الاستسقار ويجب فى مثل ہذه الحال ان يمزج ولا يبرد تبريدا شديدا ولا يعب عبا بل يمص قليلا قليلا مصا والاشيار اللزجة كلها تضر بالكبد من جهة ما يورث السدد والشراب الحلو يحدث فى الكبد سددا وهو فى نفسه يحلو ما فى الصدر



دواؤں میں سے حب عرعر اور حب فقد یعنی تخم فنجنکشت جسے ہندی میں سنبھالو کے بیج کہتے ہیں اور جو دوائیں کہ دست آور ہیں اور کل وہ چیزیں جو بھوک بند کردیں معدے کے واسطے بد ہیں اور جماع ان سب سے زیادہ برا ہے معدے کو بہت ضرر دیتا ہے اور وہ قے جو دشواری سے آئے اگرچہ بسبب تنقیہ کرنے معدے کے وہ نافع ہے مگر بسبب ضعف پیدا کرنے کے معدے میں نقصان عظیم دیتی ہے۔

سوال کون کون سی چیزیں ہیں جو جگر کو ضرر دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کر دیتی ہیں۔

جواب جزئیات قانون سے لکھا جاتا ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا ہے اور نہار یا بعد حمام کے یا بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے دفعۃً سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اس واسطے کہ جگر جو ان اوقات میں بھڑکتا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حریص ہوتا ہے پس جب اس طرح سے پانی پیا جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت برا ہے کس واسطے کہ غذا کا کیموس یعنی اخلاط کا پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور گزشتہ کے بعد پانی پینے سے استسقا ہو جاتا ہے پس واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد نہ ہوے اور ڈگڈگا کر نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوسے اور چکنی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ ایسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شراب حلوا بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ سینے کو صاف بھی کر دیتی ہے۔



الباب السابع

فيما يسأل عنه الكحال وهو عشرون مسئلة

السوال الاول فی ای امراض العين يكتحل بعرق السوس الجواب من كلام ديسقوريدس مما نقله ابن وافد فی ادوية المفردة حيث يقول ان اصل السوس اذا قشر وسحق ونخل بمنخل واكتحل به كان دواء نافعًا للظفرة فی العين يذر عليها فياكلها ويفنيها ويمحو اثرها وكذلك فعله باللحم الزائد الذی يخرج فی اصول الاظفار

السوال الثانی كم هی الاسباب فی روية الشئ الواحد اثنين الجواب من طبيعيات الشفاء لابن سينا حيث يقول ان السبب فی روية الشئ الواحد اثنين اربعة اسباب احدها انصال الآلة الموديّة للشبح التی فی الجليدية الی ملتقی العصبتين فلا يتادی الشبحان الی موضع واحد علی الاستقامة بل ينتهی كل عند جزء من الروح الباصر المرتب هناك علحدة لان خطی الشبحين لم ينفذا انفوذًا من شانه ان يتقاطعا عند مجاورة ملتقی العصبتين فيجب لذلك ان ينطبع من كل شبح ينفذ عن الجليدية خيال علحدة وفی

ساتواں باب

اُن چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے پوچھی جاتی ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۱ آنکھ کے کس کس مرض میں عرق سوس لگایا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

جواب ۔ ابنِ وافد نے اپنے ادویہ مفردہ میں جو حکیم دیسقوریدس کے کلام سے نقل کیا ہے اس طرح سے عرق سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب ملہٹی چھلکر اور باریک پس کر چھلنی میں چھانی جائے تو اُس آنکھ کو جس میں ناخنہ ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اُس پر چھڑکی جائے پس اُس ناخنے کو کھا لے اور فنا کر دے اور ایسا مٹائے کہ اُس کا نشان بھی کوئی نہ پائے اور یہی تاثیر اُس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

سوال ۲ کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

جواب طبعیات شفا میں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے سبب چار ہیں جسکی جہت سے آنکھیں اس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آلہ جو کسی کی صورت کو جو رطوبت جلیدیہ میں ہے دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ تک پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دونوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ علیحدہ روحِ باصرہ کے جزو پر منتہی ہو جائینگی اس واسطے کہ دونوں خطوں نے دونوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا کہ جسکی شان سے یہ ہے کہ دونوں پٹھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے کہ ہر ایک صورت سے جو رطوبتِ جلیدیہ میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر علی حدة فیکون کانہما خیالان عن شیئین متفرقین
من خارج ای اذ لم تتحد الخطان الخارجان منہما الی مرکز الجلیدیة نافذین
الی العصبتین الثانی حرکة الروح الباصر وتوجہ یمنة ویسرة حتی یتقدم
الجزء المدرک من کرة المرسوم لہ فی الطبع آخذا الی جہة الجلیدیة متموجا مضطربا
فیرسم فیہ الشبح والخیال قبل تقاطع المخروطین فیری شبحین وہذا مثل
الشبح المرتسم من الشمس فی الماء الراکد الساکن مرة واحدة والمرتسم منہا
فی المتموج ارتساما متکررا الثالث اضطراب حرکة الروح الباطن الذی
وراء التقاطع الی قدام وخلف حتی یکون لہا حرکتان الی جہتین متضادتین
حرکة الی الحس المشترک وحرکة الی ملتقی العصبتین فیتادی الیہا صورة المحسوس مرة قبل ان ینمحی
ما یودیہ الی الحس المشترک کانہا کما ادت الصورة الی الحس المشترک رجع منہا جزء وقبل ما تودیہ القوة
الباصرة وذلک بسرعة الحرکة فیکون ما تودیہ القوة الباصرة مثلاً قد ارتسم فی الروح
المودیة صورة فیقبلہا الی الحس المشترک ولکل مرتسم زمان ثبات الی ان
ینمحی فلما زال القابل الاول من الروح عن مرکزہ لاضطراب حرکتہ خلفہ
جزء آخر فقبل قبولہ قبل ان انمحی عن الاول فتحرکت الروح لاضطراب الی
جزء متقدم کان فی سمت المرئی فادرکہ ثم زال ولم تزل عنہ الصورة دفعة

جزو میں اُسی جیسا دوسرا ہو پس وہ دونوں خیال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا جدا ہیں اس واسطے کہ وہ دو خط جو دونوں صورتوں سے مرکزِ جلیدیہ کی طرف نکلے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف رسا ہیں متحد نہیں ہیں (دوسرا) سبب روحِ باصرہ کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اُسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کشتی ہیئت کا جو آنکھ کی مقررہ گردش سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہوجاتا ہے وہ رطوبتِ جلیدیہ میں متموج اور مضطرب رجوع کرتا ہے پس اُس میں وہی ہیئت اور خیال اُس جزو کا نقش ہوجاتا ہے پہلے اس سے کہ وہ دونوں خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے آفتاب کی ہیئت ٹھہرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارتے ہوئے پانی میں بار بار بنتی جاتی ہے (تیسرا) سبب روحِ باطنی کی حرکت کا اضطراب ہے کبھی وہ اضطراب روح کو پیچھے لیگیا ہے اور کبھی آگے لایا ہے تا آنکہ روحِ باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی دو جہتیں متضاد ہونگی ایک حرکت حسِ مشترک کی طرف لیجائیگی دوسری حرکت دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ لائیگی پس دونوں میں محسوس چیز کی صورت ایک ہی دفعہ آئی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جسکو حرکتِ روح کی حسِ مشترک کیطرف پہنچائے گویا کہ روح نے اُس چیز کی صورت حسِ مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اُلٹی پھر آئی اور حسِ مشترک نے اُس چیز کو قبول کیا جسکو قوتِ باصرہ نے پہنچایا ہے اور یہ امر حرکت کی سرعت سے ہوا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اُس روح میں جو صورت کو حسِ مشترک کیطرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اُس میں آئی تھی حسِ مشترک کی طرف نقل کردی اور ہر نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھیرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب وہ جزو روح کا جسنے اُسکے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے اضطراب کے سبب سے ہٹ گیا دوسرا جزو روح کا اُسکی جگہ آگیا اور اُس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول سے مٹ چکی ہو قبول کرلیا پس روح نے پہلے تو اُس اول جزو کی طرف جو اُس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کرلی اور ہنوز اُس جزو کی صورت اُس جزو سے مٹی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اس دوسرے جزو نے

بل ہی فیہ والی جزو آخر قابل للصورة ایضا بحصولہ فی السمت الذی فی مثلہ تدرک الصورة عاقبا للجزو الاول والسبب الاضطراب الرابع اضطراب حرکۃ یعرض للثقبۃ العنبیۃ فان الطبقۃ العنبیۃ سہلۃ الحرکۃ الی ہیئۃ یتسع لہا الثقبۃ ویضیق تارة الی خارج وتارة الی داخل علی الاستقامۃ اوالی جہۃ فیتبع اندفاعہا الی داخل اجتماع یعرض لہا فاذا اتفق ان ضاقت الثقبۃ یری الشئ اکبر او اتسعت یری الشئ اصغر واتفق ان مالت الی جہۃ رای فی مکان آخر فیکون کان المری اولا غیر المری ثانیا وخصوصا اذا کان قد تمثل قبل انمحاء الصورة الاولی صورة اخریٰ۔

السوال الثالث فی ای امراض العین تذر بالقصب البالی العتیق فیبرأ

الجواب من الملکی حیث یقول ان القصب البالی العتیق اذا سحق نعما وذر بہ العین نفع البیاض۔

السوال الرابع کم ہی الامور الضارة بالنظر وما ہی الجواب من الکتاب الثالث من القانون حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا افعال وحرکات الثانی اغذیۃ الثالث حال التصرف فی الاغذیۃ اما الافعال فمثل الجماع الکثیر وطول النظر فی المضیات وقراءة الدقیق قرائۃ تامل بافراط فان المتوسط فیہا

قبول کرلی اُسی طرح سے جیسی پہلے جزرنے لی تھی (چوتھا) سبب اضطراب اُس حرکت کا ہے جو طبقہ عنبیہ کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقۂ عنبیہ کسی ہیئت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اُس ہیئت کے آنے کیواسطے اُس کا سوراخ چوڑا ہوجاتا ہے پھر کبھی باہر کیطرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کیطرف چھوٹا ہوجاتا ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اُسکے داخل کیطرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سوراخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چوڑا ہو۔ تو چھوٹی معلوم ہوجاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سوراخ مائل ہو تو وہ شے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا وہ شے جو اول دکھائی دی وہ مخالف اُسکے ہوتی ہے جو دوسری بار نظر پڑی خصوصاً جب پہلی صورت کے مٹ جانے سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

سوال آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بانس بوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مریض اُس سے شفا پاتا ہے۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بانس بوسیدہ باریک پیس کر چھڑکا جائے تو اُس سفیدی کو جو آنکھ میں پڑجاتی ہے نفع دکھائے۔

سوال کتنے امور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو اُنسے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔

جواب قانون کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین امور سے نظر میں فتور آتا ہے۔

(ایک) تو افعال وحرکات ہیں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذائیں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔ (تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر دیکھو اور اُنسے بچتے رہو (پہلے) افعال ہیں اور وہ یہ اعمال ہیں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) چمکتی چیزوں پر بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔

(تیسرا) ایسے باریک لکھے ہوئے کو پڑھنا جو تامل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔ پس میانہ روی اس میں نفع پہنچاتی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اسی طرح سے امر باریک کام بھی ضرر

نافع وکذلک الاعمال الدقیقة والنوم علی الامتلاء والعشاء وکلما یجفف
الطبیعة ایضا وکلما یعکر الدم من الاشیاء المالحة والحریفة والسکر واما القئ
فینفعه من حیث انه ینقی المعدة ویضره من حیث انه یحرک مواد الدماغ
فیدفعها الیه وان کان لابد فینبغی ان یکون بعد الطعام وبرفق والاستحمام
ضار والنوم المفرط ضار والبکاء الکثیر ضار وکثرة الفصد وخصوصا الحجامة
المتوالیة ضارة واما الاغذیة الضارة فالمبخرة والمالحة والحریفة ومایوذی
فم المعدة والکراث والبصل والثوم والباذروج اصلا والزیتون والکرنب
والشبت والعدس واما التصرف فی الاغذیة فان تینا ولها ویحترز من فسادها
وکثرة بخارها۔

بحیث لا یفسد ہضمہا و یکثر بخارہا۔

السوال الخامس اذا رایت العین کلالا کیف نعلم انها من قبل الرطوبات
او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الکلال بسبب الرطوبات
فیکون بصرها باللیل اقل بسبب ان ذاک یحتاج الی تحدیق وتحریک للمادة
الی خارج والمادة الکثیرة تکون اعصی من القلیلة واما الکلال بسبب الطبقات
فیجمع البصر اشد۔

السوال السادس کیف یعلم ان العین الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البیضیة

کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پر سونا اور رات کے کھانے پر سونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر اتنا جاگے کہ کھانا منحدر اور کچھ ہضم ہو جائے بعد ازاں مضایقہ نہیں ہے اگر سو جائے ۔ (پانچواں) امر جو بصر کو ضرر دیتا ہے وہ ہے جو قبض کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بناتا ہے جیسے نمکین چیزیں اور تیز چرپری چیزیں اور نشے کی چیزیں (ساتویں) قے کرنا پس قے اس وجہ سے کہ معدے کو صاف کرتی ہے آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اس حیثیت سے کہ دماغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو ضرر دکھاتی ہے اور اگر قے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا (دسویں) بہت رونا (گیارہویں) فصد بہت کھلوانا اور پے در پے پچھنے لگانا ۔ اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرر پہنچاتی ہے اور نمکین اور تیز چرپری اور جو فم معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گندنا اور پیاز اور لہسن اور تلسی جنگلی بالضرور اور زیتون اور کرنب اور سویا اور مسور کل چیزیں ضرر کی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو پرہیز کیا جانے اس کے فساد سے اور کثرت بخارات سے ۔ **سوال** جب آنکھ سرمگیں نظر آئے تو یہ بات کیونکر جانی جائے کہ یہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قانون میں یوں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرمگین ہونا اگر رطوبات کے باعث سے ہوگا پس اس آنکھ کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے اس پر غور کیجائے اور بہت سا مادہ کم مادے سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھنے پر آمادہ ہوتا ہے تو وہ رطوبت جو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو جو چیز دیکھنی چاہتا ہے وہ کم نظر آتی ہے اور اگر سرمگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو بینائی بہت اکٹھی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز ہویدا ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ بیضیہ رطوبت کی کمی کے سبب آنکھ کرنجی ہے اور اس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہو گئی ہے ۔

وما علۃ ذالک الجواب ہذہ تکون البصر باللیل وفی الظلمۃ من النہار لما یعرض من تحریک الضوء للمادۃ القلیلۃ فیستعدہا عن التبیین فان مثل ہذہ الحرکۃ تعجز عن تبیین الاشیاء کما یعجز عن تبیین ما فی الظلمۃ۔

السوال السابع ماہی القوانین الکلیۃ فی معالجات امراض العین

الجواب لما کانت لہ امراض اما مزاجیۃ مادیۃ واما مزاجیۃ ساذجۃ واما ترکیبیۃ واما تفرق الاتصال فعلاج العین اما استفراغ فیدخل فیہ تدبیر الاورام واما تبدیل مزاج واما اصلاح ہیئۃ کما فی الجحوظ واما ادمال والحام والعین یستفرغ المواد عنہا اما علی سبیل الصرف عنہا واما علی سبیل التجلیب منہا والصرف عنہا ہو اولی من البدن ان کان ممتلیا واما التجلیب منہا بالادویۃ المدمعۃ واما تبدیل المزاج ینفع بالادویۃ خاصۃ واما تفرق الاتصال فیعالج بالادویۃ التی تجفف یسیرا وہی بعیدۃ من اللذع۔

بالعلاج السوال الثامن اذا کان مع وجع العین صداع شدید فایہما تبدی لعلاجہ

الجواب نبتدأ فی العلاج بالصداع ولا نعالج العین قبل ان نزیلہ واذا لم یعن الاستفراغ والتنقیۃ والتدبیر الجید فاعلم ان فی العین

جواب کرنجی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی میں اُسکی بینائی سوا ہوتی ہے اِس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی اشیار کے ظاہر کرنے سے دور ہوجاتی ہے اسواسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو اشیا کے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا علاج ہوسکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر دو احداس اسم کے ہوتے ہیں (ایک) تو مزاجی مادی ہیں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی سادے ہیں یعنی وہ امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفرق اتصال سے عارض ہوتے ہیں جیسے ورم وغیرہ ہو پیدا ہوتا ہے پس اُن امراض میں جو مادۂ فاسد سے ہوں استفراغ یعنی مادے کا نکالنا اُنکا علاج ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں اُنکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے جحوظ العین میں یعنی اُبھر آنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اُسکے علاج کی یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو پیدا کریں پس جہاں استفراغ کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ کے مادۂ فاسد کو یا تو کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مادے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کیجانب پھیرنا اچھا ہے اگر بدن مادے سے بھرا ہے مثلاً اگر آنکھ دموی مادے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کیطرف مادے کو لائیں اور آنکھ کو اُسکے ضرر سے بچائیں اور اگر مادے کا کھینچنا ہو تو اسنولانے والی دواؤں سے کھینچیں اور اگر محض مزاج کی تبدیل نظر آئے تو اُن دواؤں سے جو تعدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت سے مزاج بدلجائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تبرید کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفرق اتصال سے یعنی ورم وغیرہ سے آنکھیں دکھیں تو اُن دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کریں اور گزند نہ دیں **سوال** جب آنکھ کے درد کے ساتھ درد سر بھی بہت سا ہو تو ان دونوں میں کسکے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم درد سر کا علاج کریں گے

مزاجاً ردیا او مادة ردیة تجت فی الطبقات یفسد الغذاء الوارد الیہا او ہناک ضعف فی الدماغ او فی موضع تیقذف منہ النوازل الی العین

السوال التاسع ما من اجزاء العین ما اذا مرض مرضاً مخصوصاً انتفعت العین بذلک ولم تستضر الجواب من المقالة الثالثة من التذکرة حیث یقول اذا تشنج العضل الثالث الذی علی فم العصبة النوریة فانہا تسد العین وتربطہا۔

ما ہو من اجزاء العین (؟) — تتضرر — الثالث

السوال العاشر کم ہی اسباب الشبکرة۔

الجواب خمسة اسباب من المقالة الثالثة من التذکرة اما من رطوبة یعرض للبیضیة واما لغلظ الروح النفسانی واما لرطوبة الجلیدیة وکدورتہا واما من مداومة الشمس واما من قبل بخار من المعدة۔

السوال الحادی عشر کم ہی امراض البیضیة۔

الجواب سبعة۔ تغیر لونہا جفوفہا جفاف حر ومنہا صغرہا کبرہا رطوبتہا غلظہا۔

السوال الثانی عشر علی کم وجہ یکون تغیر البیضیة فی اللون۔

الجواب ثلثة اما ان تغیر کلہا نسری الجسم کلہ باللون التی ہی علیہ الثانی

اور آنکھ کے درد کو نہ دیکھیں گے جب تک کہ درد سر زائل نہو اور اُس درد سے آرام حاصل نہو اور جہاں کہیں ہو وے کا نکالنا اور آنکھ کا صاف کرنا اور اچھی تدبیر عمل میں لانا آنکھ کے مرض میں مستغنی نکرے اور آنکھ کو صحت نہ دے تو یہ جانے کہ آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بگڑا ہوا مادہ طبقات میں اٹر گیا ہے جو اُس غذا کو جو آنکھ کیطرف آتی ہے فاسد کرتا ہے اور علاج کو کاسد کرتا ہے یا اُس جگہ دماغ میں ضعف ہے کہ جس کے سبب سے علاج کچھ اثر نہیں کرتا ہے یا اُس جگہ ضعف ہے جہاں سے نزلہ آنکھ پر اُترتا ہے

سوال [۹] اجزائے چشم میں وہ جزو کونسا ہے کہ جب وہ عضو کسی مرض خاص سے بیمار ہو جاتا ہے تو تمام آنکھ کو ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے ۔

جواب تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اُس تیسرے عضے میں جو عصبہ نوریہ کے موند پر ہے تشنج ہو جاتا ہے تو آنکھ کو مضبوط اور مربوط بناتا ہے ۔

سوال [۱۰] شبکوری کے کے سبب ہیں بتاؤ کے سبب ہیں **جواب** تذکرے کے تیسرے مقالے میں پانچ سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اُس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو بیضیہ میں پیدا ہوتی ہے (دوسرے) روح نفسانی کی غلظت سے ہو جاتی ہے کہ شبکور کو کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے) جلیدیہ کی رطوبت سے اور اُسی رطوبت کی کدورت سے ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخارات معدے کے اُوپر چڑھنے سے **سوال** [۱۱] امراض بیضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاؤ جتنے ہیں **جواب** وہ امراض سات ہیں کہ رطوبت بیضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بدلجانا یعنی رنگین نظر آنا (دوسرے) اُس میں خشکی کا آنا (تیسرے) اس کے کسی جزو کا خشک ہو جانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہو جانا۔ (چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہو جانا **سوال** [۱۲] کے وجہ پر بیضیہ کا رنگ بدلجاتا ہے اور یہ تغیر کس کس طرح پیش آتا ہے **جواب** تین وجہ سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بدلجاتا ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اُسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے ۔

انه ربما تغیرت فی بعض الاوقات لسبب بخارات تتصاعد الیها من المعدة فتری الاجسام علی حسب ذلک البخار الثالث انه ان کان قد تغیر بعض اجزائها فیری من اصابه بین یدیه اجساما شبیهة فی الوانها واشکالها باجزاء تلک الرطوبة۔

السوال الثالث عشر کم ہی الامراض الخاصة بالاجفان۔

الجواب احد عشر الجرب والبردة والتحجر والالتصاق والشترة والشعیرة والشعر الزائد فی العین وانقلاب الشعر والوردینج والسلاق والشرناق

السوال الرابع عشر من کم سبب یکون مرض من یبصر باللیل ولا یبصر بالنهار

الجواب اما من شدة یبس الروح الحیوانی النوری واما من قلته وضعفه واما من افراط التحلیل۔

السوال الخامس عشر ما الفرق بین الاتساع والانتشار

الجواب من التذکرة ان الاتساع یحدث فی الطبقة او العصبة والانتشار فی النور فالاتساع مرض والانتشار عرض۔

السوال السادس عشر کم ہی الاشیاء التی لاجلها استعملت الاشیاء الرطبة اللزجة فی العین

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی اُن بخارات کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھ جانے میں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں اُنھیں بخارات کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی رطوبت کے کسی جزر کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اُس جزر کے سامنے ہوتا ہے وہ بھی اُسی رنگ کا پایا جاتا ہے

سوال وہ کون کون مرض ہیں جنکو پلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو جو اُنکی کیفیت ہے۔

جواب گیارہ مرض ہیں جو مختص بژگاں ہیں اُنکے اِس تفصیل سے نام و نشاں ہیں۔

(اول) کھجلی۔ (دوسرے) بردہ۔
(تیسرے) نجر (چوتھے) چپٹنا۔
(پانچویں) شترہ۔ (چھٹے) شعیرہ۔
(ساتویں) زائد بال کا اُن میں اُگ آنا۔ (آٹھویں) پلکوں کا اُلٹنا۔
(نویں) دروبیج (دسویں) سلاق۔
(گیارھویں) شرناق۔

سوال کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اُسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ **جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی نوری کی بہت یبوست سے ہوتا ہے یا اُسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا اُسی روح کے ضعیف ہوجانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

سوال اتساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔ **جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اتساع یعنی چوڑائی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پراگندگی نظر کی نور میں ہو پیدا ہوتی ہے پس اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنے جب آنکھ کے طبقے میں یا نور کے عصبے میں چوڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پراگندگی آتی ہے۔ **سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دوائیں تر اور چپکتی ہوئی آنکھ میں لگائی جاتی ہیں اور امراض چشم میں وہ دوا یہ نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذکرة اربعة احدها انها غیر لذاعة الثانی لیتعری الخشونة الکائنة عن الحدة وبعلها الثالث انها تبقی فی العین اکثر من لقاء الرطوبة المائیة الرابع ان العین عضو کثیر الحس واکثر الادویة التی یعالج بها حجریة وکل شئ خشن اذا لقی کثیر الحس آذاه فاختارت الاطباء ان یخلطوا فی ادویتها شیئا یلین خشونتها وهی لطیف بیاض البیض وماء الحلبة وماء الصمغ والکثیرا ونحوها۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الجسا العارض للجفن وبین الغلظ

الجواب من التذکرة ان الجسا لا یکون معه نفخة وهو صلابة تعرض للجفن وتعرض ذلک فی جفن واحد او فیهما وسببه برد ویبس والغلظ معه نفخة ویکون فی الجفنین جمیعا وسببه مادة باردة رطبة غلیظة

السوال الثامن عشر ما الفرق بین نتو العنبیة وبین البثر الحادث فی القرنیة

الجواب من التذکرة ینبغی ان ینظر الی لون العنبیة ما هو ثم یقیس لون ذلک الی العلة فان لم تکن علی لونها علمت انها نتو فی القرنیة وان لم تر شیئا مما ذکرت فہی بثرة فان کان علی لون العنبیة فانظر

جواب تذکرے میں چار لکھی ہیں (۱) یہ ہے کہ ادویہ رطبہ ولزجہ گز نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اسواسطے کہ وہ دوائیں اُس خشونت یعنی درشتی کو جو مادے کی تیزی سے ہوئی ہو دور کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوائیں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں بنسبت اُن دواؤں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں حس سوا ہے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دواؤں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اسکو بہت ایذا پہنچائیگی لہذا اطبا نے یہ اختیار کیا ہے کہ اُن سخت دواؤں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو اُنکی درشتی کو مٹائے جیسے خفیف انڈے کی سفیدی یا میتھی کا پانی یا گوند کا یا کتیرے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

سُوال جسارۃ الجفن اور غلظ الجفن میں فرق کیا ہے۔

جواب تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جسارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی یا ایک پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں ہوا کرتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے یہ سختی ہوتی ہے اور غلظت یعنی مٹا پا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سرد و تر غلیظ مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

سُوال نتو عنبیہ میں اور اُس پھنسی میں جو قرنیہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف کہو جو کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

جواب تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ عنبیہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اُس رنگ کو جو جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر عنبیہ اپنے رنگ پر ہو تو یہ جانیں کہ قرنیہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی بس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی عنبیہ کے رنگ پر ہو

الی اصل الشیٔ الناتی والی نفس الحدقۃ فان رأیت اصل الشیٔ الناتی
اثر بیاض فاعلم ان ذالک الشیٔ الابیض خرق القرنیۃ واسفل الشیٔ
الناتی من العنبیۃ وان لم ترشیئا من ذلک فہی بثرۃ
السوال التاسع عشر بماذا تفرق بین نتو القرنیۃ والبثرا لحادث فیہا۔
الجواب اما نتوہا فصلب حاس واذا غمزت علیہ بالمیل لم ینخفض لصلابتہ
واما البثر فیتبعہا دمعۃ وضربان ویکون لونہا احمر الی البیاض۔
السوال العشرون فی ای زمان من ازمنۃ المرض یستعمل الذرورات۔
الجواب من التذکرۃ ایاک ان تستعمل الذرورات فی الابتدار لافی الرمد و
لافی القروح لان آفتہ عظیمۃ الاان کنت علی ثقۃ من نقاء البدن والراس
ثم قال واحذر ان تستعمل فی الابتدار او الصعود وذروا فیہ انزروت فانہ
یجلب علی المریض اذیۃ عظیمۃ۔



اُس اونچائی کی جڑ کی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اُس اونچائی کی جڑ میں اثر سفیدی کا پاؤ
پس جان لو کہ وہ سفیدی قرنیہ کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اُونچائی عنبیہ سے نکلی ہے اور اگر سفیدی
کا اثر نہ ہو تو وہ محض پھنسی ہے۔

سوال ۱۹ قرنیہ کے بلند ہو جانے میں اور اُس میں پھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جائے تا موافق مرض
کے علاج اُس کا عمل میں آئے۔

جواب قرنیہ کی اونچائی سخت اور حس دار ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبائی جاتی ہے تو [illegible] کے
سبب سے نہیں دبتی اور پھنسی کے ہمراہ لپکن ہوتی ہے اور آنسو نکلتا ہے اور رنگ کا سُرخ سفیدی [illegible]

سوال آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانہ میں زمانۂ مرض سے کیا جاتا ہے
کہ جو مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

جواب تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نکرنا اور ایسی [illegible]
خیال نہ کرنا نہ آنکھوں کے دکھنے میں نہ قروح میں مبادا بڑی آفت پیدا ہو جائے مگر جب بھروسا بدن اور سر کے
پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض کی ابتدا
اور تزاید کے زمانے میں اُس ذرور سے ڈر و جس میں انزروت ہو کیونکہ یہ دوا ر بیمار پر بڑی آفت
لاتی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



الباب الثامن

فیما یسئل عنہ الجرائحی

السوال الاول کم ہی العظام التی فی البدن۔

الجواب حررہ ابن جمیع وہی علی ما یاتی تفصیلہ مائتان وستۃ واربعون عظما تفصیلہ القحف اثنان ما دون القحف خمستۃ الزوج اربعۃ اللحی الاعلی اثنا عشر الانف اثنان الاسنان اثنان وثلثون اللحی الاسفل اثنان فقرات الصلب ثلثون الاضلاع اربعۃ والعشرون القص سبعۃ الکتفان اثنان الترقوتان اثنان العضدان اثنان الساعدان اربعۃ الرسغان ستۃ عشر المشطان ثمانیۃ الاصابع ثلثون العانۃ اثنان الفخذان اثنان الرضفتان اثنان الساقان اربعۃ القدمان اثنان وخمسون۔ ہذا کلام ابن جمیع واما صاحب القانون فیقول انہا مائتان وثمانیۃ واربعون عظما سوی السمسمانیۃ والشبیہ باللام قال ابن جمیع والعظمان الباقیان ہما راس الکتفین۔

آٹھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں اور شکستہ بندی میں کام آئیں

سوال آدمی کے بدن میں ہڈیاں کتنی ہیں مفصل بتاؤ کتنی ہیں **جواب** ابن جمیع نے دو سو چھیالیس گنی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
کھوپڑی	۲	اُوپر سر کے اندر کھوپڑی پیشانی سے بھیجے تک اور بیچ میں لکیر درزے جہاں مانگ نکلتی ہے۔
کھوپڑی کی ہڈیاں	۵	چار اطراف چاروں کی کہ ایک پیشانی اور ایک داہنی اور ایک بائیں اور ایک پیچھے اور ایک دماغ کے نیچے بطور فرش کے ستون دماغ کہتے ہیں
کنپٹی کی	۴	ایک ایک طرف دو دو۔
اوپر کا کلہ	۱۲	چھ داہنی طرف آنکھ کے نیچے اور چھ بائیں طرف یہ چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہیں۔
ناک	۲	پیشانی کے نیچے سے لیکر نتھنوں کے اوپر تک ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔
دانت	۳۲	سولہ اوپر کے جبڑے میں اس تفصیل سے کہ دو دانت بیچ میں اور دو دو طرف اور ایک ایک کچلی دونوں طرف اور پانچ پانچ ڈاڑھیں اور اسی طرح نیچے کے جبڑے میں ہوتے ہیں۔
نیچے کا جبڑا	۲	ایک داہنے کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک دوسری بائیں کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک۔
مہرہائے پشت	۳۰	جو گردن کے نیچے سے ٹھنڈی تک اس طرح اُوپر نیچے لگے ہوئے ہیں جیسے کسی ڈورے میں دانے پروئے ہوں۔
پسلیاں	۲۴	سینے کی ہڈیوں سے پیٹھ کی ہڈیوں تک بارہ بارہ داہنے بائیں جڑی ہوئی ہیں اور بیچ میں سے خم دار ہیں۔
سینے کی ہڈیاں	۷	جو ہنسلی سے لیکر کوڑی کے اوپر تک نیچے اوپر لگی ہوئی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
مونڈھے	۲	ایک داہنی طرف [illegible] دوسری [illegible]
ہنسلی	۲	ایک داہنی طرف [illegible] سے لیکر [illegible] بائیں طرف اسی طرح۔
بازو	۲	ایک ہڈی داہنی طرف مونڈھے سے کہنی تک دوسری اسی طرح بائیں [illegible]
کلائیاں	۴	دو دو ہر ایک [illegible] اور دو [illegible] بائیں ہاتھ میں کہنیوں سے پہنچے تک
پونہچے	۱۶	آٹھ آٹھ ہڈیاں ہر ایک ہاتھ میں کلائی سے لیکر ہتھیلی تک۔
پشت دست	۸	چار چار ہر ہاتھ میں پہنچے سے [illegible] کی جڑوں تک۔
انگلیاں	۳	ہر ہاتھ [illegible] کہ [illegible] پوری ہیں۔
عانہ	۲	
رانیں	۲	ایک داہنی [illegible] پہلو سے لیکر گھٹنے تک دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
چپنیاں	۲	رانوں اور پنڈلیوں کے [illegible] گول ہڈی اوپر کی طرف لگی ہوئی ہے۔
پنڈلیاں	۴	ہر پاؤں میں دو دو ہیں گھٹنے [illegible] ٹخنوں تک ہیں۔
دونوں قدم	۵۲	ہر قدم میں چھبیس چھبیس پنڈلیوں کی [illegible] سے لیکر انگلیوں تک ہیں۔

سے ہاتھ کی ہتھیلی ۱۲

السوال الثاني كم هي عضل البدن - الجواب خمس مائة وتسعة وعشرون عضلة [٥٢٩]

تفصيل ذلك الوجه تسعة [٩] العينين اربعة وعشرون [٢٤] اللحي الاسفل اثنا عشر [١٢] الفكين اربعة عشر [١٤] الراس ثلثة وعشرون [٢٣] قصبة الرية اربعة الحنجرة ستة عشر [١٦] العظم الشبيه باللام ستة اللسان تسعة الحلق اثنان الرقبة اربعة مفصل الكتفين مع العضدين ستة وعشرون [٢٦] المرفقين ثمانية الساعدين اربعة وثلثون [٣٤] الكفين ستة وثلثون [٣٦] الصدر مائة وسبعة الصلب ثمانية واربعون [٤٨] البطن ثمانية المثانة واحد القضيب اربعة الانثيين اربعة الشرج اربعة وعلى الوركين محركة الفخذين ستة وعشرون [٢٦] وعلى الفخذين محركة الساقين ثمانية [٢٨] وعشرون وعلى الساقين ثمانية وعشرون [٢٨] وعلى القدمين اثنان وخمسون [٥٢] وقيل خمس وخمسون [٥٥]

السوال الثالث كم هي اعصاب البدن الدماغية والنخاعية وغيرهما

الجواب ثمان وثلثون [٣٨] زوجا وفرد لا اخ له **تفصيل ذلك** الدماغية سبعة النخاعية احد وثلثون [٣١] زوجا وفرد لا اخ له منها من فقار العنق ثمانية ازواج ومنها من فقار الصدر اثنا عشر [١٢] زوجا ومنها من فقار القطن

سوال انسان کے بدن میں کتنے عضلے ہیں جو ہڈیوں کے اُوپر دھری ہیں۔

جواب وہ پانچ سو انتیس گنے گئے ہیں جو حکمار نے بیان کئے ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مونھ	۹	آنکھوں کے	۲۴	نیچے کے کلّے کے	۱۱
دونو جبڑوں کے	۱۴	سکر	۲۳	قصبۃ الریہ	۴
نرخرہ	۱۶	استخوان شبیہ بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	مونڈھوں کے جوڑوں یعنی شانوں کے مع ہر دو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	ہتھیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
مثانہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعد	۴	کولھوں کے واسطے حرکت ران کے	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول سے ۵۵		

چہرہ

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے اُگے ہیں اور حرام مغز سے نکلے ہیں اور اُن دونوں کے سوا ہے ہیں مُفصل تفصیل سے کہو جس طرح سے حکیموں نے لکھے ہیں **جواب** اڑتیس[۳۸] جوڑ ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا جیسا دوسرا نہیں رکھتا ہے یہ تفصیل اُنکی ہے جو حکمار نے لکھی ہے اُن میں سات تو دماغی جو دماغ سے نکلے ہیں اور نخاعی یعنی جو حرام مغز سے اُگے ہیں اکتیس[۳۱] زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح درج جدول ذیل ہے

خمسۃ ازواج ومنہا من عظام العجز ثلثۃ ازواج ومنہا من عظام العصعص ثلثۃ ازواج ومن طرف عظم العصعص الاخیر یخرج عصب فرد لااخ لہ

السوال الرابع کم عدد العروق التی یفصد فی الاکثر الجواب ثلثۃ وثلثون عرقا منہا اثنا عشر فی الیدین قیفالان وباسلیقان انسیان وباسلیقان ابطیان واکحلان وحبلا الذراع واسیلمان ومنہا فے الراس والرقبۃ ثلثۃ عشر عرقا الصدغین وعرقان خلف الاذنین وعرقا الماقین وعرقا الوداجین وعرق الیافوخ وعرق الجبہۃ وعرق موخر الراس وعرق الارنبۃ وعرق تحت اللسان ہذا قول صاحب الملکی ورایت فی ہذا الموضع حاشیۃ ثم الجہارک الاربعۃ اثنان فی الشفۃ العلیا واثنان فی الشفۃ السفلی وفی الرجلین ثمان عروق عرقان فی مابض الرکبتین وعرقا السافین وعرقا النسا وعرقا مشطی القدمین۔

السوال الخامس کم ہی الاصول التی تجب ان ینظر فیہا عند مداواۃ تفرق الاتصال الواقع فی الاعضاء اللینۃ۔

الجواب من الکلیات الغرض فی علاجہ امور ثلثۃ الاول ان کان السبب ثابتا فاول مایجب قطع مایسیل وقطع مادتہ ان کانت حاقرۃ الثانی

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے بیئے	۸ جوڑ	سینے کے ٹکڑوں کے بیئے	١٢ جوڑ	پشت کے ٹکڑوں کے بیے	۵ جوڑ
عجز کے بیے	۳ جوڑ	عصعص کے بیے	۳ جوڑ	رٹیرھ کی ہڈی کے اخیر سے	افردجودہوا کھاتی نہیں

سوال وہ کتنی رگیں ہیں جنکی اکثر فصد کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے

جواب وہ تینتیس ٣٣ رگیں ہیں جنکی فصد ہوا کرتی ہے اُن میں سے بارہ رگیں تو ہاتھ میں ہیں جن میں سے اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھُلا کرتی ہے -

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	٢	باسلیق اندرطرف یعنی بیکیچی	٢	الطی یعنی محاذی بغل	٢
ہفت اندام	٢	حبل الذرع	٢	اسیلم	٢

سروگردن میں تیرہ ١٣ رگیں ہیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کنپٹیوں میں	٢	کانوں کے پیچھے	٢	گوشۂ چشم میں	٢
گردن کی	٢	کھوپری پیڑ)		پیشانی میں	١
گدی میں	١	ارنب		زبان کے نیچے	١

یہ قول تو صاحب ملکی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ پر دیکھا گیا ہے کہ چار رگیں اور ہیں جو چہار رگ کہلاتی ہیں دو اوپر کے ہونٹ میں اور دو نیچے کے ہونٹ میں پائی جاتی ہیں - پاؤں میں آٹھ رگیں ہیں -

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مابض	٢	صافنین	٢	عرق النسا	٢	قدمیں	٢

سوال وہ کتنے اصول ہیں جو اعضائے مرکبہ کے تفرق الاتصال کے علاج میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

کے مرہم
جوڑ سے غرض
علاج کیو نکر
کیا کرتے ہیں
جواب
کلیات
قانون میں
یوں لکھا ہو
کہ اسکے علاج
میں
اگر تفرق
الاتصال کا
سبب ثابت
ہو گیا ہے
اول واجب
ہے کہ اس
سبب کو قطع
کریں جو اس
جگہ روال
ہے اور اس
کو
قطع کریں
جہاں سے
اُس چیز کی
آمد عیاں ہو
اگر وہ مادہ گرنے
ٹپکنے والا ہو
تاکہ اُس جگہ
فرجہ پیدا ہو
وہ ہے

الحام الشق بالادوية والاغذية الموافقة والثالث منع العفونة ما امكن

السوال السادس كم هي الاشياء المانعة من برء القرحة وكيف يتداوى كل واحد منها الجواب من الكليات اربعة الاول مزاج العضو ويجب ان يعنى باصلاحه الثاني رداءة مزاج الدم المتوجه اليه ويجب ان يتدارك بما يولد الكيموس المحمود الثالث كثرة الدم الذي يسيل اليه و يتدارك بالاستفراغ وتلطيف الغذاء واستعمال الرياضة ان امكن الرابع وفساد العظم الذي تحته وارساله الصديد وهذا لا دواء له الا اصلاح ذلك العظم وحكه ان كان الحك ياتي عن فساده واخذه وقطعه۔

السوال السابع اي الادوية التي ينبغي عملها في قروح الاحليل۔

الجواب من المقالة الرابعة من حيلة البرء لجالينوس حيث يقول قروح الاحليل تحتاج الى كثيرة التجفيف بحسب فضل يبسه في طبعه بمنزلة القرطاس المحرق والصبر في اول الامر يسحق ايهما كان او ما يجري مجراها وينثر على القرحة۔

السوال الثامن كيف يكون الحال اذا اصابت العصبة نخسة وكيف يكون طريق مداواتها۔

فساد

نخسة

اُس شق میں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہوگیا ہو یعنی وہ دوائیں اور غذائیں دیں جن سے زخم بھرتا ہو تیسرے جہاں تک ہوسکے زخم کو عفونت سے روکیں یعنی اُس کو بدبو نہ ہونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور اچھا نہیں ہوتا ہے اور انہیں سے ہر چیز کے دفع کرنیکا تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چار ہیں (**اول**) مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے پس واجب ہے کہ پہلے اُسکے مزاج کی اصلاح کیجائے تا ناسور کی صحت نظر آئے (**دوسری**) اُس خون کے مزاج کی بُرائی ہے جو ناسور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیموس اچھا پیدا ہو (**تیسری**) زیادتی اُس لہو کی ہے جو ناسور کیجانب رواں ہوتا ہے پس اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (**چوتھی**) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا بگڑ جانا ہے اور اُسکے سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اسکی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہوسکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کہ ہڈی کی اصلاح کریں اور اُسکو چھیلیں اگر چھیلنے سے وہ فساد دور ہوجائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کاٹ ڈالیں تا بیمار شفا پائے۔

سوال وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سوراخ کے قرحوں کو سزاوار ہیں اور اُن کے علاج کرنے میں جراح کو درکار ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چوتھے مقالے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سوراخ ذکر کے قرحوں کو بہت خشک کرنیکی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سوراخ ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ یبوست ہے پس ابتدا میں جلا ہوا کاغذ اور ایلوا اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو پیسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

سوال کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہوجائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من کتاب حیلة البرء لجالینوس۔
حیث یقول اذا اصابت عصبة نخسة فلا بد ضرورة لفصل حسه من
ان ینالہ وجع شدید اکثر من سائر الاعضاء وکذلک لامحالة یرم ان لم تحتل
له فی تسکین الوجع ومنع حدوث الورم وذلک یکون بان تستبقی موضع
الخرق من الجلد علی حالہ وتمنع من الالتحام لیخرج ما یرشح من موضع
النخسة من الصدید وتنقی البدن کله من الفضول بفصد العرق ان کان ثم
قوة تحتمل وتنقیة الاخلاط الردیة بدواء مسهل تبادر به فی اول الامر وان توسع
الجرح وان تطلی بالزیت الذی لا قبض فیه بعد ان تسخن واجود ان یکون
الزیت الذی قد اتت علیه سنتان او ثلث فان ہذا جلل اکثر وتختار من الاول
من الادویة ما کان لطیف الاجزاء معتدل الحرارة مجففا بلا اذی معه مثل علک
البطم والیسیر من الفربیون وو سخ الکور والسکبینج والجاوشیر والحلتیت
فی الابدان الصلابة والکبریت الذی لم یصبه نار تخلط اسے ہذہ کان بالزیت
حتی یصیر فی ثخن العسل ویضمد به الجرح۔

السوال التاسع ہل یجوز ان تستعمل فی قروح العصب شیئا من الاشیاء
المرخیة او تستعمل الماء الحار۔ الجواب من المقالة السادسة من حیلة البرء

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس عارضے کا علاج یوں مذکور ہے کہ جب کسی پٹھے کو زخم پہنچے گا تو اُس کی حس کی زیادتی سے درد کی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پٹھہ ابستہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدبیر سے درد نہ تھما یا جاوے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ نکیجائے پس علاج اُس کا یہ ہے کہ اُس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدبیر زخم کے بھرنے کی نکریں جب تک کہ اُسکی پیپ وغیرہ اچھی طرح نہ نکل جاوے - اور میل کچیل سے صاف نہ ہوجاوے پھر اُسکی فصد لیں اگر قوت دیکھیں اور ابتدا میں دوا مسہل پلائیں اور اخلاط ردی کو باہر لائیں اور زخم کو چوڑا کریں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر پائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پر دو برس گزرے ہوں یا تین سال کسواسطے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جلد خشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اُس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوائیں ملائیں جن میں حرارت معتدل ہو اور لطیف اجزا ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے علک البطم اور حقوطسی فربیون اور دونخ الکو او سکبنج اور جاوشیر اور حلتیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کیجاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہوجائیں تب زخم پر ضماد کے کام میں لائیں مگر حلتیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے -

سوال ۹ کیا یہ روا ہے کہ پٹھوں کے قرحوں میں ڈھیلی کرنے والی چیزیں لگائیں یا اُس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں -

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع لیا ہے -

حيث يقول وایاک ان تستعمل فی قروح العصب المارا لحار ولاشئ من الادوية المرخية۔

السوال العاشر کم ہی الخصال التی یحتاج الیہا فی جراحات المراق

الجواب من المقالة السادسة فی حیلة البرء لجالینوس وہی اربع خصال وذلک حیث یقول وجراحات المراق تحتاج الی اربع خصال احدہا ان یخیط الجراحة الثانی ان یدخل ما یخرج ویبرز من الامعاء الی موضعہ الثالث وضع الدواء الموافق الرابع ان لا یدع غایة فی الحرص علی ان لا یلحق شیئا من الاعضاء الشریفة آفة بسبب الجراحة۔

السوال الحادی عشر اذا ابرز المعا وبرده الہواء فانتفخ کیف یداوی

الجواب من المقالة السادسة من حیلة البرء حیث یقول یحتاج الی الاسخان لیتحلل الریح منه واسخانه باسفنجة تغمس فی ماء حار وتعصر ویکمد بها والشراب القابض اذا سخن نفع من ذلک وجمع مع اسخانه تقویة الامعاء فان بقی علی حاله فی الانتفاخ وکان الجرح ضیقا فینبغی ان یشق الصفاق بمقدار ما یحتاج الیه المعا البارز فی دخوله

السوال الثانی عشر القروح الذاہبة فی عرض العضلة ہل الطریق

اور بتاکید تمام اس مقام پر یہ کہدیا ہے کہ خبردار خبردار پٹھوں کے قرحوں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی ڈھیلی کرنے والی چیز اُس مقام پر لگانا۔

سوال کتنی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور اُنکے استعمال کی جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں چار چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جراح اُس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جو انتڑی نکلی ہو اُس کو اُسکی جگہ رکھے۔

تیسری موافق دوا اُس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

سوال جب انتڑی باہر نکلے اور ہوا سے سرد ہو کر پھول سی جائے تو پھر اُس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

جواب جالینوس کے حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں یوں مسطور ہے کہ اُس کے علاج کا یہ دستور ہے کہ اول تو اُس انتڑی کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اُسے نچوڑ کر انتڑی کو سیکیں تاریح کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کر کے ڈالی جائے تو اُس سردی کو نفع پہنچاتی ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انتڑی کو بھی قوت دیتی ہے۔ پس اگر انتڑی اسیطرح پھولی رہجائے تو چاہیے کہ صفاق کو اتنا چیرے کہ انتڑی اُدسمیں سمائے

سوال جو زخم کہ عضلے کے عرض میں پیدا ہوا ہو کیا اُس کا علاج وہی ہے

فی مداواتها ہو مثل القروح الحادثة فی طولها۔

الجواب من حیلة البرء لجالینوس حیث یقول القروح الذاہبة فی عرض العضلة شفتاہا اشد تباعدا فیحتاج ان یجمع شفتیہا جمعا اشد وابلغ ولذلک یحتاج الی الخیاطة وترفدہا بعد الخیاطة برفائد مثلثة والقروح الذاہبة فی طول العضلة فیکتفی بالرباط اللہم الا ان یکون الجراحة مفرطة فیحتاج الی خیاطة یسیرة او رفائد بلا خیاطة۔

السوال الثالث عشر کم ہی منافع الفصد۔

الجواب من کتاب الفصد لجالینوس ضربان احدہما ازالة الامتلاء والآخر ابطال المرض الذی یتوقع حدوثه او عن ضربة او الم شدید او عن ضعف العضو وقبوله لما یدفع الیه الاعضاء۔

السوال الرابع عشر کیف طریق مداواة الجراحة اذا وقعت بالراس وبلغت الی نواح الغشاء۔

الجواب من الملکی من المقالة الرابعة عشر منه حیث یقول متی وقعت بالراس جراحة وبلغت الی نواحی الدماغ والغشاء فلا ینبغی ان یبادر بالادویة التی تدمل وتلحم فانک ان فعلت ذلک جلبت علی العلیل

جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ اُس زخم کے جو عضلے کے عرض میں ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہوتا ہے پس اُن کناروں کے ملانے کی طرف بڑی حاجت ہوتی ہے اور اسی لیے اُس زخم کے سینے اور بعد اُس کے اُس پر گدیاں مثلث دھرنے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور وہ زخم جو عضلے کے طول میں ہوتے ہیں اُن میں باندھنے ہی پر کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے سینے کی یا بغیر دوخت کے گدیاں دھرنے کی نوبت ہوتی ہے۔

سوال ۱۳ فصد کے منافع بتاؤ کسی حکیم کے قول سے سند لاؤ۔

جواب جالینوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دو قسم کے فوائد لکھے ہیں۔

ایک تو امتلاء کا دور کرنا ہے۔

دوسرے اُس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہو اور بعد حدوث کے اُس میں کوشش کمال ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو یا کوئی عضو ضعیف ہو گیا ہو اور اُس نے اُس مادے کو جو اور اعضا نے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

سوال ۱۴ اُس زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی کے سر پر لگا ہو اور ایسا شدید ہو کہ جھلی کے اطراف ونواحی تک پہنچا ہو۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور جھلی تک جا پہنچا ہے پس بچا ہے کہ اُس کے بھرنے اور گوشت اُگانے کی دوائیں دے اور اگر شاید تو اُس طرح علاج کرے تو یہ سمجھ لے کہ بیمار ہلاکت میں ڈالا اور دیدہ و دانستہ ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لانه يرم الدماغ ويختلط العقل ويحدث التشنج لكن يجعل فيها صوفة
قد غمست في زيت ثلثة ايام ليا من الورم والتشنج ثم من بعد ذلك يستعمل المراهم و
الذرورات الملحمة بمنزلة الذرور المعمول من المر والصبر والكندر والمرهم
الاسود وما شاكل ذلك ۔

السوال الخامس عشر كيف طريق مداواة القرحة مع عظم مكسور
الجواب من المقالة الرابعة عشر من الملكي حيث يقول متى تركبت القرحة
مع عظم مكسور فعالج العظم مما يعالج القرحة بالضماد القوي والذي يستعمل
في جبر العظام المكسورة فان وقعت الجراحة بالراس وانكسر عظم القحف
ولم يضر بالغشاء فينبغي ان يضمد العظم بالزراوند المدحرج مدقوقا ناعما
معجونا بالماء فانه يخرج العظم ثم يعالج بعد ذلك بالمر والكندس اجزاء
سواء مدقوقا منخولا معجونا بالعسل وشراب مطبوخ حتى ينعقد والطخه على
فتيلة واستعمله بالمراهم

السوال السادس عشر كيف طريق مداواة القروح اذا كان تحتها
عظم فيه عفن وما علامة ذلك ۔
الجواب من الملكي اما علامته فان ترى القرحة تندمل احيانا ثم تعود فتنفتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں ورم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج ہویدا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی
اُس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اُس کا علاج یوں کیا جائے کہ اُس میں وہ صوف بھر دیا جائے
جو تین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں ورم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں
مرہم اور چھڑکنے کی دوائیں استعمال میں آئیں جو اُس زخم کو بھرتی لائیں اور حالت اصلی پر پونہچائیں
جیسے وہ زرور ہے کہ جو مُر اور صبر اور کندر سے بنا ہو اور سیاہ مرہم ہے یا اُس جیسا ہو

سوال اُس زخم کا مداوا کیا ہے جو ٹوٹی ہڈی کے ساتھ ہوا ہے۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ہڈی پر ہوا ہے پس
اُس ہڈی کا علاج اُس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اُس جگہ پر قوی لیپ کے ہمراہ
وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ہڈی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہو اور اُس نے
کھوپری کو توڑا ہو مگر جھلی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اُس ہڈی پر یہ ضماد لگائیں جس میں زراوند مدحرج باریک
پسا ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضماد لگایا جاویگا تو اُس ٹوٹی ہڈی کو باہر لا دے گا
بعد اُس کے مُر اور کندش ہموزن لے اور پیس چھانکر شہد اور شراب مطبوخ میں گوندھے تاکہ وہ لسبتہ ہو جائے
پھر اُس کو ایک بتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

سوال اُن ناسوروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے سٹری ہوئی ہڈی ہو اور اُسکی علامت
کیا ہے جس سے وہ ہڈی معلوم ہوتی ہو۔

جواب ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اُس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھر آتا ہے اور کبھی پھر عود کر آتا ہے
اور اُس زخم سے پیپ آنے لگتی ہے۔

وتسيل منها صديد واذا دخلت راس المجس فی القرحة احست تخشخشة فاذا علمت ذلک فالزمه المرهم الحاد لياکل اللحم الميت فاذا فعلت ذلک وصار الموضع کالخشکريشة او کاللحمة الرخوة فالسمن المفتر حتی يسقط اللحم المحترق وينکشف العظم فاذا بان العظم وامکن قطعه فاقطعه والا فالسمن المفتر ثانية حتی يتعفن ويسقط ثم يعالج يوما بمرهم الزنجار ويوما بالقطن الخلق حتی ينبت اللحم ويندمل والله اعلم واحکم۔

السوال السابع عشر بما ذا يخرج الشوک والازجة اذا دخلت فی بعض الاعضاء وصارت الی موضع لا يمکن اخراجه بالحديد۔

الجواب من الملکی ينبغی ان يوضع علی الموضع الذی دخلت فيه الزراوند المدحرج مدقوقا ناعما بالاشق ويلزم ذلک اياما او يوخذ اصول القصب الفارسی الرطب فيدق نعما ويخلط بالعسل ويلزم الموضع او يوخذ علک الانباط وزفت يذوبان ويخلط معهما آذان الفار مسحوقا ناعما فانه يجذبه ويخرجه

السوال الثامن عشر کيف يسمی تفرق الاتصال الحادث فی عضو عضو

الجواب من الکليات ان وقع فی الجلد سمی سحجا وخدشا وان وقع فی اللحم ولم يتقيح سمی جراحة وان تقيح سمی قرحة وان وقع فی العظم سمی

اور سلائی ڈالنے سے ہڈی کھٹکھٹانے لگتی ہے پس جب تو یہ بات جانے اور ہڈی کی حرکت پہچانے تیز مرہم لگا

تاکہ وہ مردہ گوشت کو کھا جائے پس جب تو ایسا کرے اور اُس زخم پر نرم گوشت آوے یا کھرنڈ بندھ جائے

تو گرم گھی کام میں لا تاکہ جلے ہوئے گوشت کو گرائے اور ہڈی نمایاں ہو پس جب ہڈی نمایاں ہو اور اُس کے

کاٹنے کا امکان ہو اُس ہڈی کو قطع کر و ورنہ وہی گرم گھی اُس پر دھر تاکہ وہ ہڈی سٹرے اور گرے پھر ایک

دن مرہم زنگار اور ایک دن پرانی روئی رکھ تاکہ گوشت اور ناسور بھرے۔

سوال [۱۷] وہ پھانس اور کانٹا کس طرح سے نکالا جائے جو کسی عضو میں ایسا چبھے کہ سوئی وغیرہ سے بھی

باہر نہ آئے۔

جواب ملکی کا قول ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں اِس طرح سے پھانس یا کانٹا چبھے زراوند مدحرج اشق کے

ساتھ باریک پیسکر کئی دن تک رکھے یا قصب فارسی کی سبز جڑیں لے اور باریک پیسکر شہد کے ساتھ ملائے

اور اُس جگہ پر کئی روز برابر لگائے یا ملک الانباط اور زرفت کو گھلائیں اور اذان الفار کو باریک پیسکر اُس میں

ملا کر اُس جگہ پر لگائیں پس یہ دوا اُس پھانس یا کانٹے کو کھینچے گی اور باہر نکال دیگی۔

سوال [۱۸] تفرق الاتصال یعنے آپس سے جدا ہونا ہر عضو میں کیا کیا نام پاتا ہے جس نام سے جدا جدا

کہلاتا ہے۔

جواب کلیات قانون میں ہر مقام کے تفرق الاتصال کا جدا جدا نام ہے جس نام سے جراحوں کو

علاج کرنے میں کام ہے پس اگر جلد میں واقع ہو تو سحج و خدش یعنے چھل جانا کہلاتا ہے اور اگر

گوشت میں ہوا ہو مگر پیپ نہ آتی ہو جراحت یعنی زخم کہا جائے اور اگر پیپ آئے تو قرحہ یعنے ناسور

نام پائے۔ اور اگر ہڈی کے عرض میں ہو تو اُس کو کسر

كسرا وان وقع في طوله كان صدعا وان وقع في عرض العصب سمي
بترا وان وقع طولا ولم يكن كثير العدد سمي شقا وان كان عدده كثيرا سمي
شدخا وان وقع في طرف العضلة سمي هتكا سوا كان في عصبة او في وتر وان
وقع في عرض العضلة سمي حزا وان وقع في الطول وكبر غوره وقل عدده
سمي فدغا وان كثرت اجزاءه وفشا وغار سمي رضا وفسخا وربما قيل الفسخ والرض
والفدغ لكل ما يتفق في وسط العضلة كيف كان وان وقع في الشرايين
سمي ام الدم وان وقع في الاوردة سمي انفجارا وان اعترضها سمي قطعا و
فصلا وان نفذ في طولها سمي صدعا وان انفتحت فوهاتها سمي شبقا وان كان
في الاغشية والحجب سمي فتقا وان وقع بين جزئين من عضو مركب بفصل
احدهما عن الاخر من غير ان ينال العضو المتشابه الاجزاء التفرق اتصال
سمي انفصالا وخلعا وان كان في عصب زال عن موضعه سمي فكا۔

السوال التاسع عشر كم هي الفصول التي ينبغي لمن يطهر ان ينظر فيها
قبل التطهير وبعده

الجواب من رسالة احمد بن علي الفارسي في التطهير حيث يقول من يطهر ينبغي
ان ينظر في سبعة فصول الاول ينبغي ان ينقي البدن قبل التطهير

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر ہڈی کے طول میں ہو تو صدع یعنی پھٹ جانا سمجھئے اور اگر پٹھے کے عرض میں ہو تو بتر یعنے کٹ جانا جانو اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنے چر جانا مانو اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ پاؤ تو اُسکو شدخ یعنے کھل جانا بتاؤ اور اگر عضلے کے کنارے پر ہو تو وہ ہتک یعنی پردہ دری ہے یعنے عضلے کے ابرونہ ہے خواہ پھٹا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلے کے کنارے پر ہو اور اگر عضلے کے عرض میں ہے تو اُس کو حز یعنے جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور بہت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اُسکو فدغ یعنے کھل جانا کہیں گے اور اگر اُس کے بہت سے اجزا ہوں اور ظاہر و ہویدا ہوں تو اُس کو رض و فسخ یعنے ریزہ ریزہ ہو جانا اور پکس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلے کے درمیان میں فسخ و رض و فدغ یعنے چرا ہو جانا اور پکس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر اسم کو ان میں سے اُس زخم پر استعمال کیا کرتے ہیں اور اگر شرائین میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلائیگا اور اگر اوردہ میں ہو تو انفجار یعنے پھٹ جانا نام پائے گا اور اگر کسی رگِ جہندہ یا غیر جہندہ کے عرض میں ہو تو اُس کو قطع و فصل یعنے رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدع یعنے پھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا مونہ کھل جائے تو اُس کا نام بثق ہے اور اگر جھلی یا پردے میں ہو تو وہ فتق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جزوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جزو کو دوسرے سے جدا کر دیا ہو بغیر اس کے کہ عضو متشابہ الاجزا میں تفرق الاتصال ہوا ہو اُسکو انفصال اور خلع یعنے جدا ہونا اور اُکھڑ جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو تو اُسکو فک یعنی جھٹ جانا سمجھینگے۔

سوال[۱۹] وہ کتنی فصلیں ہیں جو قبل تطہیر یعنے ختنے کے لکھی جاتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کیجاتی ہیں

جواب احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات فصلیں لکھی ہیں اور اُن تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

اول یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بدن کو مادے سے پاک کریں۔

الثانی فی الاغذیة التی تصلح لمن تطهر الثالث فی کیفیة القطع والالة التی یکون بها القطع الرابع فی الذرورات التی تقطع الدم الخامس فی المراہم التی تصلح له خاصته السادس فی المیاہ التی تغسل الاحلیل السابع فی دخول الحمام والوقت الذی یجب فیه

السوال العشرون ماهو المرہم المخصوص بالاحلیل عند التطهیر وفی ای وقت یعمل الجواب من رسالة السوسی فی التطهیر قال مرہم بدیع الترکیب یصلح لابدان الصبیان والابدان الرطبة ویعمل فی الیوم الثانی من التطهیر **صفته** دہن ورد نصف رطل مرداسنج ربع رطل یدق وینخل حتی یصیر مثل الکحل ویطبخ مع الدہن حتی یصیر کالشمع لا یلطخ الید وینزل عن النار ویلقی علیه عشر دراہم شمع مقصور ابیض واوقیة سمن بقری وعشر الدراہم اقاقیا محرقة مغسولة بماء الورد مدقوقة منخولة وسبع الدراہم صبر السقوطری ویطبخ بنار لینة ویحرک دائما حتی یصیر کالشمع ویرفع۔



دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں دیں۔

تیسری قطع کرنے کی کیفیت اور تیز آلہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی اُن چھڑکنے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں اُن مرہموں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی اُس پانی کو دیکھیں جس سے سوراخ ذکر کو دھلوائیں۔

ساتویں حمام کے جانیکو یعنی کب حمام میں لیجائیں اور اُس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

سوال وہ کونسا مرہم ہے جو تطہیر کے وقت سوراخ ذکر پر لگایا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مرہم کام میں آتا ہے۔

جواب رسالہ سوسی میں تطہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرہم نادر ترکیب کا ایسا ہے جو لڑکوں کے بدنوں کو سزاوار ہے اور نرم بدنوں میں بھی درکار ہے اور تطہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مرہم یہ ہے جواب لکھا جاتا ہے روغن گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہارم رطل کوٹا جائے اور چھان کر ایسا کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغن گل میں ایسا پکائیں کہ اُس کو موم سا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ آگ پر سے اُتار لے پھر اُس میں دس درم موم سفید اور ایک اوقیہ چربی گائے کی اور دس درم اقاقیا جلا ہوا اور گلاب سے دھویا ہوا اور کوٹا چھانا ہوا اور سات درم صبر سقوطری لیں اور سبکو باہم ملاکر نرم آنچ پر پکائیں اور برابر اُسکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



الباب التاسع

فیما یسأل عنہ المجبر وہو عشرون مسئلة

السوال الاول ما ہو العضو الصعب الانخلاع والعضو السہل الانخلاع والمتوسط الجواب من الکتاب الرابع من القانون حیث یقول السہلة الانخلاع مثل مفصل الرکبة لسلاسة رباطہ وہو سہل الارتداد ایضاً ومفصل المنکب قریباً من ذلک فی المہازیل والصعبة الانخلاع مثل مفاصل الاصابع فانہا لاتکاد تنخلع بل تتکسر قبل ان تنخلع ومثل مفصل المرفق وکذلک ردہا صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورک فاصعب الخلع ما نیقطع معہ رؤس شظایا العظم الذی یلزق عظما بعظم وقل ما یرجع الی حالتہ الطبیعیة واکثر ذلک فی راس الورک ثم فی راس العضد وفی زندی القدمین عند الکسر۔

السوال الثانی ما ہی علامات الخلع وما ہی علامات المیل وما ہی علامات طول المفصل من غیر خلع۔ الجواب الخلع یحدث فی المفصل انخفاض وغور غیر معہود مثل ما یعرض فی مفصل الرجل واظہر من ذلک فی

نواں باب

اُن چیزوں میں سے جو شکستہ بندوں سے پوچھی جاتی ہیں اور اس میں ۲۲ سوال ہیں

سوال ۱ وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اُکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جوان دونوں صورتوں کے درمیان ہے یعنے اُکھڑنا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں ہے کہ گھٹنے کا جوڑ سہل اُکھڑ جاتا ہے کسواسطے کہ اُس کے ر بلات ہموار ہیں اور اسی لیئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دبلوں کے شانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ بھی آسان اُکھڑ سکتا ہے۔ اور اُنگلیوں کے جوڑوں کا اُکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور دشوار ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اُکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اُکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ مشکل سے اپنی جگہ پر پھر آتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اُکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہیں جیسے کولہے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اُکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اُکھڑنے میں سخت تر وہ جوڑ ہیں جن کے ساتھ ہیں اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ پھر طبعی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کولہے کے سرے پر اور بازو کے سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی صورت سے بنجاتی ہے۔

سوال ۲ جوڑ کے اُکھڑ جانے کی اور ہٹ جانے کی اور بغیر دکھڑی دراز ہو جانیکی علامتیں بتاؤ اور جدا جدا تفصیل سناؤ **جواب** اُکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں پستی اور گہراؤ پیدا ہوتا ہے جو خلقت معہودہ کے سوا ہوتا ہے جیساکہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ میں کے

مفصل العنق والمقاليته مما يخرج اخراجاً صحيحاً وهو ان يعتبر العليلة باختها الصحيحة واذا رايت المفصل يتحرك حركته الى جميع جهاته فليس به علة متعلقة بالزوال واما علامات الميل فهو ان ترى تقعيراً مع نتوء في جانب آخر مع ان بعض الحركة ممكنة واما علامات زيادة طول المفصل من غير خلع فهو ان يكون كالمتعلق فاذا ادعمته ارتد الى موضعه الطبيعي من غير تكلف و ان تركته عاد الى الفذ العرضي وحدث غور ربما دخل فيه الاصابع حيث لايكون اللحم شديد الكثرة مثل المنكب۔

السوال الثالث كم هي انواع كسر القحف البسيط الجواب من الملكى سننه حيث يقول ان الكسر الذي يعرض للقحف منه بسيط ومنه مركب والبسيط منه ما هو في الراس ظاهر انه عمق الا انه لم ينفصل فيه العظم ولازال عنه جزو لا الى خارج ولا الى داخل ومنه شق يكون مع خروج العظم المكسور الى خارج وقد يبرز العظم المكسور ومنه ما ينكسر القحف باجزاء كثيرة ويكون كسر العظام قد صارت الى العمق فيما يلي الام الجافية ومنه ما يصير العظم المكسور الى اسفل قريباً من الصفاق ومنه شق عظم الراس ومصيره مع دخول العظم الى داخل ومنه النوع الشعري وهو شق دقيق يخفى عن الحس فلا يتبين وربما كان سبباً للهلاك

الفذ غور يبرز

اُکھڑ نے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی بیمار عضو کو جب تندرست عضو سے ملا کر دیکھیں تو مفہوم ہوتا ہے اور جب تم کسی جوڑ کو یہ دیکھو کہ وہ سب طرف کو حرکت کرتا ہے تو یہ جانو کہ وہ کوئی علت اُکھڑ جانے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مڑ جانے کی یہ ہیں کہ اُس جگہ پر گڑھا دکھیں گے اور اُسکی دوسری طرف بلندی نظر آئیگی۔

اور باوجود اس کے بعض حرکت بھی ممکن ہوگی اور جوڑ کے دراز ہو جانے کی علامتیں نیز لٹک جانے کی یہ ہیں کہ وہ لٹکا ہوا پایا جائیگا اور اگر اُسکو دبائیں گے تو بے تکلف اپنی جگہ پر آ جائے گا اور اگر چھوڑ دینگے تو وہ پھر ویسا ہی ہو جائے گا اور دیکھیں گے اور اُس میں گڑھا بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبانے والے کی انگلیاں بھی گھس جائیں گی اور ... ایسی جانے ... کی کہ جس جگہ پر گوشت نہ ہوگا جیسے کا ندھے کا جوڑ ہے کہ اُس کا یہی نوع موٹا ہے

سوال کھوپری کے ٹوٹنے کی قسمیں کتنی ہیں مفصل بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب ... میں جتنی بھی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوپری کا ٹوٹنا یا بسیط ہے یا مرکب ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس بسیط کئی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے اور اُس میں گڑھا ہو مگر نہ تو کوئی ہڈی جدا ہو اور نہ کوئی جزو اُس کا باہر کو یا اندر کو نکل آئے۔

اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ پھٹ جائے اور ہڈی ٹوٹ کر باہر نکلے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوپری کے کئی اجزا پر لگے اور ہڈیوں کو بھی اُس شکست ہو کر ... جافیہ کے قریب اُس کا گڑھا پہنچے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ہڈی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہو صفاق سے اور بعض ... چوٹ ہے کہ سر کے اُوپر آئے اور ہڈی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو گھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ ہلاکت پیدا کریگی۔

السوال الرابع ما هو التهشم وعلی کم وجه یکون الجواب من الملکی حیث یقول واما التهشم فلیس هو شق العظم ولکنه عطف العظم الی داخل وتعقده من غیر ان تفصیل القصاله کالذی یعرض لآنیة الرصاص او الفضة اذا صدمها جرم اصلب منها وهو علی وجهین وذلک انه اما ان تهشم سمکه کله حتی انه کثیرا ما یدفع ام الدماغ واما ان یصیر عظم الراس لسطح الام التی علی القحف۔

السوال الخامس ایما اسرع علاجا واسهل العظم المکسور المتبری او العظم المکسور غیر المتبری الجواب من الملکی المتبری اسهل وذلک لان المتبری یمکن فیه المسک والمد والتسویة ورده الی شکله وغیر المتبری لایمکن فیه

السوال السادس ایما اسرع برءً فی کسر الذراع کسر القصبة الغلیظة او الدقیقة او کسرهما۔ الجواب من الملکی اما کسرهما معا فاصعب علاجا و اشد نکایه ولاسیما ان انکسرا فی موضع واحد واما کسر الغلیظ فهی ابطأ برءً واما کسر الادق فهو اسرع برءً

السوال السابع ما هو الخلع وما هو زوال المفصل۔ الجواب من الملکی ان الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرته المرکبة فیها فان کان الخروج

سوال ہڈی کا دب جانا کیا ہے اور کس کے وجہ سے ہوتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دب جانا ہڈی کا یہ ہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے لیکن اندر کی طرف کو مڑ جائے اور اُس میں گڑھا پڑ جائے مگر ہڈی جدا نہ ہونے پائے جیسا کہ پیتل یا چاندی کے ظرف میں گڑھا ہو جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ دو صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی ایسی دب جاتی ہے کہ ام الدماغ کو دباتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ ہڈی سر کی اُس جھلی سے جو قحف کے اوپر ہے بڑھ جاتی ہے اور تکلیف پہنچاتی ہے پس اول صورت کو توڑ ھلکنا اور دوسری صورت کو گومڑا کہتے ہیں۔

سوال کس کا علاج جلد اور آسان تر ہے یا اس ہڈی کا جو ٹوٹ کر کٹ جائے یا اُس کا جو ٹوٹے اور کٹنے کی نوبت نہ آئے۔

جواب اس کا جواب ملکی سے عیاں ہے کہ کٹی ہوئی ہڈی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اُس میں پکڑنے اور کھینچنے اور برابر کرنے کا اور اپنی اصلی شکل کیطرف پھیرنے کا امکان ہے اور ہڈی جو کٹی ہوئی نہ ہو اُس میں یہ اُمور ناممکن سمجھو۔

سوال ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جانے میں کونسی جلد تر اچھی ہو جائیگی ایا موٹی ہڈی ٹوٹی یا باریک یا دونوں کا معاً ٹوٹنا

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دونوں ہڈیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے جڑیں اور بہت ایذا دیں اور اگر موٹی ہڈی ٹوٹے تو دیر میں جڑے اور اگر باریک ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد اچھی ہو۔

سوال اُکھڑنا جوڑ کا کیا ہے اور ہٹ جانا کیا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ اُکھڑی ہوئی ہڈی جب ہو گی کہ چول سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

یسیرا ولم یبرز من الحفرۃ لا یقال لہ خلع لکن یقال لہ زوال المفصل

السوال الثامن ما الذی یعرض من انخلاع عظمی الفک اذا اترکا واہملا

الجواب قال صاحب الملکی فانہ ان ترکا ولم یُردّا حدث عن ذلک اعراض ردیۃ منہا حمیات دائمۃ وصداع دائم وذلک ان عضل الفکین اذا انتحیٰ عن موضعہ تمدد وجذب معہ عضل الصدغین ومدوہما وعرض من الصداع الشدید ویحدث لصاحب ہذہ الحال اسہال وقئ مرین صرفیین وکثیرا ما یموت فی العاشر۔

السوال التاسع کم ہی الوجوہ الاکثریۃ التی یخرج مفصل الورک الیہا۔

الجواب من الملکی اربعۃ احدہا ان ینتقل عن موضعہ الی داخل الثانی ان ینتقل عن موضعہ الی خارج الثالث ان ینتقل الی قدام الرابع الی خلف وانتقالہ الی قدام اقل ما یکون والی داخل اکثر ما یکون۔

السوال العاشر کم ہی اوجہ الخلع التی تعرض لمفصل الرکبۃ۔

الجواب من الملکی ثلثۃ احدہا ان ینخلع الی داخل والثانی الی خارج الثالث الی خلف ولیس ینخلع الی قدام لان فلکۃ الرکبۃ تمنعہ من ذلک

السوال الحادی عشر ما الذی یجب علی المجبر ان یتاملہ۔

اور اگر کچھ کم نکلی ہو تو وہ اتری کہلائیگی اُکھڑی ہوئی نہیں کہلائیگی۔

سوال کیا کیا باتیں پیش آئیں اگر جبڑے کی دونوں ہڈیاں اُکھڑ جائیں اور اُنکے علاج میں سستی کریں اور علاج چھوڑ دیں۔

جواب صاحب ملکی نے کہا ہے کہ اگر جبڑے کی ہڈیوں کو چھوڑ دیں اور اُنکی اصلی جگہ کی طرف نہ پھیریں تو برے برے عارضے پیدا ہوں اور تکلیفیں جو پیدا ہوں تپ ہمیشہ رہے درد سر بھی برابر ہوتا رہے اس واسطے کہ دونوں جبڑوں کے عضلے جب اپنی جگہ سے سرکیں تو دراز ہو جائیں گے اور اپنے ساتھ کنپٹیوں کے عضلوں کو بھی کھینچ لائیں گے اور اس سبب سے درد سر ہو اور تپ اور اسہال صفراوی برابر ہوا اور صاحب مرض ہرگز شفا نہ پاوے اکثر دسویں دن مرجاوے۔

سوال ۹ کوسے کا جوڑ کتنی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ہٹتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ وہ چار صورت پر ہوتا ہے ایک وہ ہے کہ جوڑ اندر کی طرف نکل آئے یعنے اندرست کوسے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کیجانب نکلے جب اپنی جگہ سے ٹلے اور باہر کیجانب وہ کہائی ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے تیسرے یہ ہے کہ جوڑ آگے کو نکل آئے چوتھے یہ ہے کہ پیچھے کو یعنی پشت کیجانب نکل جاے مگر آگے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

سوال ۱۰ گھٹنے کا جوڑ کس طرح سے اُکھڑ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

جواب ملکی میں تین صورتیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے کہی ہیں۔

۱ یہ ہے کہ اندر کیطرف کو اُکھڑ جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کیطرف نظر آتا ہے

۳ پشت کی جانب اُکھڑ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں ہوتا کسواسطے کہ گھٹنے کا ڈھکنا اسکو روکتا ہے۔

سوال ۱۱ شکستہ بند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا کیا اسکو مناسب ہے۔

الجواب من القانون قال ويجب على المجبر ان يتامل ميل العظم المكسور فانه يجد عند الجهة التي الميل اليها حدبة وعند الجهة المميل عنها تقعيرا او اكثر ما يفطن لذلك باللمس وايضا فان الوجع يشتد في الجهة التي اليها الميل ويجب عليه ان يمر يده على موضع الكسر في كل حال امرارا الى فوق والى اسفل بالرفق ولا يجب ان يعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل تمام العافية فان الورم قد يخفي كثيرا من الاعوجاج ويجب ان يبادر الى جبر ما انكسر فيجبره في يومه فانه كلما طال كان ادخاله اعسر والآفات فيه اكثر وخصوصا العظام التي يحيط بها عضل۔

السوال الثاني عشر ما هو الوقت الذي يستعمل فيه الجبائر الجواب من القانون هو بعد خمسة ايام وما فوقها الى ان يومن الآفات وكلما عظم العضو وجب ان يوضع الجبائر وكثيرا ما يجلب الاستعجال في ذلك آفات لكن يجعل ما يقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النصبة فان لم يكن ذلك فلا بد من الجبائر ولو في اول الامر ويجب ان يلزم الجبائر الرباطات الزاما محكما ويكون عند الكسر ويجب للضرورة ان تحل الرباطات في كل يومين في اول الامر وخصوصا ان حدثت حكة فاذا مضى السابع من الشد

جواب شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پر واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کا رخ دیکھے کہ کدھر ہوا ہے جدھر ہڈی نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند بلندی پائے گا اور جہاں سے وہ ہڈی پھری ہے گڑھا نظر آئیگا اور یہ بلندی اور پستی جو پائی جاتی ہے ہاتھ لگانے سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اُس طرف میں جدھر ہڈی نے رخ کیا ہوگا درد بھی بہت سا ہوگا اور شکستہ بند پر یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرتا جائے اِس طرح پر کہ کبھی اُوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اُوپر کو نرمی سے ہاتھ پھیرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اُس مقام کو قبل صحت کے برابر دیکھے تو اُسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ ورم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اُس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کے باندھنے میں جلدی کو کام میں لائے اُسی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جسقدر دیر لگائے گا ہڈی کا داخل کرنا دشوار ہو جائے گا اور بہت سی آفتیں پیش آئینگی جو آفتیں لائینگی خصوصاً اُن ہڈیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔

سوال وہ کونسا وقت ہے جب کھپچیاں چڑھائیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ اُن سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہانتک کہ ورم اور آفتوں سے امن پائیں اور جس قدر عضو کو بزرگ دیکھیں واجب ہے کہ اُسی قدر اُسپر کھپچیاں باندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھپچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آفتیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از بس دقتیں دکھاتی ہیں پس کھپچیاں چڑھانے میں جلدی نکرے اور اُسکی بندش بند اور پیٹیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی ہڈی کو ٹھکانے بٹھا دیں اگر خالی پیٹیوں کے باندھنے سے ہڈی کا بیٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھپچیوں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہو اور واجب ہے کہ کھپچیوں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اُس میں دخل نہ دیں۔

اور واجب ہے کہ ہر دو دو دن کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولتے جائیں خصوصاً جب اُس مقام میں خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فیحل فی کل اربعۃ ایام او خمسۃ ویرخی قلیلا من الرباط فان امکنک ابقاء الجبائر ولو عشرین یوما ولم تکن مضرۃ فلا تحلها۔

السوال الثالث عشر ما قاعدۃ الجبر الجواب من القانون الجبر قاعدتہ مد العضو بمقدار ما ینبغی فان الزیادۃ فیہ تشنج وتولم ویحدث فیہ حمیات وربما عرض منہ استرخاء وذلک فی الابدان الرطبۃ اقل ضرر لمواتاتها للمد و النقصان منہ یمنع جودۃ الالتیام والتلحم وہذا فی الخلع والکسر سواء ویجب ان یسکن العضو ما امکن الا احیانا بقدر ما یحتمل اذا لم یکن آفۃ او ورم لئلا یموت طبیعۃ العضو ویجب ان یحذر الایجاع الشدید عند المد والشد فی الکسر والخلع معا۔

السوال الرابع عشر ما من العظام لا یثبت علیها وشد الجواب من القانون فی الکتاب الرابع فی ذکر اصول الجبر والربط قال والمراد فی اثر الجبر حدوث الدشبد فیما لیس لها حرکۃ کعظام الراس فانها لا یثبت علیها وشبد۔

السوال الخامس عشر کیف یکون الشد اذا کان الکسر بالطول وہل ہو مثل الشد اذا کان الکسر بالعرض ام لا الجواب من الکتاب الرابع

تو ہر چوتھے دن یا پانچویں دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کریں اگر کھچیوں کا رکھنا بیس دن تک ہو سکے اور کوئی مضرت بھی نہ سے تو پٹی نہ کھولے اور اُسی طرح بندھی رکھے۔

سوال ۱۴ بندش کا قاعدہ کیا ہے اور حکیموں نے کیونکر تجویز کیا ہے۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھیرا ہے کہ اتنا کھینچے جتنا چاہیے ہے اسواسطے کہ زیادہ کھینچنے سے تشنج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات استرخا بھی ہو جاتا ہے اور یہ زیادہ کھینچنا تر بدنوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تر بدن میں آسانی سے کھینچا جاتا ہے اور بیمار تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے زخم کو نہیں بھرتا ٹوٹی ہڈی کو درست نہیں کرتا اور یہ زیادتی اور نقصان کا ضرر ٹوٹ جانے اور اُکھڑ جانے میں برابر ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جسقدر ممکن ہو تسکین دے مگر کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو بیمار اُٹھا سکے تھوڑی سی سختی بھی کرے جب کوئی آفت یا ورم نہ دیکھے تاکہ سختی سے طبیعت عضو کی مر نہ جائے اور واجب ہے کہ بہت درد دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈرتا رہے اور اس امر کو ٹوٹنے اور اُکھڑنے میں برابر سمجھے۔

سوال ۱۴ وہ کونسی ہڈی ہے جس پر دشبد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جبر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ مراد اثر جبر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت نہو دشبد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے مثل غضروف کے اُس جگہ ہو پیدا ہو سوائے سر کی ہڈیوں کے کہ اُن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال ۱۵ جب کوئی ہڈی طول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کیونکر عمل میں آئے آیا اُس کو اسی طرح سے باندھیں جیسے عرض کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عرض کے خلاف بندش کریں۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں۔

من القانون حیث یقول واما الکسر بالطول فیکتفی فیہ ان یلزم العضو
بشد شدیدا اشد مما فی غیرہ ویبالغ فی غمزہ الی داخل واما الکسر الذی
فی العرض فیجب ان یقوم العظمان علی استقامۃ فی غایۃ ما یمکن
ویراعی ذلک من جہۃ الاعضاء السلیمۃ وینظر ہل ہی من ہذا العظم محاذیۃ
لنظیرہا من العظم الآخر ثم یجبر ویراعی الشظایا والزوائد والثلم واللہ اعلم وحکم

السوال السادس عشر ما ہی الاشیاء التی تصلب الدشبد
الجواب من القانون لابن سینا ہی النطولات القابضۃ اللطیفۃ
والاضمدۃ التی یشبہہا مثل طبیخ الاس ودہنہ والطلا بماء ورق الاس و
حبہ وطبیخ شجرۃ القرظ وطبیخ اصل الدردار وطبیخ ورقہ فانہ ملحم مصلب
والضماد المتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فیہ زعفران ومر وعجن بشراب
ریحانی جید جدا وقشور الطلع جیدۃ ایضا

السوال السابع عشر ہل مدۃ الانجبار فی الاعضاء کلہا مدۃ واحدۃ او ہی مختلفۃ باختلاف
الاعضاء فان کانت مختلفۃ فما مثالہا الجواب من القانون مدۃ الانجبار مختلفۃ فمن
ذلک ان الانف ینجبر فی عشرۃ ایام والضلع فی عشرین یوما والدماغ وما یقرب منہ
فی ثلثین الی اربعین والفخذ فی خمسین وربما امتدت المدۃ فی الفخذ الی ثلثۃ اشہر و

یہ لکھا ہے جو شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ اگر کوئی ہڈی طول میں ٹوٹے تو لازم ہے کہ اس عضو کو کس کر باندھیں اور خوب سا اس کو اندر کی جانب دبائیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو واجب ہے کہ دونوں ہڈیاں جہاں تک ہو سکے سیدھی کھچائیں اور ان کو درست عضو کے مقابل کریں اور انکو سامنے کی ہڈیوں سے ملا کر دیکھیں بعد ازاں [illegible] باندھیں اور کنارہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

سوال [١٦] وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دشبد کو سخت کرتی ہیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قابض نطول ہیں اور ایسے ہی ضماد بھی ہوتے ہیں جیسے جوش کیا ہوا آس اور اس کا روغن ہے اور طلاء آس کی پتی اور آس کے تخم کا معین ہے اور جوش کیا ہوا درخت [illegible] اور جوش کی ہوئی جڑ درداری اور اس کی پتی کہ ہر ایک ان میں سے گوشت اگاتی ہے اور اس جگہ کو سخت بناتی ہے اور وہ لیپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہو خصوصاً جب زعفران اور مر اس میں ملا کر عمدہ شراب ریحانی سے خوب گوندھا ہوا اور چھلکے شگوفہ خرما کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد تر نفع دیتے ہیں۔

سوال [١٧] آیا مدت بندش سب اعضاء کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا جدا ہے تو اوسکی مثال کیا ہے۔

جواب مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ آئے تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک بندھی رہے اور دماغ میں اور جو اسکے قریب ہو تیس یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کھنچے اور کلائی اکثر اٹھائیس دن تک بندش پائے تب مریض کو کل آئے

اربعة والساعد ربما انجبر في ثمانية وعشرين يوما وقد ذكر ذلك في كسر الساعد۔

السوال الثامن عشر ماهي الاسباب التي لاجلها يعسر جبر العظم الجواب كثرة التنطيل او كثرة حل الرباطات وربطها او الاستعجال للحركة او قلة الدم اللزج في البدن او قلة الدم مطلقاً ولذلك يقبل انجبار العظام في الممرورين (المهزولين) والناقهين۔

السوال التاسع عشر ما تقول في كسر العقب۔ الجواب من القانون انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الى البطون العضل يجمد فيها ويودي الى امراض عظيمة فاذا انجبر العقب كان المشي عليه موجعا واذا لم ينجبر العقب على ما ينبغي يبطل الانتفاع به۔

السوال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون هو موضوع تحت الكعب صلب مستدير الى خلف ليقاوم المصاكات والآفات مملس الاسفل ليحسن استواء الوطي وانطباق القدم على المستقر عند القيام وخلق مقداره الى العظم ليستقل بحمل البدن وخلق مثلثا الى الاستطالة يدق يسيرا يسيرا حتى ينتهي ويضمحل عند الاخمص الى الوحشي ليكون تقعير الاخمص متدرجا من خلف الى متوسطه

چنانچہ اُسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہوچکا ہے جو ہمنے یہاں لکھا ہے

سوال [۱۸] وہ کیا کیا سبب ہیں جنسے ہڈی کا جوڑنا بہت دشوار ہوتا ہے اور علاج اُس کا از بس دشوار ہوتا ہے۔

جواب کثرت نطول کی اور بہت کھولنا اور باندھنا اور حرکت دینے میں جلدی کرنا اور چپکتے خون کا بدن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا ہڈی کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے دُبلے پتلے آدمیوں میں ہڈی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

سوال [۱۹] کیا کہتے ہو ایڑی کے ٹوٹ جانے میں اور مریض کے تکلیف اُٹھانے میں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنا ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج اُس کا اوس سے بھی بڑھ کر ہے ایڑی اکثر تب ٹوٹتی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گرجاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چورا چورا ہوکر لہو بہت آتا ہے یہانتک کہ خون عضلوں کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اُس میں جم جاتا ہے اور بہت بڑے عارضے پیش لاتا ہے پس جب ایڑی جڑجاتی ہے تو چلنے میں درد دیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

سوال [۲۰] ایڑی کی خلقت بتاؤ اور اسکی منفعت جتاؤ۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ خدا تعالی نے ایڑی کو ٹخنے کے نیچے کیا ہے اور سخت اور پیچھے کیطرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو جو آفت کہ پاپہ پیش آئے اُسکو اُٹھائے اور نیچے سے صاف اور چکنی پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر اور ہموار ہو اور کھڑے ہونے وقت قدم قیام کا بہ اچھی طرح جمے۔ اور مقدار اُسکی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اُٹھانے میں مستقل رہے اور مثلث مستطیل بنی ہے آگے کو تھوڑی تھوڑی پتلی ہوتی گئی ہے یہانتک کہ انتہا کو پہنچکر پاؤں کے گڑھے میں چھپ گئی ہے تاکہ تلوے کا گڑھا پیچھے سے بتدریج درمیان میں آئے یعنے کم کم گڑھا پڑتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اُس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہوگئی ہے چھنگلی تک ایڑی کی ہڈی نہیں پہنچی بلکہ وہ عظم زورقی ہے

الباب العاشر

فی مسائل من اصول ہذہ الصناعۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول ماحجۃ من قال ان الاسطقسات لیست اکثر من واحد - الجواب من الشفاء لابن سینا انہ لما رأینا الاشیاء الطبیعیۃ تتغیر بعضہا الی البعض و کل متغیر فان لہ شیئا ثابتا فی التغیر ہو الذی تتغیر من حال الی حال فیجب من ذلک ان یکون لجمیع الاجسام الطبیعیۃ شئی مشترک محفوظ ہو عنصرہا -

السوال الثانی ماحجۃ الذین قالوا ان الاسطقس ہو النار -

الجواب من الشفاء وذلک انہم یرون ان النار کثیرۃ الجوہر ثم استحقروا حجم الارض والماء والہواء فی جنبتہ اذ السموات المشفقۃ والکواکب المضیئۃ کلہا عندہم ناریۃ وحکموا بان الجرم الاکبر مقدارا ہو الاولی ان یکون عنصرا وخصوصا والاجسم صرف فی طبیعتہ من النار وان الحرارۃ ہی المدبرۃ فی الکائنات کلہا وما الہواء الا نار متفترۃ ببرد البخار وما البخار الا ماء ہو متخلل وما الماء الا نار متکثفۃ وہو اکثیفا ولو کان للبرد عنصر یتصور بہ ولم یکن البرد امرا عرضیا یعرض لذلک العنصر لواحد لکان فی العناصر بارد ببردہ فی وزان شدۃ حر النار -

کثیرۃ (حاشیۃ: نبیرۃ) ، بشونۃ ، متفرقۃ

دسواں باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال۱۔ اُس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی اسطقس یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس سے زیادہ نہیں

جواب ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تیسری فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پاتی ہیں اور ہر متغیر میں ایک چیز ثابت و بحال رہجاتی ہے جو ایک حال سے دوسرا حال پاتی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز مشترک محفوظ برابر ہے اور وہی اُن اجسام کا عنصر ہے۔

سوال۲ اُن لوگوں کی حجت بتاؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اُس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔

جواب کتاب شفا سے۔ اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو کثیر الجوہر دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اُسکے مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اُنکے نزدیک ناری ہیں اور وہ حکم لگاتے ہیں کہ جس جرم کی مقدار زیادہ ہو اُسی کو عنصر اور اصل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی طبیعت میں آگ سے زیادہ خالص اور صرافت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیلی ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی تو ہے جو انجرات کی سردی سے نکگئی۔ انجرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔

اور پانی کیا ہے وہ آگ متکثف اور ہوائے متکثف ہے۔

اواگر برودت کے لیئے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برودت ایک عارضی چیز نہوتی جو ایک ہی عنصر کو یکے بعد دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بارد پایا جاتا کہ جسکی برودت آگ کی شدت حرارت کے مقابلے میں ہوتی۔

السوال الثالث ما حجۃ الذین قالوا ان الاسطقس واحد وہو الہواء الجواب من الشفاء انہم قالوا ان معنی الرطوبۃ اثبت فی الہواء منہ فی الماء فلذلک مطاوعتہ للمعنی المذکور اشد وما الماء الا ہواء متکاثف والمتکاثف اقرب الی الیبس منہ اقرب الی التخلخل واما الارض فہو ماء عرض لہ التکاثف الشدید کما تراہ من انعقاد کثیر من المیاہ السائلۃ حجارۃ واما النار فلیست ہی الا ہواء اشتدت بہ الحرارۃ فرام سمواً۔

السوال الرابع ما حجۃ من قال ان اسطقسات الاجسام ہی اثنان وہما النار والارض الجواب من الشفاء لابن سینا قالوا ان سائر الاسطقسات تستحیل آخر الامر الی ہذین الطرفین والطرفان لا یستحیلان الی اسطقسات اخری خارجۃ عنہما فہما اللذان ینحل سائرہا الیہما ولا ینحلان الی شئ آخر فہما الاسطقسان ولذلک ہما بالغان فی الخفۃ والثقل والاخران یقصران عنہما واذا حرکت اسطقسیۃ الاثنان فالاغلب فی الاثنین ہو الاسطقس والنار والارض بالقیاس الی غیرہما اغلبان ولا شئ اغلب منہما ثم الہواء نار جامدۃ مفترۃ مشتعلۃ بالماء المتبخر والماء ارض متحللۃ سائلۃ خالطتہا ناریۃ فہی اخف من الارض۔

الماء
متکاثف
فہی
الحرارۃ
السخن

سوال اُنکی حجت کیا ہے جنھوں نے فقط ہوا کو عنصر کہا ہے۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ اُن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ معنے رطوبت کے ہوا میں پانی کی رطوبت کے معنے سے سوا پائے جاتے ہیں پس وہ معنے مطاوعت ہیں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں رطوبت سوا ہوگی وہ ہر چیز کے بنانے میں بہت کارروا ہوگی اور پانی کچھ جدا نہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو گاڑھی کثیف ہوکر پانی بن گئی ہے اور گاڑھی چیز بہ نسبت تخلخل کے خشکی سے بہت قریب ہوتی ہے پس زمین وہ وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہو گئی جیسا کہ ہمارے مشاہدے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی جم کر پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب حرارت نے اُس میں شدت کی تو اُس نے اوپر کا قصد کیا۔

سوال اُن لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جسم کے ہیں ان کے سوا اور نہیں سکتے ہیں۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بدلتا ہے وہ آگ یا خاک ہی ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہی دونوں مادے ہر جسم کے ہیں اور تیسرا کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس ہر جسم سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرانی اور سُبکی میں ایسے ہیں کہ ہوا اور پانی ان جیسے نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے جاتے ہیں کہ ان کے سوا اور میں حرکت استقامیہ نہیں پاتے پس حرکت استقامتی انھیں دونوں میں اکثر ہے۔ اور ہوا اور پانی میں کمتر ہے کس واسطے کہ ہوا تو نیگرم جمی ہوئی آگ ہے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور بھاری ہے اور پانی وہ گھلی ہوئی خاک ہے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ نے اُسکو گھلا کر پتلا کر دیا ہے۔

السوال الخامس ما حجۃ من قال ان الاسطقسات اثنان وہما الارض والماء الجواب یرون ان حاجۃ المرکبات الی الرطب والیابس وکما انہا تحتاج الی الرطب لیقبل التخلیق کذلک تحتاج الی الیابس لیحفظ التخلیق فان الرطب کما انہ سہل القبول لذلک فہو ایضا سہل الخلع لہ والیابس کما انہ صعب القبول لذلک فہو ایضا صعب الخلع لہ فاذا تخمر الیابس بالرطب استفاد المرکب من الرطب حسن مطاوعۃ للتخلیق ومن الیابس شدۃ استحفاظ لہ فالیابس والرطب فی المشاہدۃ ہما الارض والماء لاغیر

السوال السادس ما ہو الشیٔ الذی اذا اعتبر ظہر ان الاسطقسات الاربعۃ تتکون بعضہا من بعض الجواب من الشفاء لابن سینا حیث یقول و اذا اعتبر المعتبر صادف النبات والحیوان المتکون فی حیز الارض مستمدۃ من الارض ومن الماء ومن الہواء ووجدہا تتم بالحار المنضج والارض تفید الکائن تماسکا وحفظا للتشکیل والتخطیط والماء یفید الکائن سہولۃ قبول للتخلیق والتشکیل وتتمسک جوہر الماء بعد سیلانہ بمخالطۃ الارضیۃ وتستمید جوہر الارضیۃ فیشبہ بمخالطۃ الماء والہواء والنار یکسران صرفیۃ ہذین ویفید انہما اعتدال الامتزاج والہواء تخلخل ویفید وجود المنافذ والمسام والنار نضج وتطبخ وتجمع فقد ظہر انہا تتکون بعضہا من بعض۔

سوال اُن لوگوں کی حجت کیا ہے جنھوں نے پانی اور خاک ہی کو مادہ مانا ہے اور سوا اِن دونوں کے اور کو مخلوقات کا عنصر نہیں جانا ہے۔

جواب شفا سے تم دیکھتے ہو کہ تمام مرکبات کو تر و خشک کی طرف حاجت ہے اس واسطے کہ ہر جسم کو اپنی پیدایش میں انھیں دو کی ضرورت ہے پس جیسا کہ ہر جسم تر چیز کی طرف محتاج ہے تاکہ اُسکی تری کے سبب سے پیدایش کو قبول کر سکے ایسا ہی خشک چیز کی جانب بھی حاجت رکھتا ہے تاکہ بناوٹ کو نگاہ رکھے اس واسطے کہ تر چیز ہر قسم کی بناوٹ کو جلد قبول کرتی ہے اور جلد اُکھڑتی ہے جیسا کہ خشک چیز مشکل سے بنتی ہے اور مشکل ہی سے بگڑتی ہے پس جب خشک چیز تر چیز سے گوندھی جائے تو مرکب چیز آسانی کے ساتھ بنے اور خشک چیز کے سبب سے اُسکی بناوٹ درست رہے اور خشک و تر جو دیکھنے میں آئے ہیں وہ بھی مٹی اور پانی پائے ہیں جب انکے سوا اور کچھ نہ پایا تو انھیں دونوں کو مادہ ہر جسم کا ٹھہرایا۔

سوال وہ کیا چیز ہے جس سے یہ بات پیدا ہے کہ چاروں عناصر ہیں سے ایک دوسرے سے بنتا ہے۔

جواب شفا میں ابن سینا نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ جب دیکھنے والا ہر روئیدگی اور جاندار کو جو زمین میں پیدا ہوئے ہیں زمین اور پانی اور ہوا سے مدد طلب پاتا ہے تو اُس وقت چاروں عناصر کا باہم گرمرکب ہونا اُسکے خیال میں آتا ہے کیونکہ جب آگ تر جسم کو پکاتی ہے تب اُسکی ترکیب تمام ہو جاتی ہے اور زمین اُسکی شکل و صورت کو نگاہ رکھتی ہے اور پانی بناوٹ میں آسانی پہنچاتا ہے اور بوجہ مخالطت زمین کے سیلان سے باز رہتا ہے اور زمین بسبب مخالطت ہوا اور پانی کے دونوں سے مدد پاتی ہے اور آگ ان دونوں کی صرفیت کو توڑتی ہے اور دونوں کو بقدر ضرورت چھوڑتی ہے نہ تو پانی کو بالکل سُکھاتی ہے نہ ہوا کو تمام و کمال جلاتی ہے بلکہ پانی اور ہوا کے ملجانے میں اعتدال پیدا کرتی ہے اور پیدایش میں کمال پیدا کرتی ہے اور ہوا مرکب کے باطن کو کھوکھلا کر کے منافذ اور مسامات بناتی ہے اور آگ اُس کو پکاتی ہے اور جماتی ہے پس ظاہر ہوا کہ ایک سے بدلجاتا ہے اور اس صورت سے دوسری ہستی پاتا ہے۔

السوال السابع ما ہو المزاج الجواب من القانون حیث یقول المزاج کیفیة یحدث من تفاعل کیفیات متضادة موجودة فی عناصر متصغرة الاجزاء لتماس اکثر کل واحد منہا اکثر الآخر اذا تفاعلت بقواہا بعضہا فی بعض حدث من جملتہا کیفیة متشابہة فی جمیعہا ہی المزاج۔

السوال الثامن ما ہو النضج وہل لہ اصناف ام لا الجواب من الشفاء النضج ہو احالة من الحرارة للجسم ذی الرطوبة الی موافقة الغایة المقصودة و ہذا علی اصناف منہ نضج نوع الشیٔ ومنہ نضج الغذاء ومنہ نضج الفضل وقد یقال لما کان بالصناعة ایضا نضج فاما نضج نوع الشیٔ فمثل نضج الثمرة و الفاعل لہذا النضج موجود فی جوہر النضیج ویحیل رطوبتہ الی قوام موافق للغایة المقصودة فی کونہ وانما یتم فیما یولد المثل ان یصیر بحیث یولد المثل واما نضج الغذاء فلیس ہو علی سبیل النضج الذی لنوع الشیٔ وذلک لان نضج الغذاء یفسد جوہر الغذاء ویحیلہ الی مشاکلة طبیعة جوہر المغتذی وفاعل ہذا النضج لیس موجودا فی جوہر ما ینضج بل فی جوہر ما یستحیل الیہ لکنہ مع ذلک احالة من الحرارة الی الرطوبة الی موافقة الغایة المقصودة التی ہی افادة بدل ما یتحلل والاسم الخاص بہذا النضج ہو الہضم فاما نضج الفضل من حیث ہو فضل اعنی من حیث لا ینتفع

سوال مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

جواب شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اس کیفیت کا ہے جو اُن متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں درانحال کہ وہ عناصر چھوٹے چھوٹے اجزا ہو جاویں اور جزو غالب اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے مس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں ملیں تو اُن مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سب میں امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے بمعنے ملنے ملانے کے۔

سوال نضج کیا ہے یعنی غذا یا مادہ کیونکر پکتا ہے اور اسکی قسمیں بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورت ہوتا ہے یا نہیں

جواب شفا کے فن رابع میں مقالہ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نضج جسم رطب کا حرارت سے بدلجاتا ہے اور جسقدر پکنا مقصود ہو اُس مقدار پر آتا ہے اور یہ پکنا کئی طرح کا ہوتا ہے **ایک** تو پکنا نوع شئے کا ہے **دوسرے** پکنا غذا کا **تیسرے** پکنا فضلے کا اور کبھی جو شئے کسی صنعت سے تیار کیجاوے اُسکو بھی نضج بولتے ہیں پس پکنا نوع شئے کا وہ پکنا ہے کہ جو اُس چیز کو درکار ہو یا اُسکے سبب سے وہ اپنی مراد پہ تیار ہو جیسے پھلوں کا پکنا ہے اور ایسے پکنے کا پکانے والا اُسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پکاتا ہے کہ وہ پھل اپنی مراد پر پہنچ جاتا ہے اور اُس میں اُس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پکنا غذا کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پکنا غذا کے جوہر کو بگاڑ کر غذا پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بناتا ہے اور اسکا پکانیوالا غذا کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذا بنتی ہے اُس میں پایا جاتا ہے لیکن یہ غذا کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کیطرف اتنا ہوا کرتا ہے جتنا کہ بدلہ اُس چیز کا جو تحلیل ہو جاتی ہے بنا کرتا ہے مثلاً غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس نضج کا نام ہضم ہے اسواسطے کہ اس نضج سے غذا بالکل بدلجاتی ہے اور جو جس عضو کے واسطے معین ہے اُسکے کام آتی ہے۔

تیسرے نضج فضلے کا ہے یعنی جو عضو کی غذا سے بچتا ہے اور اُس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہونچتا ہے۔

به فی ان یغذو فهو مفارق للنوعین الاولین فان ہذا النضج احالة الرطوبة الی قوام و مزاج یسهل به دفعها اما بتغلیظ قوامه ان کان المانع عن دفعه شدة سیلانه و رقته و اما بترقیقه ان کان المانع عن دفعه شدة غلظه و اما بتقطیعه و تقشیفه ان کان المانع عن الدفع شدة لزوجته۔

السوال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قلیل المطر کثیر الندا الجواب من کتاب النجاد فی المسائل قال ان البخار اذا صار الی مواضع عادمة لما یحبس البخار و یحصره و یکثفه فیتعدا ہا البخار فاذا جاوزہا الی موضع آخر حتی یلقی ما یحصره و یحبسه و متی کان موضعا منکشفا من الجبال و ارضه یتبخر بخارا کثیرا لقبولها لذلک من حر الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فتحلل باللیل ندا کثیرا وقد یکون موضعا عادم البخار لانه لا یقبل ذلک و مواضع کثیرة البخار و لها جبال تحصر بخارہا حتی یتکاثف فتکون کثیرة المطر و فسطاط مصر من جهة شمالها عادم للجبال الشوامخ و اکثر ما یسیل الیها البخار من الجنوب الی الشمال من جهة مجر الحبشة و ایضا فان نیل مصر یفیض علی جمیع ارضها و یقیم علیها زمانا فاذا نقص ارتد ذلک الفاضل من الزائد الی بطن الارض فتقبله تلک الارض لکثرة مائه علی وجهها فیکثر ما یرتفع من ارضها فی کل یوم من البخار لحر الشمس فاذا غرب

پس یہ نضج یعنے فضلے کا پکنا پہلی دونوں قسموں سے جدا ہے اس وجہ سے کہ یہ پکنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت ایک قوام اور مزاج پائے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ پکانا دو طرح سے ہے یا اُس فضلے کو گاڑھا کریں اگر رقیق اور جاری ہو یا اُس کو پتلا کریں اگر گاڑھا اور بھاری ہو یا اُسکو قطع کریں اگر چپکتا ہو تاکہ بسبب تدابیر مذکورہ کے وہ فضلہ بسہولت دفع ہو سکے۔

سوال کیا سبب ہے کہ مصر میں مینہ کم برستا ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

جواب کتاب النجاد کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخار جب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حابس نہ پایا جائے اور اُسکو گاڑھا نہ بنائے تو وہ بخار وہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑ آتا ہے جہاں اُس چیز سے ملے جو اُسکو گھیرے اور بند کرلے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت پاتی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور تری شب کی اُس بخار کو پگھلا کر اوس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پائے جاتے اسواسطے کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پاتے اور بہت مقام ایسے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو اُن بخارات کو گھیر کر گاڑھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کیطرف اُونچے اُونچے پہاڑ نہیں یعنی بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر دریا بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے حبش کیجانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر بہ جاتا ہے اور ایک مدت تک اُس زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پر آتا ہے تو جو پانی اُس میں سے بچ رہتا ہے اور قیام پاتا ہے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنہا الشمس صار ذلک البخار غیما فیتحلل باللیل تحللہ وضعفہ وقلۃ کثافتہ قال فبہذہ العلۃ یقل مطرہا ویکثر نداہا۔

السوال العاشر کم ہی الاشیاء التی تتم وتکمل بہا صناعۃ الطب الجواب من المدخل الی علم الطب لقسطا بن لوقا حیث یقول انہا عشرۃ الاول البحث عن الاصول التی کان منہا بدن الانسان الثانی البحث عن الامزاج والتراکیب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقہا وترکیبہا الرابع البحث عن قواہا وافعالہا الخامس البحث عن منافعہا التی خلقت لہا السادس البحث عن حفظ صحتہا السابع البحث عما یحدث فی واحد منہا من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض حادثۃ بہا التاسع البحث عن العلامات الدالۃ علیہا العاشر البحث عن التدابیر المشفیۃ لہا الدافعۃ عنہا الامراض الحادثۃ بہا۔

السوال الحادی عشر کم ہی اصناف الاعضاء المتشابہۃ الاجزاء الجواب من الملکی سبعۃ اصناف الاول صنف العظام والغضاریف الثانی صنف العصب والوتر الثالث صنف العروق غیر الضوارب الرابع صنف العروق الضوارب الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشحم السادس صنف

تو وہ ابر زنگ بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں تحلیل پاتے ہیں پس اسی سبب سے شیخ نے کہا ہے کہ وہاں مینہ کم ہے اور اُدس سوار

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے صناعت طب تمام ہوجاتی ہے اور اُنکے دریافت کرنیسے کمال پاتی ہے۔

جواب کتاب مدخل الی علم الطب قسطا بن لوقا میں اسطرح لکھا ہے یعنی حکیم مذکور مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جنسے طب کمال پاتی ہے اور اُنکی معرفت سے تمام ہوجاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بدن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضاء کی شمار اور اُنکی پیدایش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی انکے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی اُن منفعتوں سے جن کے واسطے اعضاء پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظ صحت اعضاء سے۔

ساتویں بحث کرنی اُن امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں حادث ہوتے ہیں۔

آٹھویں اُن امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں اُن علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی اُن تدبیروں سے جو اعضاء کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو اُنسے دور کرتی ہیں۔

سوال وہ اعضاء متشابہ الاجزا میں کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں۔

جواب ملکی نے سات قسمیں اُنکی لکھی ہیں اور اس ترکیب سے کہی ہیں **اول** استخوان ہیں اور چھنی ہڈیاں ہیں **دوسری** عصب و وتر **تیسری** غیر جہندہ رگیں **چوتھی** جہندہ رگیں **پانچویں** گوشت تنہا اور غدد اور چربی ہے۔

الجلد والاغشیۃ السابع صنف الاظفار والشعر۔

السوال الثانی عشر کم ہی الافعال الضروریۃ فی قوام الحیوان۔

الجواب من طبیعیات الشفا ثلثۃ فعل تغذیۃ البدن ویصدر عن القوۃ الطبعیۃ وفعل ما یغذیہ الروح وتعدیلہا ویصدر عن القوۃ الحیوانیۃ وفعل الحس والحرکۃ ویصدر عن القوۃ النفسانیۃ

السوال الثالث عشر ما ہو السبب البادی والسابق والواصل الجواب من شرح اغلیقن لعلی بن رضوان واما البادی فہو ما اثر فی البدن اثرا وبطل والسابق ہو ما جمع فی البدن مادۃ او فعل سوء مزاج مثل کثرۃ الاخلاط عن التملی بالشراب والواصل ویسمی الماسک مثل عفونۃ الاخلاط فانہا سبب ماسک للحمی یدوم بدوامہا۔

السوال الرابع عشر ما ہو الفصل الرابع والخمسون من المقالۃ الرابعۃ من فصول بقراط وما معناہ الجواب اما الفصل فیقول بقراط من عرض لہ حمی محرقۃ وسعال کثیر یابس ثم کان تہیجہ لہ یسیر فانہ لا یکاد یعطش فسرہ جالینوس السعال الیابس قد یکون من خلط ردی یحدث فی آلات التنفس وقد یکون من خشونۃ فی الحلق وقد یکون من رطوبۃ رقیقۃ یسیرۃ

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ اُنکے اپنے اجزا آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

سؤال وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جنسے ہر جاندار زندہ رہسکتا ہے۔

جواب طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (**ایک**) تو بدن کو غذا دینا ہے جس سے بدن کی بنا ہے اور یہ کام قوت طبعی سے ہوتا ہے (**دوسرے**) تغذیہ اور تعدیل روح کی ہے اور یہ قوت حیوانی سے علاقہ رکھتی ہے (**تیسرے**) حس وحرکت ہے اور یہ قوت نفسانی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت طبعی کی جگہ جگر ہے جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب قوت طبعی جگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ ملجاتی ہے اور قوت حیوانی کی جا دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت نفسانی کا گھر دماغ ہے جو دریافت کرنے کا چراغ ہے اور اُسی کے سبب اعضا کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اُسی سے خلقت ہے۔ **سؤال** مادی سبب کیا ہے اور سابق کونسا ہے اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرق کیا ہوتا ہے **جواب** علی بن رضوان نے شرح اغلوقن میں لکھا ہے کہ مادی سبب وہ کہلاتا ہے جو بدن میں اثر کرتا ہے اور جلد مٹ جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا کرتا ہے یا سوء مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا ماسک بھی نام ہے جسکو مرض کے ساتھ قیام ہے جیسے عفونت اخلاط کی تپ چڑھاتی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ **سؤال** فصول بقراط کی چوتھی فصل کیا ہے اور اُس کا کیا معنے و مطلب ہے **جواب** اُس فصل میں قول اُلقراط کا ہے کہ جس شخص کو تپ سوزاں ہوا اُسکے ساتھ بہت سی خشک کھانسی بھی عیاں ہو بعد ازاں تھوڑا سا ہیجان بھی پیدا ہو تو ایسا مریض کبھی بھی نہ پیاسا ہوگا جالینوس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پیاس نہ لگنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ خشک کھانسی کبھی تو اُس بخے پھوڑے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی حلق کی خشونت سے ہوتی ہے یعنے حلق کھُردرا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رقیق رطوبت ہوا کرتی ہے جو حلق میں جاری رہا کرتی ہے

تجری فیہ وای ہذہ الاسباب کان فان قصبۃ الرئۃ کانہا تنبل بہ ولذلک یقل العطش۔

السوال الخامس عشر ما ہو الفصل الخامس وستون من المقالۃ الخامسۃ من فصول بقراط وما معناہ الجواب اما الفصل فہو اذا حدثت خراجات عظیمۃ خبیثۃ ثم لم یکن یظہر معہا ورم فالبلیۃ عظیمۃ فسرہ جالینوس یعنی بالخراجات الخبیثۃ الکائنۃ فی رؤس العضل ومنتہاہا وخاصۃ ما کان من العضل الغالب علیہ العصب لان رؤس العضل تتصل بالعصب ومن اطرافہا ینبت الاوتار وقولہ بلیۃ عظیمۃ لانہ لا یؤمن ان یکون الاخلاط التی ینصب الی الجراحات بسبب الوجع الحادث فی القرحۃ یجری الیہ لا محالۃ فیعظم الضرر۔

السوال السادس عشر کم ہی القوانین التی یعرف منہا علل الاعضاء الباطنۃ الامراض

الجواب من المقالۃ الاولی من جوامع التعرف لجالینوس حیث یقول ستۃ اولہا ما ینال الافعال من المضار

الثانی الاشیاء التی تبرز وتخرج۔

الثالث الاورام الحادثۃ۔

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصۃ السادس المشترکۃ فی العلۃ

بہرحال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ قصبۃ الریہ کو تر رکھے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

سوال [۱۵] فصول بقراط کی پانچویں مقالے کی پینسٹھویں فصل کیا ہے اور اس فصل میں جو اُنہوں نے لکھا ہے اُس کا کیا معنی ہے

جواب اُس فصل میں جو بقراط نے لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور برے برے پھوڑے پیدا ہوں اور اُنکے ہمراہ اورام نہ ہویدا ہوں تو وہ بڑی بلا ہے جالینوس نے اسکو یوں بیان کیا ہے کہ بقراط نے ان پھوڑوں سے اُن پھوڑوں کو مراد لیا ہے جو اُن عضلوں کے سروں پر نکلیں جو پٹھوں سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے کناروں سے اُوتار لگے ہوئے ہیں اور اُنہوں نے جو ان کو بڑی بلا لکھا ہے اِس سے یہ معنی ہے کہ ان پھوڑوں کی ایسی صورت میں اس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو خلط ان پھوڑوں کی طرف گرتا ہے وہ آن قرحے کے درد کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب اُن پھوڑوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درد بڑی بلا ہوگا اور اُس کا ضرر بھی بڑا ہوگا

سوال [۱۶] وہ کتنے قانون ہیں جنسے باطنی اعضاء کی بیماریاں پہچانی جائیں اور انکے مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالینوس کی کتاب جوامع الشعرف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا جاتا ہے وہ اُس مقالے میں چھ قانون اس تفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ اُن افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اُس عضو کا علیل ہونا ہویدا ہو جیسے دماغ کے حواس میں فتور آئے یا جگر سے ہضم میں خلل پایا جائے (دوسرا) یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں اُنسے اُن اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براز ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (تیسرا) یہ ہے کہ جو ورم پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی بتاتے ہیں یعنی اُنکے سبب سے وہ اعضاء باطنی جو علیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ درد خود اپنے موضع و مقام کا نشان بتاتا ہے جس سے طبیب اُس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر و گردہ آزردہ ہے (پانچواں) یہ کہ اول خاص اعراض سے امراض باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں (چھٹا) یہ کہ اُس عضو کو دیکھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اُس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی علت رکھتا ہے مثلاً معدے کے فساد سے درد سر ہو پس طبیب کو چاہیے کہ ان قوانین سے باخبر ہو۔

السوال السابع عشر کم ہی اصناف ما یعرض فی البدن من الاشیاء الخارجۃ عن الطبیعۃ الجواب من المقالۃ الثالثۃ من حیلۃ البرء لجالینوس اربعۃ احدہا نفس الفعل الذی نزلت بہ الآفۃ والضرر الثانی البنیۃ والہیئۃ الفاعلۃ الثالث السبب الفاعل لہذہ البنیۃ والہیئۃ الرابع العرض اللازم التابع لہذہ الہیئۃ والبنیۃ فلتسمی البنیۃ البدن وہیئۃ المضرورۃ والعائقۃ للفعل مرضا ویسمی ما یتبع ذلک عرضا ویسمی الشئ الفاعل المتمم لہذہ البنیۃ والہیئۃ سببا۔

السوال الثامن عشر کیف یسخن الماء البارد وکیف یبرد الماء الحار الجواب من المقالۃ الاولی من الادویۃ المفردۃ لجالینوس حیث یقول الماء البارد کثیرا ما یکون سببا لتراجع الحرارۃ من طریق تبرید الخلط وجمعہ ایاہ والماء الحار کثیرا ما یبرد من طریق تحلیلہ الخلط الذی یسخن۔

السوال التاسع عشر کم ہی الشروط الذی اذا اجتمعت اثر السبب البادی فی البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثۃ احدہا ان یکون البدن متہیأ لحدوث ذلک المرض اعنی قابلا لتاثیر ذلک السبب الثانی ان یکون مقدار السبب مقدارا کثیرا او قوتہ شدیدۃ لیمکنہ بذلک ان یغیر البدن الثالث ان یبقی ملاقیا البدن زمانا فی مثلہ یمکن

الجلد
للخلط
الشرائط
للبدن

سوال ۱۷ وہ چیزیں جو بدن کو عارض ہوا کرتی ہیں اور طبیعت سے جدا ہیں مفصل بتاؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں تفصیل سے بیان کی ہیں (ایک) تو خاص وہ فعل ہے جس سے بدن کو آفت اور مضرت پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور ہیئت فاعلہ ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اُس بنا اور بدن کا ہوا ہے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چمٹا ہے اور اوس ہیئت بدن کا تابع ہو رہا ہے پس یوں چاہیے کہ بدن کی بنا اور ہیئت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس ہیئت و بنا کی تابع ہے اُس کو عرض کہیں اور اُس چیز کو جو اُس کا فاعل اور متمم ہے سبب جانیں اور اُن چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعراض خارج از طبیعت مانیں **مثلاً** ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا سبب اور مرض ہے اور وہ ہیئت یعنی لنگڑانا عرض ہے اور اس سوال سے سائل کی یہی غرض ہے

سوال ۱۸ سرد پانی کیونکر گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

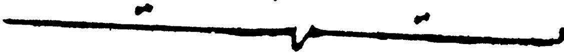
جواب جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار آنے کا سبب ہوتا ہے اسوجہ سے کہ پہلے جلد سطح اُسکے سبب سے ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ خلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اُسکو تحلیل کرتا ہے۔

سوال ۱۹ وہ کتنی شرطیں ہیں کہ جب فراہم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اُس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہویدا کرے۔

جواب جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اُس مرض کے حدوث کے واسطے مہیا ہو یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تا کہ اپنا اثر کر سکے اور اُس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ سبب بادی اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان تتغیر عنہ البدن۔

السوال العشرون کم ہی الاسباب فی قبول العضو القابل۔ الجواب سبعۃ الاول اجتماع فضلۃ فی العضو الدافع الثانی قوۃ الدافع الثالث ضعف القابل الرابع سعۃ المجاری الخامس تخلخل جرم القابل اسفل فتنحدر من المادۃ الی اسفل السادس ضعف القوۃ الغاذیۃ السابع ضیق المجاری التی یدفع القابل فضولہ فیہا فنسأل اللہ العظیم ان یلہمنا لطاعتہ ویسلکنا طریق رضاہ فی عبادتہ ویجمعنا فی دار کرامتہ



سوال کے سبب سے عضو قابل اُس مادے کو قبول کر لیتا ہے جو مادہ اُس عضو کو ایذا دیتا ہے۔

جواب وہ سات سبب ہیں جو حکیموں نے بتائے ہیں اور اس تفصیل سے تحریر میں آتے ہیں۔

(اول) عضو دافع میں فضلے کا جمع ہونا ہے یعنی اُس عضو میں جو دوسرے عضو کیجانب دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو دافع کی قوت ہے جو عضو قابل کیطرف اُسے کو پہنچاتا ہے یعنی اُس عضو کے دباؤ سے عضو ضعیف پر دہ آتا ہے

(تیسرے) عضو قابل ضعیف ہو جاتا ہے تب مادہ اُس پر آتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ نزلہ بر ضعیف میریزد یعنی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) مجاری یعنی رستوں کا چوڑا ہو جانا ہے۔

پانچویں) متخلخل ہونا جرم قابل اسفل کا ہے جو مادے کے گرنے کا بہانہ ہے کسواسطے کہ مادۂ رواں جب کسی

جانب کو نشیب پاتا ہے تو خواہی نخواہی اُدھر ہی کو آتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوت غاذیہ کا۔

(ساتویں) اُن رستوں کا تنگ ہونا ہے جنسے عضو قابل فضول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق مجاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیسا کہ موری جب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اُس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اعلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

تمت

ہذا ما حررہ العبد المسکین محمد بدر الدین الدہلوی فی یوم الخمیس

من شہر رمضان المبارک عمت برکاتہ من ۱۳۰۲ من ہجرۃ

النبی صلعم بعون اللہ المستعان وعلیہ التکلان

بندی از حالات و صفات جناب استاذی مخدومی حکیم محمد بدر الدین خان صاحب مترجم کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطبا

مکتوبۂ احقر تلامذہ حضرت مسیح صوفی محمد بیگ ولد حکیم مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم خلف جناب حکیم مرزا حاجی بیگ صاحب مغفور ملازم قدیم راج جودھپور

خاکسار بعد حفظ کلام مجید و تحصیل علوم مروجہ ہنود اولہ فارسی و صرف و نحو و معقول و منقول اپنے آبائی علم طب کیطرف متوجہ ہوا اور بعد تحصیل کتب درسیہ فن طب کے مفرح قرشی وغیرہ تک پہنچا اسوقت بموجب حکم جناب والد ماجد قبلہ بنا بر استفادہ مطب حضرت مخدومی مکرمی وحید زماں افلاطون اوان جناب حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں صاحب لا زالت شموس افاضتہ طالعۃ و بدور عنایتہ بازغۃ علی رؤس الطالبین دہلی میں حاضر ہوکر زائد از سہ سال فیض مطب و طرق معالجہ و چارہ گری مرضی سے مکتسب و فارغ ہوکر اپنے مسکن یعنی جودھپور میں حاضر ہوا اور اپنے آبائی منصب پر مامور و ملازم راج جودھپور ہے۔ جب نیازمند دہلی میں تھا تب اکثر کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطباء کے نقل و مقابلہ و تکمیل کمی ہو اوراق و ندا بیر وغیرہ میں حاضر رہاکرتا تھا اب چونکہ وہ کتاب بفضل الٰہی سے مکمل ہوگئی اور اب نہار اسکے طبع کا بھی اخباروں میں دیکھا گیا اسواسطے کمترین تلامذہ کو دلی خواہش نے اِس امر پر راجع کیا کہ حضرت ممدوح مترجم کتاب کے کسیقدر حالات جو نیازمند کو معلوم ہوتے رہے ہیں انکو لکھ کر اس کتاب کیساتھ طبع کرانیکی عزت حاصل کروں تاکہ ناظرین کتاب کو حضرت مترجم کے کوائف ذاتی و صفاتی سے کماحقہ آگہی ہو۔

اول شجرۂ حسب و نسب جناب کا عرض کیا جاتا ہے

آپ کا اسم شریف حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں خلف الصدق حکیم الملک قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خاں مرحوم ولد ارسطو دوراں حکیم محمد حامد خان مبرور خلف اکمل الکملا افضل الفضلا حاذق الزمان مسیح دوراں حکیم محمد احمد خان مغفور ابن حکیم محمد احسن خان ابن خواجہ محمد افضل بن خواجہ حاجی محمد قاسم بن خواجہ حاجی محمد ہاشم ولد خواجہ محمد مہدی ابن خواجہ محمد خورشید ابن خواجہ محمد فیروز ولد خواجہ محمد یوسف ابن خواجہ عبداللہ ابن حضرت عبیداللہ احرار ملقب بہ خواجہ ناصر الدین بن خواجہ شاہ محمود ابن خواجہ شہاب الدین ولد خواجہ محمد ابن خواجہ تاج الدین خلف خواجہ محمد و خواجہ محمد صاحب سے ستر۱۷ہ واسطہ پر نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خواجگی لقب اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور خان خطاب ہے جو سلاطین گورگانیہ کے دربار سے آپکے آبا و اجداد کو مرحمت ہوا ہے (شرح ورود ہندوستان) جناب کے اجداد نواح بخارا شریف سے ہمراہ سلاطین مغلیہ کے اس طرف تشریف لائے۔ اول انکے بزرگ اطبا روحانی رہے چنانچہ خواجہ حاجی محمد قاسم صاحب علیہ الرحمۃ جنکو قاسم برے سے لوگ مشہور کرتے ہیں بڑے اولیا کبار سے گزرے ہیں انکا مزار پر انوار اورنگ آباد دکن علاقہ دولت آباد کے موضع متمہ میں ابتک موجود ہے اور قاسم کی چوکی اور ابلی کی چوکی کے نام سے مشہور ہے اور موضع مذکور کی آمدنی قریب بارہ تیرہ سو روپیہ سالانہ کے مصارف درگاہ شریف کے واسطے ریاست حیدر آباد دکن سے معاف ہوا اور حضرت سے بڑی بڑی خرق عادات و کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور چند بزرگ آپکے مدراس کیطرف تشریف لے گئے چنانچہ ترل کھیڑی دروازہ برکل مالاپور میں مولوی قدرت اللہ و مولوی عظمت اللہ بڑے صاحب علم و دولت مشہور آفاق گزرے ہیں کہ جنکے اخلاف ہجرت کرکے مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ زادہ اللہ تشریفًا و تعظیمًا تشریف لیگئے اور باقی اجداد حضرت مترجم صاحب کے ہمراہ سلاطین مغلیہ آگرہ تک پہنچے اور فن طبابت میں اکمل زمان و افضل اقران ہوئے اور یکے بعد دیگرے شاہان مغلیہ کے معالج مقرر ہوتے رہے اور حضرت شاہجہاں بادشاہ انار اللہ برہانہ کے ہمرکاب آگرہ سے دہلی میں آکر متوطن ہوئے خلاصہ یہ کہ دربار گورگانیہ مغلیہ سے قدیم تعلق آپکے بزرگوں کا رہا ہے حتی کہ حکیم حامد خانصاحب مغفور آپکے جد بزرگوار معالج حضرت شاہ عالم بادشاہ دہلی کے رہے اور آپ کے والد ماجد غفران مآب قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خانصاحب نے علاوہ اپنے آبائی منصب کے امینی کا عہدہ حضرت سراج الدین بہادر شاہ خاتم سلاطین ہندیہ میں پایا۔ حضرت استاذی مخدومی مکرمی مدظلہ العالی یکم شعبان المعظم ۱۲۶۳ ہجری کو شاہجہان آباد میں متولد ہوئے۔ ابھی آپکی عمر تین سال کی بھی پوری نہوئی تھی کہ آپکے والد ماجد قطب الدولہ نے وفات پائی۔ اور آپنے صغر سنی سے اپنے آبائی علم کو نظر رغبت سے دیکھا اور بعد معمولی درسی کتب کے اول مطب حضرت حکیم اسد علیخاں صاحب خلف الصدق حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مبرور میں تین سال تک استفادہ کرکے اپنے عموی مکرم بطلیموس الزمان حکیم غلام نقشبند خاں صاحب مرحوم کے زیر سایۂ عاطفت تربیت پاکر انکے مطب میں جا پائی۔ زاں بعد چونکہ آپ کو تلمذ و استفادہ اصل خاندان جناب حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مرحوم سے مقدر میں منقوش تھا بعد مسند نشینی ظل عاطفت حضرت احترام الدولہ حاذق الزمان عمدۃ الحکماء معتمد الملک حکیم محمد احسن اللہ خان صاحب مبرور میں

تکمیل پائی اور وہ حذاقت ولیاقت پیدا کی کہ شہرۂ آفاق مع امصار ہوئے۔ آپکے معرکہ معالجات اطراف واکناف میں مشہور ہیں۔ ابتدائے عمر میں آپنے فارسی وصرف
ونحو کی کل تحصیل جناب مولانا سید حیدر علی صاحب ٹونڈوی سے کی اور معقول اور کسیقدر علم طب حکیم مرزا اسد بیگ مصنف تنبیہ الایمان علی اول حساب البحران
سے دیکھا اور نیز آغاز عمر میں قانونچہ تک حکیم یوسف حسین خانصاحب نبیرہ حکیم ذکاء اللہ خانصاحب سے پڑھا یا اور موجز القانون آپکے عموی والا تبار [illegible] زمانہ
حکیم غلام نقشبند خان صاحب سے پڑھا یا باقی کتب درسی فن طب تا بہ قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام الدولہ حکیم محمد حسن اللہ خاں صاحب تلمیذ حکیم ذکاء اللہ
خان صاحب مصنف قرابادین ذکائی سے مطالعہ کیں اور انھیں کے مطب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا عرصہ حاصل کی۔ چنانچہ نقل سند معالجہ حضرت
کو جو استاذ علیہ الرحمۃ نے عطا فرمائی اس تحریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اول آپ کیمپ انبالہ میں بطور خود مطب میں اسقدر نیکنام ہوئے کہ بعد واپسی انبالہ
خود انکی استاذ احترام الدولہ مرحوم نے اپنی دلی خواہش سے آپکی لیاقت وحذاقت وفطانت کو دیکھ کر بنا بر معالجہ رئیس ضلع مین پوری کے بھیجا اور آپ مدت
تک اس رئیس کے معالج رہے پھر آپ کو بنا بر چارہ گری ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحبزادہ محمد خانصاحب مجنون کے انکے استاذ مغفور نے
روانہ فرمایا اور پانچ چار ماہ میں وہ معرکہ ہاتھ آیا کہ اتبک کل روساء ریاست وعمائد مدح خواں ہیں بعد واپسی ٹونک وانتقال پر ملال استاذ علیہ الرحمۃ والغفران
اپنے مولد و وطن دہلی میں بطور خود مطب فرماتے رہے اور جب کبھی حکیم محمد حسن اللہ خاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے اسقدر انکو ان پر
اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطب انکے سپرد فرما کر روانہ ہوتے تھے جس کو اکثر اہل دہلی جانتے ہیں اور اکثر آپ نواح وجوانب میں بھی امراء و روساء کے معالجہ کے
واسطے قدم رنجہ فرما کر کامیاب ہوتے رہتے ہیں اب عرصے سے مہاراجہ صاحب بہادر والی جیند کے ہاں آپ کا تقرر دوامی ہوگیا اور اتبک حضرت ممدوح ریاست
جیند کے ملازم ہیں اور اپنے آبائی مطب پر خدمت مرضیٰ وغربا و امراء میں بدل وجان مصروف ہیں اور حسب ضرورت وطلب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ ریاست
میں تشریف لیجاتے ہیں۔ جناب کی ننہیال کابلی الاصل ہے آپکے نانا صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوم ترک تاجیک تھے اور انکے والد ماجد مرزا عبد اللہ بیگ کی اولاد
زندہ نہ رہتی تھی جب انکے ہاں سعادتخاں متولد ہوئے تو انکو ایک پٹھان کی گود ڈالا۔ انھوں نے ان کا نام اپنے طور پر سعادت خاں رکھا وہ زندہ رہے بعدہ
دوسرے مرزا محمد غلام بیگ ہوئے جو نانا ہے مرحوم استاذی مکرمی تھے ان کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاجر تھے اور نہایت نامآور
کابلی شور بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کابل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادتخان اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد اتبک موجود ہے اور مشہور
ومعروف ہے اور ان کا خاندان نہایت باعزت و دولتمند کابل میں گزرا ہے۔ **اور جاننا چاہیے** کہ شہر دہلی میں چند خاندان اطباء کے معروف ومشہور
فی الآفاق ہیں اور قدیم سے چلے آتے ہیں **اول** شریف خانی جسکی یادگار حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب وغیرہ ہیں **دوسرا** اسحاق خانی یا ذکاء اللہ خانی
جسکی یادگار حکیم یوسف حسین خان صاحب وحکیم شجاعت علیخاں صاحب ہیں **تیسرا** علویخانی جس کی یادگار حکیم سید اشرف علی خانصاحب ہیں **چوتھا** بقاخانی
جسکے جانشین حکیم حاجی لطیف حسین خانصاحب وحکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں۔ اور استاذی مخدومی کے اجداد کا خاندان محسن خانی کے لقب سے
موصوف رہا ہے مگر حضرت مکرمی کو نسبتاً نسبت احسن خانی وتلمذ ذکاء اللہ خانی حاصل ہے۔ مگر باشارہ جناب کو علاج ومعالجہ میں اپنے خاندانی آبائی نسخ
مجربہ کا استفادہ اپنے عموی بزرگوار حکیم غلام نقشبند خاں صاحب سے اور طریق معالجہ مروجہ مطب ذکاء اللہ خانی احترام الدولہ مرحوم سے واصل ہے۔
اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرتسم خاطر رہا ہے کہ ع متاع نیک از ہر دکاں کہ باشد نیک ست ۔ استاذی مکرمی کی شادی حکیم محسن خانیوں میں ہوئی
جس کا سلسلہ یہ ہے حکیم محمد صادق علیخاں صاحب مشہور بہ حکیم آغا جان صاحب خسر مکرمی موصوف خلف حکیم محمد احسن خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد محسن خانصاحب
مبرور جن کا قدیم مسکن شہر دہلی بمقام فیض بازار قریب دہلی دروازہ کوچہ تارا چند کٹرہ حکیم محسن خاں تھا جو زمانہ شاہجہان بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد محسن خانصاحب
اپنی مسجد میں قریب مسکن مدفون ہیں۔

سلسلہ اساتذۂ طب استاذی مخدومی حضرت خواجہ حاجی حکیم محمد بدر الدین خاں صاحب۔ من تلامذہ حضرت احترام الدولہ عمدۃ الحکماء معتمد
الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب ثابت جنگ مرحوم عن الحکیم ذکاء اللہ خان مصنف قرابادین ذکائی ابن حکیم اسحاق خان مصنف غایۃ المفہوم
خلف حکیم اسمٰعیل خان المخاطب بہ بقاخان الاصغر مصنف قرابادین بقائی ابن حکیم بقا خاں اعظم ابن حکیم عبد السلام خان ابن حکیم حبیب اللہ خان ابن حکیم ارشد خان
ابن حکیم مسیحا خان تغمدہم اللہ بغفرانہ +

العبد
محمد بیگ عفی عنہ

نقل سندِ مطب حضرت استاذی مکرمی عطیہ احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب مغفور جسکی اصل مزین بمہر استاذِ مکرم پاس نمبر کاموجودہے ہو بہو یہ ہے

باعث تحریر آنکہ

چوں برخوردار نور الابصار سعادت نشان حکیم محمد بدر الدین خان خلف الصدق برادر صاحب والا قدر حکیم محمد قطب الدین خاں مغفور ابن جناب غفران مآب حکیم محمد حامد خاں صاحب در ایامِ طفلی بعمر سہ سالگی بحسب مشیت ایزدی بسبب وفات والد مبرور خود بمصیبت یتیمی مبتلا گردیدہ اوّلاً از مزید التفات برادر عزیز از جان حکیم غلام نقشبند خان مرحوم کہ عموی حقیقی ایں سعادتمند ازلی بودہ بشکنجہ نظر تربیت اثرش باکتساب علوم ضروری پرداختہ وبعد حصول استعداد معقول در فروع و اصول قریب سن رشد بدرس کتب فن موروثہ طبیہ وحضوری مطب ہیچمدان و مشق نسخہ نویسی سالہائے سال صرف اوقات ساختہ سرمایۂ علم وعمل معتدبہ این فن شریف نیز بہم رسانیدہ چنانچہ بنگاہِ آزمایش نقد استعدادش بمعالجۂ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیار بر آمدہ لاجرم بنابر معالجہ بعض مرضائے سکنائے بلاد دور دست چوں بنارس و انبالہ و سہارن پور ضلع مین پوری وغیرہ چند جا فرستادہ شدہ بعون عنایت الٰہی کہ شفا بخش علیلان مایوس العلاج ست بظہور صحت بیماران آنجا بہ نیکنامی مراجعت کردہ زیراکہ **بیت** | فیض روح القدس ار باز مدد فرماید | دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد | لہٰذا ہنگام روانگی خود از دہلی بجانب بیرونجات دو سال ست کہ ایشاں را در مطب داشتہ علاج بیشتر مرضائے ماتحت معالجہ مفوض برائے ایشان گزاشتہ میشود و چوں نیک ملاحظہ میرود اکثرے را در حسن تدبیرات مجوزہ آرام و صحت حاصل میگردد در ظہور ایں معنی دلالت صریح بر اصابت رائے و تشخیص درست میکند و علاوہ ازیں از اہلیت ذاتی و صلاحیت فطری طریقۂ انیقۂ آبا و اجداد و تتبع رسم و راہ ہیچمدان کہ مصروف معالجۂ غربا بیشتر میشود ملحوظ میدارند لاجرم ایشان را مجاز معالجہ بطور خود نمودہ است تا از بذل مساعی در معالجات کافۂ انام تجربہ زیادہ تر بحصول پیوندد و ثواب اخروی مستزاد گردد ایزد تعالیٰ و تقدس دست شفا و رغبت اکتساب ثواب خدمت غربا زیادہ ازیں عطا فرماید۔ فقط

تحریر بتاریخ بستم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۳ ہجری
مطابق بست و ہشتم دسمبر ۱۸۶۶ء



رشحِ طبعِ ہمایوں صدر آرای چار بالش سخن جناب میر مہدی حسین صاحب دہلوی متخلص بمجروح

بدر دیں خان حکیمِ یکتا نے — ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ
ملکہ اصلِ کتاب کا مضمون — سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ
پوچھا ہاتف سے جبکہ سالِ تمام — بولا کیا خوب ترجمہ ہے یہ

از نتیجۂ افکار جناب نواب محمد زکریا خان صاحب متخلص بہ ذکی ارشد تلامذہ نجم الدولہ اسد اللہ خان غالب مغفور دہلوی

خانِ فرزانہ و ذی مرتبہ بدر الدین خان — ترجمہ کرد کتابے کہ در و گوہر سفت
نامِ او بدر دجی کرد کہ تاریکیِ جہل — از رخِ دہر چو آئینہ پاکیزہ برفت
سوئے علمِ فنِ طب عام نمود ست ز طبع — این چنین شغلِ حکیمانہ کہ دید و کہ شنفت
فکرِ تاریخ ذکی داشت کہ از غیب سروش — سالش آئینہ آثار و علامات بگفت

از نتائج افکار جناب منشی فتح محمد صاحب کلیانوی اہلمد محکمہ اعلیٰ ریاست جودہپور مارواڑ متخلص بہ عابد

پے کور طبعان بدر الدجے — بشہرہ حکمت نمودہ سراج
مزین ز الفاظ شہرہ وجود — منور ز معنے سپہرِ مزاج
پے سالِ طبعش ز روے طرب — ز ہاتف ندا شد چراغ علاج

ولہ

بدہلی چو شد طبع بدر الدجے — کتابے بحکمت عجیب و غریب

بہ عابد بفرمودہ ہاتف کہ گو	زروئے حذاقت فروغ طبیب
	۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از مولوی عبدالرحمن خان صاحب تصنا پنشنر مدرس سکندر آباد ضلع بلند شہر ساکن دہلی

حمد بیحد مر عزیز بے نیاز کارساز	بُد زلیخا در حریم مصر اندر خواب ناز
چشم وہم کس ندیدہ روی و دست پای او	دست فہم کس نہ بستہ بر رخش نقش طراز
نعت چین گویم اورا یابت زہرہ لقا	نے نے شد بدرالدجیٰ بر چرخ اطلس جلوہ ساز
یوسف کنعان حکمت خان بدرالدین خان	خفتہ را بیدار کرد و داد وا رنگ و ساز
باغبان گلشن حکمت اگر خوانم بجاست	زانکہ آن پژمردہ گل را رنگ و بوی داد باز
ترجمہ در ریختہ فرمود و سال طبع او	گفت ہاتف از مدرس گو گل نو باغ راز
	۱۳۱۷

تاریخ اتمام طبع ریختہ طبع برادر عزیز محمد نعمت اللہ خان مشہور حکیم نواب جان خان سلمہ المنان

بدر دیں خان کہ در فن حکمت	گوی سبقت ببردہ ز امثالش
مُد کتابے بہ فن طب عربی	کس ندیدہ بہ دھر تمثالش
نقل کردش بہ اُردو از تازی	گشتہ توضیح جملہ اجمالش
بہر تاریخ فکر چون کردم	گل حکمت شگفت شد سالش
	۱۳۱۸ھ

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

صحت نامہ اغلاط امتحان الالباء لکافۃ الاطباء مع ترجمہ اردو مسمی بہ بدر الدجیٰ

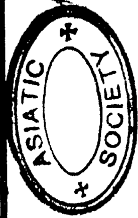
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	لایستر	لایستر	۹	۵	پاڑہ	بارہ سنگا	۳۹	۶و۷	بالکی صورت کی صورت	بالکی صورت
۵	۴	تاج فرشتوں کے	تاج بادشاہونکے	۹	۵	ڈرجاتا ہے	ڈرجاتا ہے یہ ابہام ملک العلام ہے				
۵	۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان چہرہ					۴۱	۶	مریص	مریض
۶	۱۰	نضارۃ عودہ	نضارۃ عودہ ونجاز وعودہ	۹	۱۹	صناعات	صناعت	۴۲	۷	الاستحالتہ لتی	الاستحالۃ التی
				۱۱	۵	عفت	سعفہ	۴۳	۱۶	پید	پیدا
۷	۲	اشعارہیں	اشعار ہیں میرے	۱۳	۴	جو برانگیختہ	جو شکو برانگیختہ	۴۴	۱۷	چھبتا	چبھتا
۷	۳۰	صاحب کی سزاوار اسکے کہ اپنے	صاحب علامہ کی بہتر اس سے ہے کہ جو اپنے	۹	۹	عاقل لو	عاقل کو	۴۸	۳	تحوز	یجوز
				۹	۱۲	چوتھتی	چوتھی	۵۳	۱۵	سرشیف	شرسیف
				۱۴	۵	وقسمۃ	وقسمتہ	۵۹	۱۳	کی نقشان	کا نشان
۷	۱۱	بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے	سے کہ جس سے معافی کا سوال کریں پس	۱۵	۱۸	اور جلد	جلد	۶۰	۲	لسخنۃ	السخنۃ
				۲۴	۱۰	عقبہ	عفنہ	۶۰	۵	ان نیفقد	ان تیفقد
				۲۵	۴	ریاضت	ریاضتین	۶۲	۱۵	الرابع والعشران	الرابع والعشرون
۷	۱۲	تروتازہ	تروتازہ و الیفاسےوعشٰ	۲۵	۲۵	آئی	آئیں	۶۲	۱۰	کذلک التاسع	کذلک التاسع عشر
				۳۵	۱	ورم احشار	ورم بعض احشاء	۶۴	۶	الثانی عشر	×
۸	۱	الابل	الایل	۳۷	۳	تیلا	پتلا	۶۴	۱۴	یسحف	یستنف
۹	۳	پاڑہ	بارہ سنگا	۳۸	۱۰	علی نکستہ	علی نکسہ	[illegible]	[illegible]	باختلاف	باختلاف

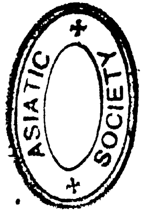
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۱۳	نابہ یعنی ہرزہ	نابہ سے	۹۱	۱۵	بنایا جاتا ہی	بنایا جاتا ہے	۱۰۱	۱۹	شیرازی نگی دار	بشیرازی نگی دار
۶۹	۸	کھانسی کے	تپ کے بعد	〃	۱۶	اقفاعہ	اقفار	۱۰۲	۱	افحوان	اقحوان
		بعد تپ کا	کھانسی کا	۹۶	۲	جیش	جبیش	۱۰۲	۲	جوزرومی	حوررومی
〃	۱۶	آتی ہے	آنی ہے	〃	۷	دادی	داذی	〃	۸	بنجکست	پنجنکشت
۷۱	۱۲	باہز	باہر	〃	〃	ہرلوہ	ہرنوہ	〃	〃	فوتیج فلفلمونہ	فودنج فلفلموتہ
۷۲	۱۰	معص	مغص	〃	۸	کرم عنب ۲۳	کرم وعنب ۲۳	〃	۱۰	شبث	شبت
۷۳	۱۶	کاکمر	کاد دکمر	〃	۱۰	فوصنوبر	فو- صنوبر	〃	〃	شح	شیح
۷۶	۴	وقد	قد	〃	۱۱	جندروس	خندروس	〃	۱۲	تافیسیا	ثافسیا
۷۸	۱۳	لذلک	کذلک	〃	۱۵	ملوح	ملوخ	۱۰۳	۱	افحوان	اقحوان
۷۹	〃	ساپوں	ساپنوں	۹۷	۶	وادی	داذی	〃	۳	جوزرومی	حوررومی
۸۴	۱۱	والکزنکبیں	والکزنکبین	〃	۷	کیسون	کبسون	〃	۴	خرل	حرل
〃	۱۴	المسکونۃ	المسکونۃ وغیر المسکونۃ	〃	۱۰	جندروس	خندروس	〃	۶	بنجکست	پنجنکشت
۸۵	۱۵	گزنکبین	گزنگبین	۹۸	۳	باذآورد	بادآورد	〃	〃	فوتنج فلفلمونہ	فودنج فلفلموتہ
۸۶	۲	الشرق	الشبرق	〃	۱۰	سوسن	سوس	〃	۸	شح	شیح
〃	۹	من الریق	من ریق	〃	۱۴	حمائم	حماحم	〃	۱۴	قطر	فطر
۸۷	۲	شرق	شبرق	۱۰۰	۸	امیرباریں	انبرباریس	〃	۱۵	لوحرہ	توخرہ
۸۹	۴	مثل روئی	مثل روٹی	۱۰۱	۹	امیرباریں	انبرباریس	〃	〃	نباتی ست	اسم نبطی
۹۰	۷	الحول	الجوک	〃	۱۴	کماہ	کماۃ				فارسی کنکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۶	لنگرآبی	کنکرآبی	۱۳۷	۲	مگرجبتک وہ	مگر قدرسے	۱۵۶	۱	اتغری	لبغری
״	״	فارسی نور	فارسی نوز			پیٹ میں نہ	قوابض کام	۱۵۷	۱۷	جو بہفف	بہنسی
۱۰۹	۲	لچکتا ہوا	ٹھوس			ٹھیرائی جاتیں	میں لائیں	۱۵۸	۱۰	اوالصعوۃ ذروا	الصعوۃ ذروا
۱۱۴	۱۲	طبعیا	طبیعیا	۱۳۸	۶	لایحصب	لایخصب	۱۶۰	۲	الجراحی	الجراح
״	״	تقعیرہ	تقعرہ	״	۷	ولایحصب	ولایخصب	״	۷	اربعۃ وعشرن	اربعۃ وعشرون
۱۱۵	۷	تنقیہ روہی	تنقیہ رولہے	״	۸	والثقل	والثفل	۱۶۱	۶	بالکفین	الکفین
״	۱۵	مخرج طبعی	مخرج طبیعی	״	״	.	״	۱۶۴	۸	موخراس	موخرالراس
״	۱۸ حاشیہ	״	״	״	۱۳	الخاص	الحماص	״	۹	الجہارک	الجہارگ
۱۱۶	۱۴	یبدی	نبتدی	۱۳۵	״	خاصکر جو	خاصکر یعنی جو	״	۱۵	حاقرہ	حافرہ
۱۲۲	۱	وغب ذات قترات	ء	۱۴۱	۲	بھوک بند	بدمزہ ہیں	۱۶۶	۷	السدید	الصدید
۱۲۵	۱۲ و ۱۳	درد پہلو کو پیٹھ	ورم پہلو کو پیٹھ			کردیں		۱۶۷	۳	ناسور	زخم
		کے درد کو	کے ورم کو	״	۴	بسبب ضعف	ضعیف آدمی کو	۱۶۸	۲	عصبۃ نخلتہ	عصبۃ نخختہ
״	۱۹	سے ہو	سے رہتا ہو			پیدا کرنیکے		״	۳	نحتل	نختل
۱۲۶	۱۲	بحدرہ	یحدرہ			معدے میں		״	۵	مایرسخ	مایرشح
۱۲۸	۱۱	تیمج	یمنع	۱۴۴	۱۲	فیقبلہا	فینقلہا	۱۷۰	۶	ان ینبط	ان یخیط
۱۳۱	۵	خصوصاً جسمیں	+	۱۴۶	۱۴	امالافعال	اماالافعال	״	۸	الجراجۃ	الجراحۃ
		کاسنی ملی ہو		״	۱۵	المتوسط	التوسط	۱۷۲	۹	اوعن	عن
۱۳۴	۱۹	پس غدار	پس بعض غدار	۱۵۲	۱۲	حر	جزر	״	۱۰	عن صعف	عن ضعف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧٢	١٢	نواح الغشار	نواحی الغشار	١٨٨	٢	اذااترکا	اذا اترکا				
١٧٥	٣	جو تین روز تک	تین روز تک	١٨٩	٢	بیشش	بیشش	٢٠٣	١٦	توڑتی ہے	توڑتی ہے
		روغن زیت	جو روغن زیت	١٩٢	١٠	دشبد	دشبذ	〃	١٨	چھوڑتی ہی	چھوڑتی ہیں
		میڑو بار ہاہو	میں ڈوبو یا گیا ہو	〃	〃	لاثیبت	لاثبیت	〃	١٧	سکھاتے ہی	سکھاتے ہیں
〃	٥	زرور	ذرور	〃	١٢	اثرالجبر	اکثر الجبر	〃	〃	نہ ہوا کو	نہ خاک کو
〃	١٦	گرآتا ہے	گرآتا ہی بس کھل جاتا ہی	〃	〃	الدشبد	الدشبذ	〃	١٨	جلاتی ہے	جلاتے ہیں
				〃	١٣	لاثیبت علیہا	لاثبیت علیہا	〃	١٧	بلکہ پانی اور ہوا	بلکہ پانی اور خاک
١٧٦	٥	تنعیفن	یتعفن			دشبد	دشبذ	〃	〃	اعتدال کرتی ہے	اعتدال کرتی ہیں
١٧٨	٢	عدد دکثیرا	عددہ کثیرا	١٩٣	١٤	دشبد	دشبذ				
〃	٣	ظرف العضلۃ	طرف العضلۃ	١٩٤	٦	〃	〃	〃	〃	پیدا کرتی ہے	پیدا کرتے ہیں
〃	٩	بفصل	یفصل	١٩٥	٥	〃	〃	〃	١٨	جماتی ہے	اکٹھا کرتی ہی
١٧٩	٨	بکس جانا	بکس جاتا اور کھل جانا کہا کرتے ہیں	〃	٧	قرظ	قرط	٢٠٥	١٧	منضج	نضج
				١٩٦	٤	یقبل	یقل	٢٠٦	١٣	مجرالحبشۃ	بحرالحبشۃ
				١٩٨	١٢	متخلل	متحلل	٢٠٩	٢	سوار	سوار
١٨١	١١	مردارسنگ	مردا سنگ	٢٠٠	٩	تسحیل	تسجیل	٢١١	١٣	مادی	بادی
〃	١٢	〃	〃	٢٠٢	١٣	تسمید	تسمد	٢١٢	١	تنبل	تنبل
〃	١٣	چربی گائی کی	گھی گائے کا	〃	〃	〃	تستمسک جوہر الارضیۃ عن تشنۃ لمخالطۃ الماء	٢١٤	٥	فلتسے	فلتسم
١٨٤	١٢	وقدیبرز حاشیہ ببرز	وقدیبتر					〃	٩	کثیر الامایکو	کثیر الامایکون
								٢١٥	٥	ہیئت بدن	ہیئت اور بدن
١٨٥	١٣	باہر نکلی اور بعض	باہر نکلے اور کبھی کاٹنے کی حاجت پڑے اور بعض					〃	〃	بدن کی بنا	بنا کو بدن
				〃		جوہر الارضیۃ	×	〃	١٢	جلدسطح	جلد کی سطح
				٢٠٣	١٥	بسبب مخالفت ہوا اور پانی کے دونوں سے پانی ہوا اور آگ	بسبب مخالطت پانی کی مدپاتی ہی اور ہوا اور آگ	٢١٩	٢	تنبیہ الایمان	تنبیہ لاعیان
								(صحت نامہ گزارش مترجم)			
								٢	٥	مسلم لثبوت	مسلم الثبوت
١٨٦	٩	المتبری	المبتری					〃	١٧	اس ہیں	اس میں

(صحت نامہ اعلان) آخری صفحہ ۲ سطر	بدالدجی	بدرالدجی





اعلان

الحمد للہ کہ علم طب کی بے نظیر و بے عدیل کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطبا اور اُس کا بیمثل ترجمہ مسمی بہ بدالدجی جو فخرالاطبائے دوراں حاجی حرمین شریفین حضرت قبلہ و کعبہ جناب حکیم محمد بدرالدین خانصاحب دہلوی مد اللہ ظلہ السامی علی رؤس ناس نے کیا ہے چھپکر تیار ہو گیا۔ امتحان الالباب لکافۃ الاطباء کی خوبیاں تحریر و تقریر کے احاطے سے خارج ہیں۔ لیکن بمقتضائے ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس گوہر بے بہا کی بعض خوبیاں لکھنی ضرور ہیں۔ فن طب کی بڑی بڑی مطول معتبر کتابوں کی تلخیص ہے جو کمال اُن کتابوں کے دیکھنے سے مدت عمر میں بدقت دشواری حاصل ہوتا ہے وہ اسکے دیکھنے سے تھوڑی سی مدت میں بآسانی حاصل ہو جائیگا۔ جن بڑے بڑے طبیبوں نے اپنی عمر کا سرمایہ فن طب میں صرف کیا ہے اور بمساعدت توفیق ایزدی کچھ کمال بھی حاصل کیا ہے۔ وہ بھی اس کتاب کو دیکھکر یہی کہیں گے کہ آجتک اس ڈھنگ اور اس طرز کی کتاب نہ دیکھی۔ نہ سُنی طب کے جن نکات میں سے اساتذہ کی خدمت کرنے اور عمر کھونے سے کسی طبیب کو ایک آدہ نکتہ حاصل ہو جاتا ہے اُن سب پر یہ کتاب حاوی ہے۔ یہ کتاب اساتذہ کو تعلیم میں معین اور رہنما ہے۔ طلبہ کو فن کے لب لباب کے حاصل ہونے کی موجب اور امتحان میں کامیابی کی باعث ممتحنوں کو کتب سے سوالات کے انتخاب و استنباط کرنے سے مغنی علی ہذا القیاس اس کتاب کے ترجمہ بدرالدجی کی خوبیاں تصور و ادراک سے خارج ہیں۔ اگرچہ کتاب کا بیان خود واضح ہے مگر ترجمے نے اسکو ایسا واضح کر دیا ہے کہ ذکی تو ذکی غبی کو بھی زیادہ توجہ اور التفات کی حاجت نہیں۔ یہ کتاب دہلی میں دو جگہ سے مل سکتی ہے (فراشخانے میں) حضرت قبلہ و کعبہ جناب حکیم محمد بدرالدین خانصاحب مدظلہ السامی مترجم کتاب کے ہاں سے۔ اور مشتہر کے پاس سے۔ قیمت بنظر رفاہ عام صرف عہ مقرر کی گئی ہے

حاشیہ مولوی فضل حق خیرآبادی علی شرح السلم للقاضی مبارک۔ اس حاشیے کے دیکھنے سے مدعیوں کے دعوے باطل ہو جائیں گے اور یہ اقرار کریں گے کہ افسوس آجتک منطق کی ابجد بھی نہیں دیکھی تھی منطق کے منکر مقر ہو جائیں گے منطق کی دلوں میں وقعت و شان بڑھ جائیگی اور معلوم ہو جاویگا کہ منطق اس کو کہتے ہیں تحقیق مسائل اس کا نام۔ اس کتاب کے بہت کم نسخے باقی رہگئے ہیں شائقین جلد توجہ کریں قیمت عہ علاوہ محصول

تفسیر سورۂ اخلاص و فلق مفسرہ شیخ ابو علی بن سینا محشی بزبان عربی مترجم بزبان اُردو کاغذ ولایتی (۸ر) **مجموعہ رسائل ثلثہ** تصنیف ابونصر فارابی معلم ثانی و شیخ ابو علی بن سینا صدہا کتب خانے جن سے خالی ہیں (۸ر)

مفصل زمخشری محشی باقوال سیبویہ و خلیل۔ نہایت نایاب کتاب ہے قابل دید قیمت صرف (۸ر)

المشتہر

خواجہ مصلح الدین احمد معروف بہ ابو سعید اقبال الدین دہلی کوچہ چیلان مکان نواب خواجہ شرف الدین احمد خانصاحب